

हिन्दुस्तानी एकेडेमी, पुस्तकालय
वृत्ताहाबाद

अंग संख्या

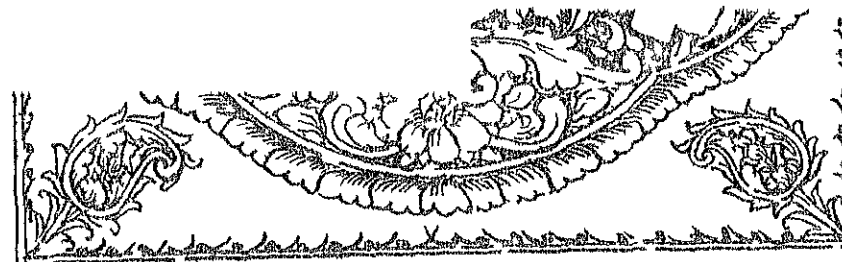
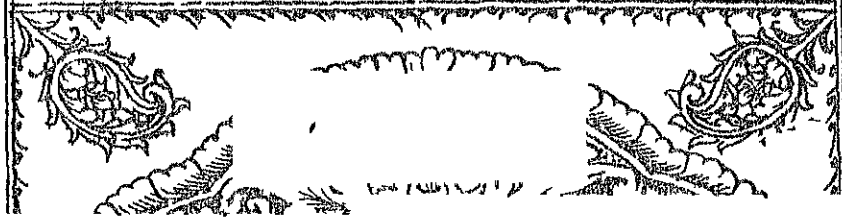
पुरतार संख्या

क्रम संख्या

४०८

२

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



آوے تری حسد کا توہم
 کام آئی نہ شوحی و جوشی
 ہوں بندہ شور عجز اور اک
 کہا جائے ایسے لے زمان نے
 معلوم حر رد کی نکتہ ہالی
 لا علم لہا ہے باد ہر بند
 تھا وہ بیان میں عذر لاکھینوں
 کیا صعب گزار ہے رہہ حسد
 چکر مر ہے عقل عرس اعلم
 مرغان دمار اجنب کو
 ہر جزو صعب عہر عقل
 میں روح حس کا ہر بان ہوں
 مومنین پہ ربان عرص احوال
 رو رو کے ہمارا کافرا دیکھ
 اللہ تم سے کج میں یک چند
 یہ عشق وہ مد بلا ہے جس سے
 سکا کہ ہے رہہ خطرناک
 حاصل نہ ہو اسوا دامت
 کی گریہ نے کہتی آسمیاری
 گرداب مرے ڈلوئے کو تھا
 ہر حلقہ دام آرزو نے
 دل گرمی شوق نعل روئے
 کہ ساقی سنج لہ کے عم بے
 ہم نہ شاہ وقت لے گا ہے
 نیا نے کور شکہ کعبہ بیچ

یہ حوصلہ میں کہاں سے لایا
 دل کی تیشوں نے نہ ہستایا
 ناکام کو کام سے لگایا
 کس طرح بہ سور دہل میا
 یاں علم نے عقل کہ گھوایا
 سب کچھ مجھے عجب نہ لے کھلایا
 حب سینہ میں دم درسا ہا
 حسد نعل کا باؤں لڑکھڑا ہا
 اوس لے ٹھی مگر تھے بنا ہا
 اس اوج نے خاک بر گرا ہا
 عرفان کے حور عورے کھٹا ہا
 بہ مرثیہ عجز نے بڑھایا
 میں نے تجھے لے حرد بتایا
 کیا ارکرم ہے سر یہ چھایا
 لے فائدہ حسان کو کھپایا
 ناروت کو چاہ میں بھپا ہا
 دین و دل و عقل کو لٹایا
 کس تم کہ خاک میں ملا ہا
 ہمارے یشم بہ ہا ہا
 جو فطرہ کہ خاک بر گرا ہا
 طوق کہ تے ہا ہا
 کالہ اچھو ہاک مارٹا ہا
 حنار دل جب گہ پلا ہا
 حراما حرامک حکما ہا
 گہ دوتا نے نہ کرد کو گھرا ہا

کتنی ہی نصیحتیں ماریں
 گل بیڑ ہوں کی آٹھیا
 اکثر تر د رساں پہنایا
 لہوا سوار گرجاں پہنایا
 بیٹھی تھی توڑے کی گویا
 اسوں شکست صدم یک سو
 یہ سکرانے سے صاف کہا ہا

نہر داغ ہو پر واسے آفتاب کے
 شکستہ تر ہے تین روضہ ہاں حبت سے
 خلل پذیر طوبت ہوا دماغ بہار
 ہے دشت بزم طرب کثرت مزاج سے
 ہوا نے یہ حسن زار کی وہستی ہے
 عجب نہیں مئے گلزن کی ہوس سے اگر
 مزاج دہر میں یہ اعتدال آیا ہے
 لہو کا معجزہ صلو علیہ پھر گہم
 رطوبت ایسی نظر آئی داغ لالہ میں
 قبائے گل کو گر افلاس سے دیکھتے
 قوائے نامہ کو ناگوار ہے کشت
 ہوا ہے انہو پیر مائید لطافت آب
 کہیں جہاں میں کائی نظر نہیں آئی
 سربستہ نم آب، و صوفیہ دور نہیں
 بچید کچھ نہیں شادابی نہیں اگر
 گراں بہار کی بیوقوف کو ہوا گھما کے
 ہوا سے بسکہ گل شمع ہی عطر آگین
 پیکل کھلا تیرے آب و ہوا کی تری ہیں
 ہوا نے جنبش اوراق ہی عطر فروش
 فنو نگری دم مشاطہ ہم کی دیکھ
 صفات آئی جو آئینہ ہوا میں نظر
 صدا کاٹتی ہے ملکہ ہوا سے کیا ہو فرق
 عجب ہوا ہے کہ فیض ہوا سے ہوتا ہے
 غریب آہ خجالت ہو کہ فیض ہو رہا
 ہوا کہ کونسی راہ گاہ سے آئی

پریش گل خورشید میں ہے گرم جوس
 ہنسی کی جانہیں گر صورت نشین جوس
 عجب کہ سبزہ خاں سیدہ کو ہو گا جوس
 نہ کیوں ہو شکل حار کیونہ مار شکل جوس
 کہ خلق کو ہوئی مشکل حفاظت ناسوس
 خود آ کیے شیشہ خالی میں ہو ہی جوس
 کہ جس نبارت کو دیکھ دھواں اکسوس
 ہوا سے جنبش عراں سے ہے جوس
 کہ چاک چاک حسرت ہو اول فیض
 سیاہ پوش دل ہو درون تم سوس
 کہ یغیم راجع مخرج ہو سوس کیلوس
 کہ پشت ماہی یہ گھاسے اسری ہوس
 کہ صرف رنگ زان ہو گئی بیکل اوس
 جو سبزہ زار ہے ریش زاہر سوس
 زیادہ تر کرے سیلان خون گل خاموش
 شمیم جانتے یہ سف کبھی نہ ہو خوش
 عدیل طبیب عطار بن گئی فانوس
 کہ ہے بیمار کو لاف منافع طوس
 صفات درو کہ ہیں ثبت صفحہ فانوس
 سر مشائے دہوئی غیب بار نہ زلف عروس
 ادو کا خاص و خواص کو اعتبار عوس
 کہ مانگ خندہ گل ہے کہ تالہ فانوس
 شکم میں خستہ کے نشوونما صلی سوس
 آگاہ ہوا ہے مرا غیبہ دل مایوس
 ہم سے حکم ہے حکم ہر رت پالوس

شکستہ تر ہے تین روضہ ہاں حبت سے
 خلل پذیر طوبت ہوا دماغ بہار
 ہے دشت بزم طرب کثرت مزاج سے
 ہوا نے یہ حسن زار کی وہستی ہے
 عجب نہیں مئے گلزن کی ہوس سے اگر
 مزاج دہر میں یہ اعتدال آیا ہے
 لہو کا معجزہ صلو علیہ پھر گہم
 رطوبت ایسی نظر آئی داغ لالہ میں
 قبائے گل کو گر افلاس سے دیکھتے
 قوائے نامہ کو ناگوار ہے کشت
 ہوا ہے انہو پیر مائید لطافت آب
 کہیں جہاں میں کائی نظر نہیں آئی
 سربستہ نم آب، و صوفیہ دور نہیں
 بچید کچھ نہیں شادابی نہیں اگر
 گراں بہار کی بیوقوف کو ہوا گھما کے
 ہوا سے بسکہ گل شمع ہی عطر آگین
 پیکل کھلا تیرے آب و ہوا کی تری ہیں
 ہوا نے جنبش اوراق ہی عطر فروش
 فنو نگری دم مشاطہ ہم کی دیکھ
 صفات آئی جو آئینہ ہوا میں نظر
 صدا کاٹتی ہے ملکہ ہوا سے کیا ہو فرق
 عجب ہوا ہے کہ فیض ہوا سے ہوتا ہے
 غریب آہ خجالت ہو کہ فیض ہو رہا
 ہوا کہ کونسی راہ گاہ سے آئی

طاسم باہ کھون گریے ران سشن
 بقین کہ رہ رہ و حور شہدین مقابلہ ہم
 جو میری تشریف کیجھے لائے منور
 لعرض گر کہ خاک کو کہوں دائر
 یوں نظم میں میں نے نکالی اسی راہ
 مرے کلام شریا نظم کا مسکر
 حو دیکھیں میری طبیعت کی گوشتانی
 دئے ہیں ستر حسد سے رس ہزاروں اع
 تہاش و کیجھے رنگینی سحر کا دے
 عدا کو ایسا گرم دعا ہو بس مہر
 ہے جسے تھاک گل و رشتہ ہمالہ تھر
 نام بھو رہی دوستوں کا کھل فراو

ساتھ مہر میں جہنم نکلتے جاسوس
 پڑھوں حویں کی دوری کا دکھ بڑھوس
 اوٹھائی سہہ حتم جہان کا کوس
 نکلتے سب گلی ہو ویدیتا زروس
 نظریہ شعرا سے سلف ہو اسطوس
 وہ تیرہ روز جو رحس کو کہے سوس
 شریک درد ہو محمود مکنہ یورطوس
 روا ہے مادہ ہے اگر عریب کو طوس
 سریر لالہ و گل کسرم سے ہوا بدوس
 کہ منظر ہے ارستہ احاسن اوروس
 ہے خفاک دل لالہ میں اے حشر دوس
 رس داغ بد و کار ہے دل بالوس

بنا کر زخم پر زخم
 اب کیا ہے ہر جگہ
 شب صاف عین حال
 رنج و غم دل پر
 صدمہ ہوا ہے جان
 صدمہ ہوا ہے جان
 صدمہ ہوا ہے جان
 صدمہ ہوا ہے جان

چہرہ نہ معانی سے دوست جہارت سراپا
 اور جہنم و تہور صد انشت طراز

کہانی اس دور میں جیسے کھوکھ
 داد جو اہوں کے تہور سے دیکھو
 انہ سے ہی اس راہ میں
 آکر ہر محل سے مبارک سور
 کہ کو دیکھ سو مانہ سیداد
 ذکر السبا سے دیہ محوں ہو
 سپہ آشنیاں و رانی
 اول کہ باہر سے ہی مدد
 کہ رستہ ران کا طاب
 کہ رستہ ران کا طاب
 کہ رستہ ران کا طاب

کہ ایک ایک
 جو یک پڑتا ہے نصیب
 رچ کے ریکالی ہیں سوہر
 آکر ہر محل سے مبارک سور
 کیا ہو اگر بہار سے سوس
 آدمی سے سری کو آئے ہذر
 شاہ فراد و پئے خوں کشو
 رعانا مطیع و مسر مال
 کہ سے قتل حروس مال
 طرح سے صرف لاسر ماد
 کہ گہ حریف سے خواہد

وہ کہ موتی کے صبر سے موس ہو
 اس کے کسے بے کام
 جیف حور سید رہا جو
 واسے واسے پڑ جا کہ تر
 سراوچ کمال پتری باہمی
 دوستہ دینا تھا جسم سار
 جی دی آتی جو عقل اسکر
 دوستہ یقیں اسکر
 یں ہی رہید غنا یا غنا

زہرہ پیرایہ کر گیا تھا اسے
یہاں بھی ہوتی کلاہ رتیں گو
ملک پر ویز چاہئے تھا مجھے
روتے ہیں تیری حسان کو ظالم
سینہ صافوں کو سلک مردار
لب رنگیں بیان ہے اور خون ناب
قاضی مشتری کمال سے ہیں
منشیان عطار و آسا کو
صدر انجمن شناس سے تاہاں
ہوس خوشہ سے لسان عفان
من و سلوا کباب مے آلود
پاکے الزام دست خالی سے
آپ و تان کے بیٹے گرد کہیں
شعر گو بہ آرزو سے شاعر
کلام آئے نہ نغمہ شیرین
سروان سپہر مرتبہ ہیں
کھائے وہ سرمہ صفا ہالی
و بچے نرگس حد سے جانب گل
واعظون کی زبان پہ آنا ہے
بن دندان سے کھائے نعل قلم
کہ مفتی سوال کو واجب
خاک اوڑاتا ہے لیث آئینہ
پیلے بھولے ہیں بے خبر کیا دور
سختی و کاہلی کی دولت سے
باندھنے ہیں غن سراخروں

مجھ لازم تھی شاہی سناور
 تہی خود ان سر پہ گوہرین مہند
 او سے بغیریں چشم کیا کھتا اگر
 ایک میں کیا کہ سارے اہل ہنر
 نہ ملے حسد سر شاک ایسا تر
 تیرہ باطل ہے اور ملے تمہارے
 بہندوان رحل شیم برتر
 نور خورشید سوز حسرت زہر
 منہ کامل کی طرح داغ جبکہ
 عید خورشید روز شہر یلور
 زاہد استے ہیں جوع سے مصطر
 فلسی پٹیا ہے اپنا سر
 رستمان زمانہ بیج و سیر
 خوان عیسے سچ ایم خور وہ حسرت
 لہو طبعوں کو بہت حسرت شکر
 بس کہ جاہل نوازہ دول پرور
 جس سے لکھے کمال نور بصیر
 نرودہ میں ہو گئے ہیں اہل نظر
 ہر بلا شکوہ قضا و قدر
 خوشنویس نہیں جوع سے سرفتر
 کب مقصود جو ہو ملے کیسر
 دیکھ کر زہ نگار آئینہ گر
 سید مجنون ہی گر لے آئے ٹر
 دامن کوہ میں اہل لعل و گہر
 کس طرح ہو نصیب سرد کوہ پر

جلم نروود کا سب سے کہیں
 جاریہ فریڈیٹس علی گڑھ
 کا فروں کو ہی گڑھ گڑھ
 جب نہتہ وایضی پڑھ ہی نام
 مقتدی ۱۲ سبیں فلاں
 قدر والی کا نام ہی نہ رہا
 پینر نادان ہوئے ہیں نام آور
 اک ایمر عن سناساں نہیں
 لاکھ ہیں سناساں شاگر
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

جستہ امتہ اکہیں شکر

پڑہ کوئی وہ حسرت کہ ادا بھی

مطلع ثانی

ہونٹ سینے دے کر نصیحت کر
 کہ زمان گنگ ہے گوشت ہے کر
 بہستم کس کو آئے گا دور
 مار ہو سخت یا فلک یاد
 آرزو سے وصال سی ہیں بر
 ناہائے شب و نعان سحر
 گر ہو دے التناات اوہر
 وہ اگر ہر ہے تو میں ہوں فر
 کہ کوئی محاسن عشق لے زہر
 کہے مستوجب کرم کو گر
 باد ایام نصف سرور
 اولیں حالتیں پیچیدہ
 آدمی صورت و مرشد سر
 شاہ دین تاج عدالت کندہ
 حیتیم لہر نہ مسلوہ مسہ
 تشہ بکام صد آرد کوثر
 خوردہ اوج بایہ مبہر
 حوش یا حوج سد اسکرہ
 اک سجادت شمار سے باہر
 ورہ یاوے روح خوردہ رر
 عتدا ایک ہے ہزار خضر
 خاک مذکور گنج قاروں پر
 تاراشک یتیم و مسک گر

لاؤں اس مجلس میں سورن زہر
 جو مری سیکل میں ہی اٹکی سنوں
 کیا کہوں جی یہ کیا گزرتی ہے
 اپنی حسرت کا کچھ علاج نہیں
 ہے یقین یہ کہ خاک ہی میں ملے
 بخیر ارمان کیا کہ بکلی بیچ
 دکھو انصاف سے کہ ظلم ہے ظلم
 تاب رخسار تیرہ روری سے
 کوئی مایہ دار جس اشنا
 وہ ہی الباہیں کہیوں محروم
 العین رکات ہیں اعبار
 مسد آرائے عزت نقد لیس
 خاک رہی پسند عرش مقام
 ملک دل سر بر جان خرگاہ
 سبہ سرشار مہر یردانی
 لب وہ آب حیات جسکے لئے
 آرزو یا لوس میں پئے خورشید
 چرخ آسودہ دور میں اُس کے
 کیا گئے کوئی خوسیان اُس کی
 لکھے اُس ناٹھ کو جو سچہ مہر
 و کریں اُسکے خود پیسہم کے
 خاک پیر اُس گلی کا ڈالے بن
 ہم بہا اُس کی دُفستالی سے

میں دروازے کے گرد رکات
 کھانہ قان و شیش نمبر
 کچھ نظر میں سامنے نزدیک
 جہ جو کورس کا دست بند
 خاتون ایک کہ دیکھیں جس کے
 جوسلے عاشق کھیت و بہر
 و پیکر سے اس کے کرتے دیکھیں کا
 باغ حیات میں جی بسیم جو
 بیکہ چرخ و شمشیر اوستی
 قدر گاہ و بہا سب کی سب
 ربط سے زہما سے ادا کے
 نظر خون ہو رشک بار و گدگد
 آت ہو حائے نثر تم سے عمر
 ص اولیٰ الفصل یکم اسے حصار
 ادب کے حق میں ایک جہاں داور
 انصاف میں کیا جس کے جہاں داور
 حکم سے اُس کے بے سم و سال
 رنگ ہے ادنا نے افسر

[illegible]

کیا کروں کر لے سکا وحشت دل کا اظہار
اے رہے کوئی یر بوش جو تیرے قرب جوار
عجب طرح ہوئے ہلال رمضان ماہِ گہر
ایسے بے دروہ کرتا ہے کوئی جاں کو شمار
کیا کریں یوں ہی نکالینگے دراز دیکھ بچار

بینک نامی رہی ہو چھوٹے سے سرکار
 آگیا لب بدم اور بات نہ لہجہ تھے
 کس اداسے مجھ کہتا ہے کہ حوالہ ہو
 کر نہیں صحت اختیار سے یہ نہیں ہیں
 یہ منہ کو ہیں غصہ کی لہر کہ مجھے
 وہ چلے چلے دشمن میں جبر ہو شمع لقا
 یا نے تم ہی تھے سراو یہ ریا نہ ہوئی
 رنج کے لہجہ کیا کہ رنائی معلوم
 فائدہ وصل ہوتا کہ سے وہ بات کرد
 کیا کہوں قصہ طغیانی اور یا سے رزناک
 رشک وہ ہے کہ ہر اک ملک الموت بھی
 لقا حال اپنی تجلی کی نہ کہا قیمت
 کیا ہوگا اسکے سقم روزِ حرا بھی نہ نہیں
 دایم اس جان کچھ توں سے عدا ہی رکھا
 سے مروت فری لقا وہیں ہیں انداز تیر
 آپ دیکھا یہ سنا اور تیرے یہ چوٹ نہیں
 اے تم چاہیے توں کی فرسب و خذر
 سو ہیں زب و سرِ خلافت عثمان

چوڑو دل آج دغا کر ہو وفا سے سیزار
 بوسہ دینے کا اسی منہ سے کیا تھا اقرار
 جھپٹے کو کو کہا پیسے کڑے سے ٹکڑا
 ہم بھی کچھ چارہ آزار کریں گے ناچار
 رخم دل کسے پیسے پیدا نہ ہوا مسکرتا
 ٹھکو جھپٹا نہ کرو غم سے کہا ہے سوار
 محنت کے سر نایاب اب اپنی دستار
 ماتھ آجائے جو بھٹاؤ کی دم کردہ شکار
 حشر ہے ہر دم غمے رکبتے ہو ٹھکو آزار
 دیکھو نہ آئینہ مسیحرج نہ رنگار
 نظر اتنا ہمہ درشت ہی اگر ہوا ستار
 صبح غمٹ کر کہیں سنا کر نہ روز بار بار
 پیسے نہ خط سے نہ سنا ہے کہ خدا ہی ستار
 ہناس ہر قسم ایجاد کہاں کا مریار
 آج کل کچھ نگاہ لگائے سو ہی اغیار
 پیری آئیں کہے دینی ہیں نہ کرا انکار
 کیا ہیں اوسے سنا فقہ شاہ ابراہ
 شکی سند کے حسد سے فلک افلاس خوار

اظہار کے لئے اس کے زینت بنانے فرمائی
 خلق سے اس کے زینت بنانے کا عطا
 کیا کہ ہر مستعمل تقریر کے لئے
 قلم خود کا وہ جو من کی مانی
 آتش ہر و حل کہ ہر کس کے ہوا
 ستارہ رشک سے چلتا ہے کہیں
 میر و وح کی حکایت میں کہا
 سبیل اس کے ہر و کس کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نظر لطف سے گر چاہہ گر عاشق ہو
اوسکے در و بارہ کے سکان کا ارام تو دیکھ
شرط بان ہے جہاں خلافت اس کا
فہم بہت رسواں میں اشارہ ہے یہی
جستاب اُسکے سے گو محفل کفار سی ہو
اب ہی سایہ فرگاں سے لگا دی دے
گل ہو ایم سے پھر نیچے کہ قصورت عام
جنتک فتوے حشیش نہو کیا مقدور
ٹوٹیں سحر راہ کے لیے یوں بند و
کاٹ لے ناٹھ ہی پہلے وہ اگر روز حرا
اُس کی تلوار کے آہں کا گرا آئینہ بنے
معنی رومش و مضمون بلند اور شیں

کرے حیرت سی بدل شرم کو چشم سہار
ہوگا دستمیں سہل کو ٹرینا دشوار
وہ مسلمان ہے کیا مسکوئے میں انکار
ورنہ کوئی ہنس بہرست رسول مختار
دگر تحکم فرامیر کر سے مر سہ ہزار
حیثم خواہد کہو ماہ سے کوئی نہا میخوار
دیکھ کر مانع میں مسانہ صبا کی رفتار
کہ کوئی کام کر سے بہ فلک ناہوار
ہیں اسیدو استیلا گویا کہ پٹنے زہار
اپنے مر پیسے را حان چرا میں کفار
رو و ترجمہ عاشق سے ہو گئی چار
سامعیں کو بہ اگر مطلع کو ہر اصرار

مطلع ہالٹ

اسے نہ خوش سریر نہ زتید عزار
نوشن چرخ سے تشبیہ فرس کا ترے سنگ
سالموں کا ترے کوچوں دم فیض بجوم
حار ہے ہیں مردن ہی نہیں کیو کرمان
ہر صر ہا دے غالب ہے کہ خبش نہ کرے
جل کے حنت میں بھی رہتی ہے تری در کا ہوا
سحر شاد و ہدایت سے ترے ہو جائے
موسم گل میں یہ ست حوان نامک ہو
دل روشن نے ترے بک کیا تھا حیران
شکوہ بھرنہ سفاک ہمیں عاشق کر
آز بصر میں افلاک کیواں سر گرداں
مظاہر میں رہے حور کے دجناں سے ترے

عقہ اکورہ و ملت یہ یز سے انجم فلاک شیار
کاک جبار سے لست سنگ رکھنری عار
جیسے گلزار میں ہنگام سحر جو حق ہزار
ترے حسا و کے احوال پہ شمع مرار
وہ ورق بیدار تم ہوں تیرا وقت و قار
ورنہ مرغان اولیٰ حجب کیوں ہیں طیار
بھضیا بتم تاثر اگر ارہ ہزار
روز ماراں میں کرے پیران استعار
صرف آئینہ ہوا خاطر حاسد کا غار
اوٹھ گئی تیرے زمانہ بین ہم آزار
کس ہوا البتہ تیرے نکو ترے رم ہزار
چہ بچم کوئی یوا سہ لاکر ہزار

ایک مرتبہ زمانہ صبح
ایک مرتبہ زمانہ صبح
ایک مرتبہ زمانہ صبح
ایک مرتبہ زمانہ صبح
ایک مرتبہ زمانہ صبح
ایک مرتبہ زمانہ صبح
ایک مرتبہ زمانہ صبح
ایک مرتبہ زمانہ صبح
ایک مرتبہ زمانہ صبح
ایک مرتبہ زمانہ صبح

وہ ہوں پیر سے چہرہ کا خود کہا عالم
بانی قافلہ کی کو ہوں ہے تکرار
حرف سے پیر سے غلہ دانی لگا کر مستی
سرقالب کو چھپائے میں شاں خودار
اوج لاہوت کا ہے طیار اندیشہ کو توی
وہ اسے آتا ہے نظر جو تری رفعت کا چہار
اسے ستارہ پیران سراگر تیرا
بستی بخت کو ساز سے دشوگر گزار
یہ رقم کو ہے طہر نہ آسے ہمار

[illegible]

<p>جھکنا ہے تیرے آگے سر قبران تیغ کام آئے گوشن و کشش را یگان تیغ اہرے دلربا پہ خشم جالان تیغ ورڈ زمان سپہ غلغلہ الامان تیغ</p> <p>زنگیں کس طرح سے ہود اسنان تیغ مانگ شکست تیغ ہے ثور فان تیغ سہل تیرے مہر گر ساسان تیغ وہ تیغ باعث شرف در ماں تیغ</p> <p>پہل باغیوں کو کچھ نہ ملا خزاں تیغ یا قوت زد دشا بدہیم ہنسان تیغ سورں کی ہی ران ہوئی تھیں تیغ سو پڑ گیا ہے دل یہ فاکہ لسان تیغ</p> <p>کیونکر ہے تہ ناک سر ہر زمان تیغ دشمن کی ہے صداوت قلی صاں تیغ جبران ہوں یا اہل کم ہوں یا جہاں تیغ بڑھنے لگے در داس جو چکان تیغ</p> <p>گرم جلوہ فعل ہار و دان تیغ حوصہ ہوزدگی حسا و دان تیغ آئیں ملزمان اجابت فشان تیغ جہانک کہ ہے نشیب فراز جہان تیغ</p> <p>الہ اکا شرت سے نہ مار گران تیغ</p>	<p>کہا سرکشی کی تاب کسی سخت کوش کو تیرے عدو گرا پنا گلا آپ کاٹ لیں نست سے تیرے ناقد کی شیک زنی کرے کیا مات تیرے یجہ آہن مشار کی</p> <p>سُرخ مدد کے لہو سے جو سکا ظالم میں تیرے دوس نالاک وقت جنگ کوئی کرے نہ گرمی رز زنتور میں وہ دست زور مہر سر پہجہ خدا</p> <p>لرزان تھے نل مید تیرے عتس جواہر تیغہ کو بھی نہیں ترے حشر کی تاب ہو مراج کہ کہ تیرے ہی کا ماحدا یہ کہستان نہیں کہ ربا خوف ہو خود پنا</p> <p>یا بہ ترے بیچ خاوت سے ٹرہ گیا ہر بار کیوں نہ تری تلوار تین تر سینہ پر قدم ہوں دونوں کاٹ دیکو رگیں ہو کر تیرے غرور گئے دلوں میں</p> <p>خاری ہی تو تہید تو تیرے دم سے ہے رہا ب دین اگر ترے وہ مکے و وریا گرم دعائے شاہ ہو موسیٰ کہتے ہے روز بروز حادثہ زیر شکست مرتج</p> <p>تاج طغر ہو خوسدہ قرق دستان</p>	<p>گودی گودی پیش پہرے جھٹ کشتی کی سرسبز کوئی بے دری کہ ہی ہے دریاں کے مہنوں سے جی میں پوچھوں کیا ہوئی وہ طندی دیوار جائے گل میں ہیں دیو لالی گاہ کرنی ہے ماز رنجانی</p> <p>۴۰</p> <p>اٹ کچھ صوفی نہر حشر بہ کھڑے ہیں بیاں بہ کھڑے ہیں بیاں بہ کھڑے ہیں بیاں بہ کھڑے ہیں بیاں بہ کھڑے ہیں بیاں بہ کھڑے ہیں بیاں بہ کھڑے ہیں بیاں بہ کھڑے ہیں بیاں بہ کھڑے ہیں بیاں</p>
<p>۴۱</p> <p>دہ ہسم ہیں داتل آسانی کم نہیں ایسے گھر کی ہرانی تائے کی اسد ابوالی</p>	<p>۴۲</p> <p>ہا د ابام عشرت و فانی حائیں وحشت میں سوچو میرا کیوں خاک میں رزاک آسمان سے بنا</p>	<p>۴۳</p> <p>اب کمال دہل و دل نظر نہ ہو رہا نشد نہ ہو رہا</p>

صرف دلق کہ اہوئے پروے
آب کا شانہ فرست خاک ہوا
یا طروف و سہا ط سے مجھے تھا
یا نہیں ہے مرقع و کستکول
مسا گوہر میں کا حبال آما
بالش سنگ و عواب و اویلا
ہم ہیں اور حسرت مے لگلوں
زہر ملتا نہیں کہ پی حبائوں
ستور مستی دعار لوح نہ تھا
وہ گزک کیسی وہ کما کہیں
باہیاں پریناں و اطلس ہے
یا یہ احوال ہے مکہ چاک ہوا
کہا کوں اسنے گروستس ایام
اس چین زار کو زبان ہی ضرور
کر دیا حنائق دو عالم لے
ٹائے وہ رقص حوت قدان جکے
ٹائے وہ رزمہ احن کے
ٹائے وہ سار درگہ عیش لٹاوا
نیر باران فادہ لے مارا
یبہ دارغ دل کو حیراں ہوں
ایک دن یوں اچھوم باراں تھا
کس سر سر غرور کو دی ہے
سہ مجھے دو نوں جہاں سے کہو یا جو
یعنی اس حال پر فزوں تر ہوا
حسرت لعل سینہ میں ہونے

ریت افزائے کاخ سلطانی
کیسے قاپچھائے کاسنائی
دعوے قیصری و حنائی
ناکروں تارہ رسم ساسانی
پوچھتے کیا ہو جب مریانی
بار حنا طر ہوئی گراں جانی
خوں یلاتا ہے تہسرتزدانی
اب کہاں وہ شراب ریجالی
کستی مے ہوئی حوطفانی
نقل مجلس ہے دل کی ریانی
حلوہ گرغشی سپہر سامانی
تنگسوں سے لباس عریانی
صبح لا روز ہے ششانی
بیتے کیا نہ کی مات پچانی
ایتار رہا ص رضوانی
نکل امار سرہ بستانی
سحر ماروت رہ رہ اجمالی
خوت افزائے روح اسانی
مک چکی تھی کلاہ بارانی
زنا حشر فہ رستانی
جیسے اب جمع پریشانی
تنگی غنم بے جیس پیشانی
کیا کہوں ظلم حیرج دورانی
آرو ٹائے نقش شیطانی
گوہراستک حشیم مرحالی

اسے عکال کو داغ سزنی ہے
یور و سنجیدگی درجانی
بے دریغی سے مجھے چاہی
سہیو بوجھ سچ میں ہے
خارج ہوتے پہوٹ پیڑانی
کیا صورت تیروہ سورت
جان بیکون چہرہ سمانی
کافرانی ہی نامہ حضان
یا بجا اسے نیت غمزدانی
شہدائے نوب
اس سے کا دمن نامہ بوظلم
اپ اما تو دمن جانی
کہو لوں میں یہ راز پہانی
دمن تو اس شہ وزیر ہمالی
حشیم حشیم ہوتی اجدالی
عارق کمال اہل کمال
کیا کہوں اوسکے دست ہمت کی
ہیں گہر مانی و درانی

رشک تر صبیح تلخ سُلطانی
 اہل تقویٰ کو سلخ شعبانی
 حوان نعمت کی اس کے الوانی
 شوکت و خشت سلیمانی
 بھر بہت کی اوس کے طغیانی
 ہے دہر ملک کو دیوانی
 آرزو شہت کی لبت ۱۰۰ اتنی
 ٹھہ گئی عمر رسالم خوانی
 کہ ہے عادت طبع ثانی
 ار کو سزا ہی دنیسیانی
 مہر کو کیا جہاں طلمانی
 سبکہ لی راہ رس ۱۰۰ یادی
 روز کنہ نگار کی ہے ہمالی
 لہر زرا ہم نیسنانی
 دعو ۱۰۰ سامی و ریالی
 ار دے یار کی سی سرائی
 نور صابہ دل جانے ثعبانی
 مغضد عی کی سہ مدالی
 تازہ گردوں ہوئی ۱۰۰ درمائی
 ہووے کئی برس کی طوفانی
 ہر کہ ۱۰۰ لہو آ ۱۰۰ لہو
 لہ لہ ۱۰۰ چہ لہ لہ لہ
 ر کہ ۱۰۰ لہ لہ لہ لہ لہ
 نگہ شہ و کی ۱۰۰ حوالانی
 اہر لہ ۱۰۰ ہم سستانی

ہر گدا کی ہے رہبت کسکول
 اوس کے احسان سے غرہ شوال
 کہیں نیرنگی رہاں ۱۰۰ فزوں
 نور کو وہ چرا دوسے دالے
 کروے سارے جہاں کو سپر اب
 بختس لے سہارے منگل
 اس کے خوان خوان سے ہوشل
 اس کے عہد کرم کی دست سے
 لے سخاوت ۱۰۰ قرار کہاں
 او کے ہے اور کار ہر بکیاں
 دہری اپنی ہیں ۱۰۰ لہ لہ نہیں
 گرگ کہ دور ہاں ۱۰۰ لہ لہ
 آسمان حقاب و شاہیں ۱۰۰
 جلد شیر گیر سے اس کے
 اس کے ایک ایک لہ لہ لہ لہ
 ہر جاں شگاہ ۱۰۰ لہ لہ
 اس کے ۱۰۰ لہ لہ لہ لہ
 گرگ ۱۰۰ لہ لہ لہ لہ
 اس کے ۱۰۰ لہ لہ لہ لہ
 موج دریا ۱۰۰ لہ لہ لہ لہ
 ہر ۱۰۰ لہ لہ لہ لہ
 رضا اشک ۱۰۰ لہ لہ لہ لہ
 ہر ۱۰۰ لہ لہ لہ لہ
 سوخی یار کی سی پالاک
 مگلانت وہ سبک ریش

وہ رنگ اس کے حلال میں
 کثرت عباد کی طبعانی
 بخت انقلاب اس کے
 اس سے دینے شیر کشتیہ
 گم ہوتا سستارہ بیانی
 اس کی دل سید اوس کو
 ملک عالم کی ملک اوس کو
 پیر سے اوصاف کے چھوٹ میں
 صفت کار سہ مانی

وہ رنگ اس کے حلال میں
 کثرت عباد کی طبعانی
 بخت انقلاب اس کے
 اس سے دینے شیر کشتیہ
 گم ہوتا سستارہ بیانی
 اس کی دل سید اوس کو
 ملک عالم کی ملک اوس کو
 پیر سے اوصاف کے چھوٹ میں
 صفت کار سہ مانی

<p>مکدران شور الفت کا فرا تو سے عبادت کا کہ خرس میونکد یو سے ہستی اہل ضلالت کا مرا حیرت زدہ آئینہ خانہ ہوسنت کا دل صد یارہ اصحاب شقاق اہل بدعت کا لبوں پر دم یلا ہے جوش خون شوق کہ انگار آشنائی کھر ہے اسکی امامت کا ارادہ ہے مرفوع نالایک یہ حکومت کا</p>	<p>جرحت زار اکسان دی کہ جسکی ہر جرحت سے فروع جلوہ توحید کو وہ برقی حوالاں کر مرا حیر ہو ستر یا معانی مہر پیچہ ہر مجھے وہ تیج جو ہر کہ میرے نام سے حوں ہو نہد ایاست کر اسلام تاک پہونچا کہ آپہونچا رہکھ میگاہ مہر رام امتد اسنت امیر شکر اسلام کا محکوم ہوں یچے</p>	<p>رمانہ مہدی موعود کا یا نا اگر مومن تو سنت پہلے تو کہو سلام پاک حضرت کا</p>
<p>اک اشک گرم کو لگے جی کیا ہے جل گیا یصوڑا تھا دل نہ پایہ مویں یہ خلل گیا کیا ر دوں خیر و چشمہ سخت سیاہ کو کی محکوم تھا ملنے تعلیم ورنہ کیوں اُس کو جیہ کی ہوا تھی کہ میری ہے آہ تھی حوں حق نگاہ خاک ہے ایسے فساد کی اوس نقش پاکے سجدہ لے گیا کیا دیل کچھ جی گرا پڑے تھا باب تو نے ناز سے مٹائے کری خاک میں اُسے و نام کی خاک</p>	<p>اے سو خواو سے یو کچھ رابہ باقہ بھل گیا حسٹھیں سالن کی لگی دم ہو غل گیا واں تغل ہر سے ہے اگی یاں پل بھل گیا خیروں کو کے نرم پڑے عطر مل گیا کوئی تو دل کی آگ یہ کیا سا بھل گیا آیا حور لر کہہی کر دت بدل گیا میں کو چہ رقیب اس بھی سر کے مل گیا مٹکو گرا دیا تو مسیہ ا جی سنہل گیا گل کی تھی کیوں کہ باؤں نہ مارک بھل ہو</p>	<p>پتیا سے نہ کہنے کی تکلیف دے مجھے مومن بس اصراف کہ یاں جی بہل گیا</p>
<p>فلک کا حال نہ کہتا ہر سے ہر کا سا اگر نہ ہو سے کا نقشہ نہ نما رہے گھر کا سا کہ آہ شرم میں ہے ہوش ہم تر کا سا دعا لے وصل کی دسٹھا اثر کا سا تیرا نہ رتب ہو اکسوں شکار کا دہرا</p>	<p>لگے خدنگ سب اس نالہ سحر کا سا نخاؤں گا کہی حنت میں ہیں سخاؤں گا کرے نہ خانہ خرابی تیری نہ امت چور یہ جوش یاس تو نہ محو کہ اسنے قتل کثرت لنگاں انہوں کی ہرقت ایدل و رجاک</p>	

مکدران شور الفت کا فرا تو سے عبادت کا
کہ خرس میونکد یو سے ہستی اہل ضلالت کا
مرا حیرت زدہ آئینہ خانہ ہوسنت کا
دل صد یارہ اصحاب شقاق اہل بدعت کا
لبوں پر دم یلا ہے جوش خون شوق
کہ انگار آشنائی کھر ہے اسکی امامت کا
ارادہ ہے مرفوع نالایک یہ حکومت کا

رمانہ مہدی موعود کا یا نا اگر مومن
تو سنت پہلے تو کہو سلام پاک حضرت کا

اک اشک گرم کو لگے جی کیا ہے جل گیا
یصوڑا تھا دل نہ پایہ مویں یہ خلل گیا
کیا ر دوں خیر و چشمہ سخت سیاہ کو
کی محکوم تھا ملنے تعلیم ورنہ کیوں
اُس کو جیہ کی ہوا تھی کہ میری ہے آہ تھی
حوں حق نگاہ خاک ہے ایسے فساد کی
اوس نقش پاکے سجدہ لے گیا کیا دیل
کچھ جی گرا پڑے تھا باب تو نے ناز سے
مٹائے کری خاک میں اُسے و نام کی خاک

پتیا سے نہ کہنے کی تکلیف دے مجھے
مومن بس اصراف کہ یاں جی بہل گیا

فلک کا حال نہ کہتا ہر سے ہر کا سا
اگر نہ ہو سے کا نقشہ نہ نما رہے گھر کا سا
کہ آہ شرم میں ہے ہوش ہم تر کا سا
دعا لے وصل کی دسٹھا اثر کا سا
تیرا نہ رتب ہو اکسوں شکار کا دہرا

لگے خدنگ سب اس نالہ سحر کا سا
نخاؤں گا کہی حنت میں ہیں سخاؤں گا
کرے نہ خانہ خرابی تیری نہ امت چور
یہ جوش یاس تو نہ محو کہ اسنے قتل کثرت
لنگاں انہوں کی ہرقت ایدل و رجاک

<p>پنچیس اور میں ہی ہو گیا بیٹھے اچھا تو دور وقت کا بیار کم ہوا دو دنوں سے میں ہی غم میں رہی کچھ اس طرح میں غم میں رہی</p>	<p>تو نے کرم اسے ستم آرا کیا مرگ نے کب وعدہ فردا کیا روتہ جزا قتل پھر اپنا کیا لو منہ اوسی میر وہ نشین کا کیا</p>	<p>رحم فلک اور موسیٰ سے حال پر سچ ہی سہی آپ کا بیان دلے دعویٰ تکلیف سے جلاو نے مرگ نے بھراں میں چھاپا ہے منہ</p>
<p>کچھ اس طرح میں غم میں رہی کچھ اس طرح میں غم میں رہی کچھ اس طرح میں غم میں رہی کچھ اس طرح میں غم میں رہی</p>	<p>دشمن مومن ہی رہے تب سدا محب سے مرے نام نے یہ کہا کیا</p> <p>ملائے جان ہے وہ دل جو ملا ہے جان ہوا ہزار شکر کہ اس دم وہ بد گمان ہوا سب کچھ ہے رہا تیری طبع پر گراں ہوا ہمارا جان کے جا لیے میرا ہی زناں ہوا کسی سے چارہ پیدا آسمان ہوا نہاں سے سنا نہ یہ کھراہ باون ہوا حراب کست کشن تارہ و محال نہ ہوا ہمارے سنی کا چر چا کہاں کہاں ہوا کبھی محسوس نہ ہوا کہ اس حال ہوا</p>	<p>رکے رہتی ہیں بنگ وہ ہر باں ہوا ہر اک باد دلائی تھی نزع ہر اسباب بہشت نہ غیر ہے نرم ملے اٹھا نہ ویران میں روز بزم ہے گشتاں کو وہ آئے ہر یاد تو تھا میرا دلی مرگ وہ حال زار ہے ہر اک گاہ پرستہ بھی لگی ہیں آہ و بکا لڑ جہنم میں کرب دم۔ اہ زار۔ زار ہی دکر چہ شرط ہم چھاپا۔ رگڑا کر نام</p>
<p>کیا کہ ورنہ سدا تاتام کلان یاد دہاتی تاثر کردہ سدا ہی کلان ہر ایک سے اس گدوق ایام کلان حقانط کو کوئی مہم نام کلان کیوں کام طلب سے مرے آثار سے گدوق ناکام سے دیکھا ہے کہیں ناکام کلان تو اوروں کی بیان سے پھر موری ستائے کہ وہ بکھر کے سسہ نام کلان</p>	<p>امید وعدہ دینا ترسہ میری نہ تو زیادہ مرے دنا کہ حسرت کشاں ہوا</p> <p>مار سے کچھ اس دو اس سے تو آزاد کم ہوا بہنگامہ منجہ۔ اختیار کم ہوا دان لطف کم ہوا تو یہاں بیار کم ہوا ہیاد ہی رہا سگرہ سار کم ہوا بوسہ ہلاو دوق لب یا کم ہوا تو ہی دھاں تعافل سسار کم ہوا کیوں معور نالہ ٹائے غرا مار کم ہوا اک میرا بچہ تھا کہ وہ سیدار کم ہوا</p>	<p>سے کھادی کے زرد دل زار کم ہوا کچھ اس سے اچھپ کی جانی تو اور کم عشوق سے ہی ہے بھائی برابر ہی آئے غزال شیم سدا میر سے دم میں ناکامیوں کی کاوش بچو کا کیہ علاج ہر جید اضطراب میں بیٹے گئی نہ کی کیا مج میں ہم ہی لیے کی طاعت نہ ہو سپناہ قلم چو نک ٹپ سے ترسہ ہمد میں</p>

وصل کی تہ، شام سے میں سو گیا
دل نہ بھرا حسان ہی ٹہرے بھٹا
آنہ دل سے بگڑے در کہیں
جو ہیں ۔ ۔ ۔ روز کہ وہ تیرے رو
طالع پر گنستہ مرے کیا پھر بہ
ساتھ ۔ چاہے کا چہانہ تو دیکھ
شوخی قائل کے ہیں قرمان ہاں
صبر نہ میں تمام وراق آسکے
سُکھ اثر دھا گلاؤ دشمنان
رہے کی تو آئے گی ہم کو اگر

۱۔ نوچھو کے سکا چمے کہ میں کچھ نہیں کہتا
 اصرار بہ کیا کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
 میں بولوں تو میرے منہ میں لگا چھوٹا
 کہہ اس شکستہ رول رقیب کو تھوڑا
 ناز کو جو یہ اچوں نوچھو کے سکا چمے کہ میں کچھ نہیں کہتا
 کہا کہتا کچھ، فیکری گربارت سے بوجھو
 کہا کہے لہجہ ہو کہ اسرار کا شکوہ
 مست بوجھو کہ اسو اسٹیل پین کا گئی ظالم
 پسک سے ترسے ٹیسے کا گھر والوں میں ترسے
 مارا زانہ مارا زانہ کر کے لیس بات

[illegible][illegible]

<p>پرو خداوند ارادت سے ہی انسان پیدائش میں گونہ کی قسم کیوں پیدا ہو رہا ہے پھر اس کی توفیق حاصل ہو اور ما کو علم کو جو میں نے کر دیا ہو اور ما میں اس کو اس قدر توفیق حاصل ہو کہ دیکھو</p>	<p>جیسا کیا کیوں اور ان تین رہا ہم پھر یہ کا گو پر کوئی یوں لٹے حوں بہتر گل رقیب و نیر ہوئی کیا کج فرمایش جو اہر کی سر تک شام سے چھوڑیں یہی حالت کی دلتے نہ ان کا اچھوت پستائیں کہ کیپ کرتا میں اس کی رسم میں رہ رہی کر کوٹھ مریا</p>	<p>تبا تو کیا تر میں گردش آتیاں لیتا تھا تر سے سن کر وٹیں تپتے سن اداں لیتا تھا کہ ہر اعانق حلوں مود نام لیتا تھا نہ مجھ کو چین دیتا تھا نہ آب آرام لیتا تھا کہ ہر ہر مات میں نا صبح تہا نام لیتا تھا کہ میرے سامنے اس کے رے عام لیتا تھا</p>
<p>یہ تم کو دل دہانتے چھوڑا گیا میں تم سے کیا کیا اور کتنے چھوڑے گیا گیا</p>	<p>آگ کیا ہم کو لگائی ار نہ تیر سے پھر اس لیے نار کہ کر گئے گل و پتوں شال کہ نگاہ سرسری دیر اندہ ہم کو کر گئی دیکھ کر یہ کچھ آگ آگ ہوا ار کہ آہ آہ یہ کو بیکر دیکھ کر جا رہا کہ کھوٹا شور و غصہ کہ کیا کیا یہ نہرہ جلا کر آہ یہ دور اپنی کہ ریب ملک تہی لکھ</p>	<p>دست بارش آگ کر خور گئے تھکے ہزار گشتا ہونٹا گر لالہ لہو اہ زہل و درخ لاور گشتا گردش سپہم چہ پہا سہا چکا لہ تھا حلقہ ابرار ویکہ کر دہ کا حلقہ تھا سر سے ہلکے ہیں اچھی وہا کہ کمال کا تھا اہم حوی سے یہ فشر یہ ہال تھا ویدہ ہنسنا ہیں مر کاہ در ال تھا</p>
<p>میرے گوجہ میں مدد و مضطر و ناشاد رہا اوس روالی سے ذرا محسوس ہوا رہا یکسی نے رو دیا ہا سے تھاک بھی چین نقد حال تھا نہ سولے دہت عاقلی چین لائق ہو رہا وہم لیک کی ورت نہی ناوہ ہوا وہ نہ پیر نہ ار تھا رہا نہ رہا اوس کا لوٹا کر دیا کہ ہے کر دہر پانچ میری</p>	<p>شب خدا احا کہ ہاں دہ تم ایجا رہا بارے اکدم اثر الہ فسر ہوا رہا ناقیامت الم گر یہ حبلا رہا خون فرما و سگر گون فرما رہا کیا اثر مشطر و حوت و حوت رہا پاو رکھ لہ لگا لہ لہو وہی یاد رہا ہی خود ہا لہ لگا لہ لہو کو یاد رہا میں وہ لہ لہو کہ نہ لہ لہو ہی یاد رہا</p>	<p>شب خدا احا کہ ہاں دہ تم ایجا رہا بارے اکدم اثر الہ فسر ہوا رہا ناقیامت الم گر یہ حبلا رہا خون فرما و سگر گون فرما رہا کیا اثر مشطر و حوت و حوت رہا پاو رکھ لہ لگا لہ لہو وہی یاد رہا ہی خود ہا لہ لگا لہ لہو کو یاد رہا میں وہ لہ لہو کہ نہ لہ لہو ہی یاد رہا</p>

<p>سے وقت پھر حاصل پیدا کیا رو کو اب باندھتے آزاد کیا دل اور کیا نالہ کیا سر یا کیا پہنچ و ناب طرہ سنت اد کیا آپ اس بھی ہے ستم ایسا کیا ایسی مائیں سے ہو حال نہ کیا انفسال رحمت حلا د کیا</p>	<p>جب مجھے رکھ دل آرا رہی نہ ہو یاؤں تک پہنچی وہ زلف خم بنم کیا کروں اندر سے ہیں بے اثر در بالی زلف حاناں کی کہیں ان بعبیوں پر کیا اختر ماس روز محشر کی توقع ہے عث گر ہائے خون عاشق ہے وصال</p>
---	---

بت کہہ منت ہے پیٹھے سے ہراس
 لب پہ مومن ہر چہ مادا و کبا

<p>سوا اُس در کے زنجیر و کیچوں ٹھہر گیا کہ نہ قدر کا حل گند گردوں نہ ٹھہر گیا اگر داناں اُن کی نظر لگا تو یہاں بیٹھ گیا کہ ساتھی میں جام اُدھ لگلوں نہ ٹھہر گیا بد مال کو توڑا کہ اک بہکدوں نہ ٹھہر گیا ہر تکیہ ہر ہدم س طرح رکھوں نہ ٹھہر گیا در سے رحوں تہا اُن ہی گمانوں نہ ٹھہر گیا تہ جنکٹاں در و دل چوروں نہ ٹھہر گیا رہیں کہا آسمان پر مالہ موزوں نہ ٹھہر گیا کہا سناک بچھڑے جس دور اوروں نہ ٹھہر گیا اگر دے کھلی رہے یہاں میں مومنوں نہ ٹھہر گیا</p>	<p>دل میناب کو گر مادہ کر کہوت ٹھہر گیا طیتس ہو خاک میں بھی عشق مدوں ٹھہر گیا نہ ٹھہر ابو نہ نو و بنا دل مینوں نہ ٹھہر گیا اگر گردش ہی ہے بعبوں کی تہم سبکوں کی مرے خطا میں تنکایت اسکے شہر مار لڑکی تو ایسے جو پگٹی ہے سطح نہ الویے جانا کی سرا با سیکھو تو ہی فائل ہیں محشر تک کیا پر عبادت گرا اہ اس سے آئینہ کا ہوئی تاشکر ٹھوڑی بھی رہسز و مور کی نہ لو سیکھ ہم طول تہبہا نہ عدائی سے وہ شاعر ہوں کہ ماند ہو گا خم کر کا کل سے</p>
--	---

طوائف کے رکھ کر ہے دیکھ و صدقہ ہو یہ دو
 جو کچھ در و حوض و وہ مومنوں کا

<p>یہ عار خفا ہے اس کا کیا نہ شادی نہ نکاح نہ کچھ بڑا (مشرک) ستم نہ ہو کر ہی جہان کا کیا</p>	<p>یہ امام اور رہتا تھا انا کہ کچھ سچ ہے سر دہ رونا بکا ان کے گھر میں رہتا تھا</p>
--	--

کیا یہ جو کچھ کہہ کر گئے کی دلوں میں
 وہ دلی بند سے وہ ستی ہے ارادہ کل کیا
 کل کیا اگر گویا کہ تو ظالم مت کا کل کیا
 شہادہ دے دے مصطفیٰ کیا یا علی کیا
 ہمارے تو یہاں کا غیر سے دہوی ہے قاتل کیا
 یہ اہل انصاف اب ادبی جھگڑا کیا کیا کیا
 ہوئی بے دلیل شاہان زمانہ کیا کیا کیا
 کہ در دہی میں بھی کاسہ تاس کا کیا کیا
 کوئی بیزاد اس کا دین کیا کیا کیا کیا
 ہی رہیں اب یہ کیا کیا کیا کیا کیا

۱. ۲. ۳. ۴. ۵. ۶. ۷. ۸. ۹. ۱۰. ۱۱. ۱۲. ۱۳. ۱۴. ۱۵. ۱۶. ۱۷. ۱۸. ۱۹. ۲۰. ۲۱. ۲۲. ۲۳. ۲۴. ۲۵. ۲۶. ۲۷. ۲۸. ۲۹. ۳۰. ۳۱. ۳۲. ۳۳. ۳۴. ۳۵. ۳۶. ۳۷. ۳۸. ۳۹. ۴۰. ۴۱. ۴۲. ۴۳. ۴۴. ۴۵. ۴۶. ۴۷. ۴۸. ۴۹. ۵۰. ۵۱. ۵۲. ۵۳. ۵۴. ۵۵. ۵۶. ۵۷. ۵۸. ۵۹. ۶۰. ۶۱. ۶۲. ۶۳. ۶۴. ۶۵. ۶۶. ۶۷. ۶۸. ۶۹. ۷۰. ۷۱. ۷۲. ۷۳. ۷۴. ۷۵. ۷۶. ۷۷. ۷۸. ۷۹. ۸۰. ۸۱. ۸۲. ۸۳. ۸۴. ۸۵. ۸۶. ۸۷. ۸۸. ۸۹. ۹۰. ۹۱. ۹۲. ۹۳. ۹۴. ۹۵. ۹۶. ۹۷. ۹۸. ۹۹. ۱۰۰.

سیدہ ابوالفضل ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا
 و کچھ
 سیدہ ابوالفضل ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا

نامح ہے طعنہ زانیہ کی ناکامیوں نے کیا
خیر نیلے تمام غلام غلام
کیا کیا تکیں دیکھیں دل زار کو مگر
حاشی ہوئے ہیں آپ کہہ لیں اسہ ہوں
وقت و درج سے سب آرزو کیوں گئے
وہ چشم انتظار کہاں مازہ مرگ
ہے بردہ غیر سے ہوا ہو گاشت کہ صبح
دیکھنا نہ ہے نہ رشتہ سدا ہلا کہ آج
ہو کیوں نہ محو حیرت نیرنگ ہاوشو

دلجوئوں سے تیری کہی کامیاب تھا
آرام مشکوہ ستم اضطراب تھا
اوس کے خیال میں رقی انتخاب تھا
سنب حال غیر مجہ سے زیادہ حراب تھا
ہوں بھی تو بھر میں مجھے ریح و عذاب تھا
دکھا تو چہنہ آنکھ نہ لگنا ہی خواب تھا
آکھوں نہیں شرم قہی نہ نظر میں حجاب تھا
سسل کو تیری رلف کا سیاہیج و نا تھا
خودل میں متعلیٰ تھا وہی آنکھوں میں آٹھا

کباچی لگا ہے تذکرہ بار میں عبث
نامح سے مخمور آج تلک اجتناب تھا

محب کو ترے عتاب نے مارا
رم میں بس ایک ہن محروم
ے کے دل بھی کچی نہیں جاتی
کیا بس آئی اپنی جور کسی
جاگ اوٹھیں گے خاک سے جو پہیں
نشہ کامی وصال کی نہ پوچھ
خون کیونکر مرا کھیلے کہ مجھے
باد ایام وصل مار افسوس
لب میگوں پہ جان دیتے ہیں
جہہ سالی کا بھی نہیں مقدور
نازک اندام سے لگی ہے آنکھ
کہہ مرتے ہو آپ پوچھتے ہیں
ہوں کہی نو حواں نہ مرتا میں
مومریں اربس ہیں بیمار گساہ

یامرے اضطراب سے مارا
آپ کے امتنا بے مارا
رلف کے بیج و ناب نے مارا
حیرج کے انتخاب سے مارا
نرک آرام و حواب سے مارا
شوق تیغ خوش آب سے مارا
اک سرایا حجاب نے مارا
دہر کے انقلاب نے مارا
ہمیں شوق شراب نے مارا
آن کی عالی حساب نے مارا
صورت فرش حواب سے مارا
مجھے فکر حواب نے مارا
تیرے عہد ستباب نے مارا
عم روز حساب نے مارا

بیمیں نامح مرا
دیکھ لہ شوق نامح مرا
عجب بیجا سے ہے پیام مرا
کے اثر ہے جان حوانا کو
ہوں نہ ہو صبر حراب کام
بیت ہیں عسے آرزو کے خیال
رکسا اب خیال خام مرا
دیکھنا آتھ نامح مرا
بیمیں نامح مرا
تجلی نامح

کس صدم کی بلی پر سے مقام مرا
ملے خدا خد سے انتقام مرا
ہو سکے یوسف خودل چڑائے تو
اُس ب لعل کی شکایہ مرا
کینہ نہ دیکھیں نہ کلام مرا
فونے رسوا کیا مجھے اب تک
کوئی ہی جانتا تھا نام مرا

دیگر

خیر کو سید کہے سے سپر دکھلا دیا
نرومنہ دکھلا دیا غم کا ارد دکھلا دیا
صبح سے نہ لڑی ہے صبر و سکون حیر کی
موت کے وقت کہ وہ لہہ پردہ آئی لائق
اُس کے دل میں امتیال قتل ہر دم اڑتے
گوشت کا پروا ہے ہی ہے وہی باغ کی بات
نام نفست کا رگوں کا جاکے م میں دم
حس کا دل صبر و دل سے دل پہلو میں ہے
اُس زامرت قد کو تہ کیا تھا ہے حوائی
صورت اعیار کو دیکھتے ہیں وہ حیرت زدہ
سخت کشتی ہوئی یہی بے بیوں کا لکھا

تھے کیا کچھ کو اپنی نات برد دکھلا دیا
سبح ہم سے ایسا زور و راسے دکھلا دیا
کیسے شہنشاہ کو تڑپے پیش در دکھلا دیا
خود کیا تھا تھا تا سنا غم صبر دکھلا دیا
موت کو کس نے آہی میرا گھر دکھلا دیا
تا ہی اُس حان جہاں کو اک لڑو دکھلا دیا
تو یہ بیا سب کا مزا سے فتنہ کر دکھلا دیا
میں اُن کی اندر سے یہ کاکر دکھلا دیا
دل مسر کا سہا و سحر دکھلا دیا
میرے کس طرح لکھے آدہ گ دکھلا دیا
نور اوسط ماہ سے لے سر دکھلا دیا

خیر کو سید کہے سے سپر دکھلا دیا
نرومنہ دکھلا دیا غم کا ارد دکھلا دیا
صبح سے نہ لڑی ہے صبر و سکون حیر کی
موت کے وقت کہ وہ لہہ پردہ آئی لائق
اُس کے دل میں امتیال قتل ہر دم اڑتے
گوشت کا پروا ہے ہی ہے وہی باغ کی بات
نام نفست کا رگوں کا جاکے م میں دم
حس کا دل صبر و دل سے دل پہلو میں ہے
اُس زامرت قد کو تہ کیا تھا ہے حوائی
صورت اعیار کو دیکھتے ہیں وہ حیرت زدہ
سخت کشتی ہوئی یہی بے بیوں کا لکھا

دیکھتے ہوئے ہم ایاں انتہی ہر گاہ
اُن سب پردہ میں ہر دم دکھلا دیا

خیر کو سید کہے سے سپر دکھلا دیا
نرومنہ دکھلا دیا غم کا ارد دکھلا دیا
صبح سے نہ لڑی ہے صبر و سکون حیر کی
موت کے وقت کہ وہ لہہ پردہ آئی لائق
اُس کے دل میں امتیال قتل ہر دم اڑتے
گوشت کا پروا ہے ہی ہے وہی باغ کی بات
نام نفست کا رگوں کا جاکے م میں دم
حس کا دل صبر و دل سے دل پہلو میں ہے
اُس زامرت قد کو تہ کیا تھا ہے حوائی
صورت اعیار کو دیکھتے ہیں وہ حیرت زدہ
سخت کشتی ہوئی یہی بے بیوں کا لکھا

خیر کو سید کہے سے سپر دکھلا دیا
نرومنہ دکھلا دیا غم کا ارد دکھلا دیا
صبح سے نہ لڑی ہے صبر و سکون حیر کی
موت کے وقت کہ وہ لہہ پردہ آئی لائق
اُس کے دل میں امتیال قتل ہر دم اڑتے
گوشت کا پروا ہے ہی ہے وہی باغ کی بات
نام نفست کا رگوں کا جاکے م میں دم
حس کا دل صبر و دل سے دل پہلو میں ہے
اُس زامرت قد کو تہ کیا تھا ہے حوائی
صورت اعیار کو دیکھتے ہیں وہ حیرت زدہ
سخت کشتی ہوئی یہی بے بیوں کا لکھا

خیر کو سید کہے سے سپر دکھلا دیا
نرومنہ دکھلا دیا غم کا ارد دکھلا دیا
صبح سے نہ لڑی ہے صبر و سکون حیر کی
موت کے وقت کہ وہ لہہ پردہ آئی لائق
اُس کے دل میں امتیال قتل ہر دم اڑتے
گوشت کا پروا ہے ہی ہے وہی باغ کی بات
نام نفست کا رگوں کا جاکے م میں دم
حس کا دل صبر و دل سے دل پہلو میں ہے
اُس زامرت قد کو تہ کیا تھا ہے حوائی
صورت اعیار کو دیکھتے ہیں وہ حیرت زدہ
سخت کشتی ہوئی یہی بے بیوں کا لکھا

ترک صدم ۱۰ کم ہیں سور عظیم
موسم ۱۰ کم ہاں کا آعار دہلہا

کبہر ماہ ہے کون کس سے سکینا ملا

کبہر ماہ ہے کون کس سے سکینا ملا

چوڑا نہ کیہ بھی سیدہ در طہیان انگلی
یاران زہ کیہ دے تلخ چھ سے خفا ہو کر
باد آئی کا حرار کو مری آہ سردی
از سکے شبت نامہ سوزنہ مرور
دا غلط کہی ملا ہیں کہ خوشم سے پیر
مارا ہے وصل غیر نہ شکوہ نہ چاہیے
کہتا ہے بات مات پہ کیوں حال کہا گئے
وا غلط توں کو خاں میں لیجا بیگم کہیں

ابھی ہر فور ہو گئی شکر عظیم کا
قم کہ ہیں ہے یاس بنار قدیم کا
کیونکر نہ کا ہنسنے لگے شعلہ محسیم کا
تہا صد کا باغ ہے یہ مہیا کلیم کا
کہا حالوں کیا ہے مرتبہ عرس غظیم کا
اس حد احدا مر سے لاس دویم کا
گویا کہ یک گیا م سے کیلئے ندیم کا
ہرے کافروں سے وعدہ خدا الہم کا

مومن بچے تو رہے ہر مومن ہو وہ نہیں
جو معتقد ہے بڑے طہار سلیم کا

حس نگہت گل جنبش حق کا کل جانا
پالغ محبت سے مشکل ہے سنبھل جانا
سینہ میں حول تڑپا دہری تو دیا دیکھا
اتنا تو نہ گھبراؤ راحت ہیں فرماؤ
اپل وہ حویاں آ یا کہا کہا ہیں شہیا
کیا ایسے سے دعویٰ ہو خوشتر کہ نہ تو
نہ ظلم کرم جتنا تھا ورق ٹا اکٹھا
مور و کی شناخو الی وغیرہ کیسے مالو
کیا باتیں سناتا ہے وہ جان بھانا ہے
عشق انکی ملا جانے عاشق ہو تو بچا
سطلاب ہے کہ و صلت میں باہوئیں نہیں

اے باوصیا میری تو کروٹ بدل جانا
ادب ریکی صفائی پر اس دل کا بدل جانا
پھر پھل گیا کہ میں ناخدا کا بھل جانا
تکھ سے مر رہا تو کھ اور بھی کل جانا
تو نہ کہیں سکھلایا قانو یہ نکل جانا
اظہارہ قاتل کو احسان اجل مانا
نکل ہے فراح انیا کہا بدل جانا
رہا کہ ہے نادانی باتوں میں بدل جانا
پالی میں دکھا ما ہے کافور کا بدل جانا
لو محکمہ اللہا نے سووے کا خلل جانا
اس کر می صمد میں ابدل نہ گھل جانا

وہ لہنے کی طاقت ہے یار یہ ہے
اتنا ہی غنیمت ہو ہر مومن کا - جہل جانا

کسا تم طہر لو اوردی ہے اور ہو
مکہ مہاسم کسین الطاف کیا ہوا

رہم کا یہ ہے قاتل کا سر ہے
رہم کا یہ ہے کمال پہ آیا ہے - ہو

بوسہ دم غنیمت لے لے لے لے لے لے لے
دل جو رہا جیت نہا لے لے لے لے لے لے
کس دل تہی اس کے دل میں نہ لے لے لے
یہ ہے کہ تو غم سے حالے لے لے لے
جی جادہ کی ہو لے لے لے لے لے لے
جی طس وصل جو لے لے لے لے لے لے
روہ جہا کا ذکر جو طس میں لے لے لے
از کیا تہی وصال میں لے لے لے لے لے
عیش و سرور با عشق لے لے لے لے لے

آؤ
تھا میں ایک سدا حالہ نیچا
جی حالہ ہو گیا ہے رام جی
سے سدا سے سدا سے سدا سے
وہ کیا ہے جو سدا سے سدا سے
اسات شفا سے سدا سے سدا سے
سار جوش الیحات کا ہے
سدا سے سدا سے سدا سے سدا سے
سدا سے سدا سے سدا سے سدا سے

سبکدوش سے جس روتار نامم سے
اچھ روتار عتیق رہاں لکھی گئی

جھٹیا اور دیکھ کا چاند ساون ہو گیا
نرس گل روجوٹا دہ بھی گھس ہو گیا

اور کی چاہت کا کوئی جب کہا مہر خیال
صفا تھا تو صفت کا مہر نوں ہی صفا تھا

تب مجھ سے کہے ہم رابطہ دشمن ہو گیا
بدگمانی سے زری اس میں ہی رابطہ ہو گیا

مومن دیکھ رہے کہ تہی سی اھیار
ایک سنج وقتہ تھا دہی رہی ہو گیا

قلوب میں نہیں ہے دل حوصلہ اپنا
لیکے جرم ہم ہیں نہ ناقوس کلیسا
مٹا زور نہیں عم شہا سے درار آہ
لجھا تہی ہی اعیار کل تانے ہیں ماہر
تھے دشت میں ہمراہ مرے آبلہ چن
ہیں حال کو چھوٹے ترے قدر سو کر اہنم
روہ ہوا اے دل مر رہا اگر چہ
صورت وہی عظمت وہی گردش وہی آ

اس جو پھر کرتے ہیں تھے گلہ اپنا
بھر سنج رہن میں کیوں غفلہ اپنا
طہاں سے ہے انتر شہری متعلہ اپنا
رخصہ دریا رہے ماسا سہ اپنا
سو آس ہی با مال کا فاصلہ اپنا
روہی میں گرا اہی کریں فیصلہ اپنا
کھا شور قناعت سے فزول لولہ اپنا
سراں ہیں کہ یہ جہر ہے یا آملہ اپنا

الاصاف کے حوٹار ہیں نہیں طالب درہم
تخسب جس ہم ہے مومن صلا اپنا

رارہاں رہاں اعباز تک رہ ہو گیا
السد سے نا توانی جیش مت قلوتم میں
روہ تے تو رجم آیا سواں کے روڑ تو
عاقبت سے بہا کر قتل ہد و کا فر وہ
معت اول جس میں عا سوت ہے حال دیرری
لے کتہ رنگہ خوبی کہ کام کا کہیں تو
تہی خار راہ تیری تر کا گئی یاد رہشپ
عنّت مساعدا و کے عیاد رہد کہیا

کہا ایک ہی ہمارا حبلہ یاد نہ رہ ہو گیا
یابن سے سر و کھابا دوار تک رہ ہو گیا
اک قطرہ جس بھی یتیم حو سار نکت رہ ہو گیا
پیغام مرگ ہے ہر ہمارا تک رہ ہو گیا
قاصد فراساں اقرار تک نہ رہ ہو گیا
تھا گل ولی کی دستار تک رہ ہو گیا
ما صبح حو اب جہنم سیدار تک رہ ہو گیا
یابن سے یار تک نہ رہ ہو گیا

غیر ان کے اگر چہ تیری نہ مانیانی
جنگ اصل کا صدمہ دوجار تک رہ ہو گیا
مومن ادب سے ملے دی روتی گیا
ولیت ہم میرے اسرار تک نہ ہو گیا
دیگر

دعائی ہوساعت دم کتنی ہے ہمارا
ہو دوست ہمارا اسود کس ہے ہمارا
یہ گاہ رہا ہے ہی میں کم اور کتنی دل
نہ کوہ کچا اب میں چوں ہے ہمارا

دو چھوٹے

ہوئے نہایت صل کی تانہ
جو تھے شادی و سو پیر چہ ہمارا
سناٹا باریک تیار دو دو مکان نے
سناٹا نہایت کوشا ہے ہمارا
حوالہ نہایت چھوٹے چھوٹے ہمارا
دینا نہیں صحت چھوٹے چھوٹے ہمارا
رنگہ دن دشت میں ناس چھوٹے ہمارا
رنگہ سیکر ہو ہوا زہر ہمارا
فصیح سیکر ہو ہوا زہر ہمارا
سویا دشت کو بچنے میں ہمارا
آغشتہ کول کو بچنے میں ہمارا
ادب کے حلا میں دامن ہمارا

کہتے ہیں گشت اپنی کئی اسکے دم سے تھی
 نفرت تھی اس قدر کہ نہ ٹھہرے دھیمی
 یہ درد و فاسے ہو کپکپا عاشقی
 وہ عکس زلف چشم بدو میں ڈرا ہوا
 تنگی وہی رہی دل صد چاک کی ہوا
 دشنس جو ہم ترانہ بلببل نہ ہو سکا
 پاؤں دراری شب، کا کل نہ ہو سکا
 کیا ناز بیکہ کہ ٹہرے نہ ہو سکا
 نظارہ چھہرے جانہ نہ ہو سکا
 یہ عجیب یاس باقی مگر گل نہ ہو سکا

ہجر تباہیں شکوہ ہے مومن تلاق نہ رہ
 علم یہ حسد ام خوار تو کل نہ ہو سکا

شوق کہتا ہے بے حیا حانا
 شعلہ دل کو نار تابش ہے
 شوق بے دور ماش ادا کو
 گلے گلتا ہے دم بدم مجھ کو
 اسکے اٹھتے ہی ہم جہاں سے اٹھتے
 گھر میں خود رفتگی سے دھوم مچی
 پوچھنا حال پار ہے منظور
 مہر اترے گلے سے جو اس بن
 دیکھو دشمن یہ تم کو کیا جانا
 ایسا حلوہ ذرا دکھا حانا
 اس کی محفل میں مر رہا حانا
 طوق گردن سے کیا خفا جانا
 کیا فیاض ہے دل کا آسانا
 کہو کہ ہواں تلک مرا جانا
 سینے ماتھ کا عجب جانا
 محکو باروں سے مار سا حانا

شکوہ کرتا ہے لے پیاری کا
 تو لے مومن نون کو کیا جانا

اس وسعت کلام سے جی تنگ آگیا
 ضد سے وہ پھر دیکھے گھر پر چلا گیا
 یہ صعب ہے لودم سے کتک چلا گیا
 کیا پوچھتا ہے تلخی اُلفت میں بند کو
 کچھ آنکھ نہ دیکھو تھی آنکھیں کئی گز
 سر لگا رہی ہے یوں گویا تھے وہ
 آنکھیں جھٹھوڑتی تھیں گہرائی انتہا
 صلی ہے جاں آتش جس پوش دیکھ گیا
 ناصح تو میری جان نہ بول گیا گیا
 سے رشک سری حال گئی تیرا گیا گیا
 خود رفتگی کے ضد سے چکھو غش آگیا
 ایسی تولد نہیں میں کہ توجہ جان کہ گیا
 جی اک ملائے جان ہوا اچھا ہو گیا
 کیا سورج کر قتب خوش آبا جھا گیا
 کم ہونا دل کا وہ مری نظروں سے گیا
 حلوہ ہے، حلوہ و کوئی حلوہ دکھا گیا

اس گل کو بے نیاز رہم دھیمی
 کسی سحر کاری خلک سے پوری ہو
 آتی ہیں بھلا سے بھلائی سن گیا
 اس ہر دین کا حلوہ انہوں سے
 آتا تو گرم گرم دیکھیں حلا گیا
 کچھ خاتمان خراب کا گھبراہل
 وہ مارے غیب کا مے آہیں لگ گیا
 قیامت
 مہدی لکھا تو ہے بہن سب
 کیوں بے خوف سے سر پہ لگ گیا
 بے غم کی آنکھ کا نیلے ہی جان گیا
 بزم کو یاد دلا سو آگیا
 دیکھو
 وہ نہیں شے مارا تک
 مجھے ردا سے جدا ہے جس کا
 دیوان ہے عجب کے شعل کا
 موت و بجا بڑے خاص کا

<p>چشم انسان کی مانتی نیست آدمیان مست سے حقیقت ان کی کہ گواہ شیں نہ سنا زار تک آئے ہر جہاں تجربے میں اب اس کو کشتی میں کہ جہاں ہر دم سنا زار تک آئے ہر جہاں بہار کی گنجین کا دایرہ زار جس کی ہر گنجین کا دایرہ زار جس کی ہر گنجین کا دایرہ زار جس کی ہر گنجین کا دایرہ زار</p>	<p>سبب آشفستگی کا کل کا ہیں ہوں کستہ ترے تجاہل کا کہ حرکت ہے خندہ قفل کا اوڑ گیا رنگ بوئے سُنل کا ہیے دعوے کیسے تحمل کا ہو گیا گل حیرانِ ملب کا</p>	<p>ہم کسی شانہ میں سے پوچھیں گے لاسن کس کی ہے یہ عدد سے نیوچو حال سناٹی سے کہہ کے روتا ہوں نگہت اس زلف کی صبا میں نہ ہو جلوہ دکھلائے تا وہ پردہ نشیں نالہ شب نے یہ ہوا باندھی</p>
<p>دل قاتل محبت جاتا نہیں رہا وہ دلوں کو حوس و طیلاں میں رہا کہیں طبعی جلال سست ترکان ہیں رہا تہذیب ان کے گرجوئی اسروں سے جی دل جیتوں سے مادہ حال نہیں رہا صبر و تحمل و قلع حال ہیں رہا</p>	<p>جیلہ بنے حودی سے ہے مومن توڑنا ہم کو شیشہ دل کا</p> <p>ہیکسٹ میں یہ سمجھا کہ دراموشی ہوا میں کہی آپ میں آیا تو وہ بیہوشی ہوا خندہ زن باد بہار کی وہ گل گشت ہوا کہ وہ مہر و مے ماتم میں یہ پوش ہوا عاجز احوال زلزلے وہ ستم کوش ہوا اپنے قاتل سے حوا فکا کہ تیرا ہوا کہ میں ہمدوش ہوں گے غیر بھی ہمدوش ہوا کاسہ عمر عدد و حلقہ آغوش ہوا</p>	<p>اشک اژدہ اثر باعث صد حوش ہوا جلوہ آرای رخ کے پیئے مے نوش ہوا کیا یہ سینا مبر غیر ہے اے مرجین ہے یہ غم گور میں رخ شب اول سے روپا مجھے پشیم گنہ خود خود آڑتی ہے آفریں دل میں رہی محروم کس سبب در دشاہ سے ترا مختار کت حوش ہے وہ ہر خالی تو بھالی بھری لودہ بھری</p>
<p>دل قاتل محبت جاتا نہیں رہا وہ دلوں کو حوس و طیلاں میں رہا کہیں طبعی جلال سست ترکان ہیں رہا تہذیب ان کے گرجوئی اسروں سے جی دل جیتوں سے مادہ حال نہیں رہا صبر و تحمل و قلع حال ہیں رہا</p>	<p>تو نے جو قہر خدا یاد دلایا مومن سنگوہ جو رہا تہان دل سے درغوش ہوا</p> <p>اُس سچا باب ماہ سے بروہ اٹھا دیا دل گرہوں سے اسکے کا جلا دیا کیا ناصح سفیق نے فروہ سا دیا آب حیا سے حلقہ صبر کیا سا دیا اُس شعلہ رو کو سینہ سے میرے لگا دیا میری ہر تہ زلزلوں سے مدد کر دیا رہنہ دیکھتے کا تھا۔۔۔ شاہ کا دیا</p>	<p>جلون کے درے محزون پر گرا دیا برق آہ کو حوی سے کہا سکر دیا مراتے ہیں وصال ہے انجام کار عشق دہونا ہے عہد نامہ غیر ابا حال رکھ تا تیر سوز دل کرہ اربے مگر شاہ شاد ہوں کہ وہ۔۔۔ تھکام تر دیکھنا نہ میرے۔۔۔ نالہ ازرا کرارہ نے</p>

گرمی میں کم نجت وہ بخیل ہوا
گرمی لے خودی ہے صہبہا میں
آسمان راہ پر نہیں آتا
ہائے وہ لاف ہائے خود کامی
اب تھا فل ہے دناں مگر گردوں
کستہ ریز رو ہے سوئے صم
انز حسن و عشق تھا بے مثل
العطش زن سید و بار عدو
آپ کی کون سی ٹھی غرت
آتش آہ لے اثر سے مرے
کوہی کے جواب میں حوں حوں

جب کو تھیلے آسمان ذیل ہوا
کون مشتاق سلیل ہوا
دعوے حفریہ و لیل ہوا
غیر ہر کام میں و حیل ہوا
مہرے آزار کا کھیل ہوا
نام پر میسر ا جبریل ہوا
میں ترا تو مرا عدیل ہوا
سیگہ حوں مرا سلیل ہوا
میں اگر برم میں و لیل ہوا
آسمان گلشن خلیل ہوا
اور ہی حظ مرا طول ہوا

ہائے مومن سہادت پے اجر
بہر و وصل صم فکیل ہوا

عصہ سیگا نہ دار ہونا تھا
کیا شب انتظار ہوتا تھا
کیوں نہ ہوتے غریب غیر تمہیں
مجھے خنت میں وہ صم نہ ملا
گر نہ تھی ایدل او سکے بھکی تاب
خاک ہونا نہیں تو کیا کرتا
ہرزہ گردی سے ہم دلیل ہوئے
مرگ شام وصال حراماں ہائے
اور ہم بے کسار ہے دشمن
نکودہ دہر پر کیا تم کو
ستم سے اھیتار حالان میں
صبر کر صبر ہو چکا جو کچھ

لیں یہی تجھے یار ہونا تھا
ناخنی امید وار ہونا تھا
میری قسمت میں خوار ہونا تھا
حشر اور ایک بار ہونا تھا
کہوں شکایت گزار ہونا تھا
اوس کے در کا خوار ہونا تھا
حجج کا احد شمار ہونا تھا
صمد جاں ستار ہونا تھا
اس تو بیکار ہونا تھا
آفت رور گھر ہونا تھا
کیا مرا اختار ہونا تھا
اسے دل بے قرار ہونا تھا

راں و شدر ہاں جا بجا ہوا
سما چھتر ہاں ہوا
دھک پاس ہی نہیں ہونے
یوں ہی دل کو تار ہونا تھا
جانب میں حیلے شرباب کے
جس بادہ ہوا ہوا تھا
یوں تیر بار سے ہوا تھا
میں شمع ہوا ہوا تھا
رات دن مادہ جسم ہوا تھا
یوں تیر بار سے ہوا تھا

نہاں

اثر اس کو در اہیں ہونا
رنا راحت فراہیں ہونا
سے وفا کھنے کی شکایت ہونا
نوبی وعدہ وفا نہیں ہونا
نکر اغیار سے ہونا معلوم
حرف ماح پر اہیں ہونا
کس کو بے وقوف ہونا
سکس میں کچھ مرا نہیں ہونا

<p>اکبار دیکھتے ہو مجھے غش حوا گیب مچانے کیوں صبح کے سوئے ہی ہجری میں گرم جواب شکوہ جو عدد و ر کہتا ہے ہر وقت نہیں کیوں غیر گز نہیں دہریاؤں آستان پہ کہ اس آرویں آہ</p>	<p>ٹھوٹے تھے وہ ہی ہوش ربانی تمام شب لکھیف کیسی کیسی اڑھائی تمام شب اس سخلہ جوئے ہاں حلائی تمام شب دن پہر بیتہ وصل جدائی تمام شب کی بچہ کیسیے ماحیہ سائی تمام شب</p>	<p>موسمیں ہمیں ایسے مالوں گھسے کہ کہتے ہیں اس کو بھی آج سندہ آئی تمام شب</p>	<p>یا بچہ کیا دینا سو اٹھ جاول گر کہتے ہیں آپ صطالہ بہوش کا گنگے پاعٹ ہیں ساگ ہے سحان تاثیر ترش و عشق کا جدرے لیے عمر کی ہی کہا کہ ہیں شانز کی چاہیے طراد سے کوئی دلگشاں سر کسید سچ کہو یہ کس سو وعدہ آج جاو گر کہاں یاس تو گویا نہیں تو حاشیے عمر و کیماس وصل تیریں کی تمنا کوہں کو کہا کہوں</p>
<p>سوداھا بلا ہی عشق پر رات سبت چھپکا ہے پیسہ رات سچے تھے یہاں ہاں رات سچے تھے یہاں ہاں رات سچے تھے یہاں ہاں رات سچے تھے یہاں ہاں رات</p>	<p>نوک گیا بیابانی ہم کیوں ہاڑکتے ہیں آپ "نہ" آہ وہ مالن بے بارہ کہتے ہیں آپ ہم ادھر آئے ہینگ او دوسرے کہتے ہیں آپ آہ رات آئے ہوئے ہر گام پر کہتے ہیں آپ حد دل آئے ہاں ہاں کہتے ہیں آپ نوہ خود چٹے ہو گئیں آپ گھر سے ہیں آپ میں رو کوں رو کسے ہو چکر گزرتے ہیں آپ سوئے نہ مالن سے اراں نہر نہر کہتے ہیں آپ</p>	<p>دل کسی رت کو دیا سے حشر ہاں وعطاسر اکوں پیمن کو دیکھا ریکینہں آپ</p>	<p>کیا دیکھتا عسی سے ہو غش کی گھر بے ت وں توہ نہ زچہ لوش بہاں ہیں آج رات یہ کیلے زرد چیرہ کا اب دھیان سدہ گیا آوارگ پہچاٹتے سو و تاکہ دیک ہم فیماں کو ہاں ہیں سہیلی ڈیلیں اس رات گلچہ ہاں تاکہ کس پہنچا کس کو کھلا لعل یرقان کا اسے یہیہ ادل ہاں یہ سیرک خون</p>

<p>بگڑے حوہ طعن غیر یہ رات سوت آئی تھی فقہ مختصر رات</p>	<p>کیس یو جو ہو منکر و کبہ رآہ یہ بات ٹھہری کہ مر گئے ہسم</p>	<p>لو چارہ سار حضرت عیسیٰ کی ہون جس نے وہی ہے زبیر شفا عت افسوس کہ میں نے غمی نہیں اسے اور حضرت کو پہنچا ہے کی وقت یہ نام ہو چلا میں نے غمی نہیں ارک نام وہ ہسم سنگدل ہوا روشن آنے کا دایم و الشاد</p>
<p>اے گھر میں ہے عیش خلد مومن کیا جانے کہاں ہے دن کد رات</p> <p>اُسی بارے موثر خیمہ ان کی شکایت کی ہوگی فلک نہ مہر۔ افساں کی شکایت کرتا ہوں میں سوز غم سہاں کی شکایت دل ہی میں ہی بخش جاواں کی شکایت کس نہ سے کرہوں دلوں کا کی شکایت ہی بہی زلف پریشاں کی شکایت کرتا ہے کہاں میں کوئی احساں کی شکایت سننا ہے اثر کب سرے درماں کی شکایت گرائے نہ لوں پر مرے زنداں کی شکایت جاے دم کہ سجا ہے پریشاں کی شکایت کیا تو نے ہی کی ہی نہ ہر ان کی شکایت</p>	<p>کرتے ہیں عدو چل میں حرماں کی شکایت یوں کر نہ تھو کہت لاناں کی شکایت اے پردہ نشین جلوں آگہا کو نہ پہچانے ہم ہا کہیں ہی ٹپکیے لکیر نہ ملے وہ پامال ستم۔ مل ناکام کے ہاتھوں ہر شکوہ انہی ہوئی تفرہ نہ سمجھا ہے کیلئے مجھے آئے دل سینہ کا شکوہ کیا باب احاطہ یہ گر رہو وہ عاکا اے سر جوں دوسرے رماں نہ ہو چکا کوں طعنہ سمجھ کر بچہ شکریہ کا کسو ایسے اوشع زمان کاٹھے ہیں لوگ</p>	<p>روشن آنے کا دایم و الشاد</p>
<p>حوالہ ہستی کو بٹوں کا مانہ پایا موتوں کی جگہ کو کر ہوا کی شکایت</p>	<p>روایت السہا</p>	<p>روایت السہا</p>
<p>ایسے کہا کہ مرے تھے ہر تم پر کہا عبث تعب کو خال ہے مرے آزار کا عبث صد شکر خبر ہو گئے اُس سے خفا عبث جہاں لو کیا ہے پردہ بھی جو راعبث ہم سے وہاںے رد کی ہے وفا عبث کہتے ہیں ایسے مالہ کو ہم نابسا عبث اچھے ہے مالہ مات پنے لہنہ و راجب</p>	<p>اظہار شوق شکوہ انرا س ہو دھا عبث میں ایک بھت جانوں گرد و گولہ عبث دھا میرے لطف نوچے افزائیں الم ایہ ہر و تر ایس تو ہر گرہ جھپ سکے اسد وعدہ بھی تو نہیں رو رہی عبث ار صعب میں نوستہ رہتا ہوں تلک عبث کیا ایسے دو دل کا ہی شکوہ</p>	<p>ایسے کہا کہ مرے تھے ہر تم پر کہا عبث تعب کو خال ہے مرے آزار کا عبث صد شکر خبر ہو گئے اُس سے خفا عبث جہاں لو کیا ہے پردہ بھی جو راعبث ہم سے وہاںے رد کی ہے وفا عبث کہتے ہیں ایسے مالہ کو ہم نابسا عبث اچھے ہے مالہ مات پنے لہنہ و راجب</p>

چھ بچوں کی جس سے پر وازہ کی پر سے باند کر
 نادم ہوں کہ گری پائی نامہ بر سے باند کر
 کیا فصل کو مر سے کر نکلے ہی گھر سے باند کر
 بیٹھے ہیں روزن و پور اند و دان کر
 کہیں کہول سے پٹی حری زخم جگر سے باند کر
 و قصہ کی رائے کو تا نظر سے باند کر

مؤمن۔ اچھی منزل کا سنبھلنے پر رور و شور
 کیا کیا مضامین لائے تم کس کی زبان پر

چائے سے صبح رہ گئے سیناں دیکھ کر
یا یا جو دمنوں یہ تیرے پاس غبار
یہ تیرے کا مٹی گہرہ کرم دیکھنا
تو یہ کہاں کہ رت باطن کہ یہ ہوش تھے
اوٹھی یہ بغیر بھی رہے کو چہ سو تو قتل
روئے وہ تیرے حال یہ میلان کیوں آو
سوفی وہ حال دیکھ کر آبا بعد و کسے گھر
ہم سے تیرے عشق و دوس آخرا نہیں

طالع ہمارے چوکے پڑے ہیں اور اس کو دیکھ کر
آکھیں چاہتے ہیں کہ اس کو دیکھ کر
جس سے رو دیا نظر آئے ہے وہ دیکھ کر
غش ہو گیا میں نے اس کو دیکھ کر
ہم سے رو دیا اس کو دیکھ کر
آکھیں ہی کھل گئیں اور نایاب دیکھ کر
سوچا کہ کچھ عجیب ہے ہمارے دیکھ کر
وہ ہم سے کچھ ہے اس کو دیکھ کر

میں نے یہ سنا، کہ کہا کہ تقاضا ہے علوہ ہو
کا ہے وہاں میں دین کے آداب و یکجہ

یاد آگئی گرمی صحت دلائی ہے بہار
لوہ و صحرائیں پئے فرح پہر الی ہے بہار
اہل چکی زرگس کہ شرمالی ہی جاتی ہے بہار
چلہ لال ریشیوں کو دکھائی ہے بہار
آند آہ ہے جہن میں کس سمس ادا کی
حال نورج کھسٹال کو خزان فہمی کیا
سہ حراں میں بی بی حق ہنوی کیا گیا

[illegible][illegible]

<p>دل کو مرے گھر پہنچے جس کو جھکے کرے مارا آتش نولے تو دیاں لگائی ہمدی پان دل میں جلی جگ پر تو میت آپیو میری جگ پر تو مرے ہے ہر مارا آتش دیکھتے ہے نواور جلی سے دلیں اسے دباہ اشکبار آتش پاؤں پہاڑ ہے اکبار آتش</p>	<p>لعل ٹڑپتے ہیں ترے لعل کے آتش ہیں جھج اقرار سے قاتل کے آتش پیلے سے رنگ ماندھے ہیں محل کے آتش یار و دغاں کرو کچھ بل بل کے آتش یر و اسے شمع شعلہ رس مائل کے آتش گل جامہ دریں گور عدا دل کے آتش</p>	<p>نہ غیرت و وفا کا ازہ ہے کہ بواہوس کیا دعویٰ آہ حب نرنا میں ہی کس لیے لے فتنیں ترے نالہ کی عسرت کو کیا ہوا مرا نہیں تا موتی سے عدوئس وصال کی کہا کیا چلے ہیں نرم میں پنجہ سے جب پھر ہے تو ہی یوفا ہیں ماور تو دیکھ لے</p>
	<p>کار ہے کول ہم ہیں سے مومن صہری ہے نو کنہ کے آس یاں تو ہیں دل کے آس یاں</p>	
<p>نیا چاہیں دیکھو کہاں بید تھیں مگر آئے عش تو بیک صورت خواب دکھلاؤ عش نہاری کہ درت سے ہوتی پاکی کیا اوسے گل سے مداد اے عش نہ طیر سے لے آئید کو دیکھ کر وہ اتنا کہ دیکھیں مٹاؤ عش بقا مت جوں میں ہوں مارک دیا نہ لیون کہت لکے آئے عش</p>	<p>کھل گئی غم کے مارے حال ہوں جی کیا بولوں ہی را لگان افسوس سکے کہتا ہے وہ کہ ٹاں افسوس نولے الفت کا امتحاں افسوس آگئی ماحیں مسراں افسوس مرگ کرتی ہے ہر ماں افسوس عمر سے ہے وہ بدگماں افسوس دل سے آیا نہ تازیان افسوس رار رہتا ہے نہاں افسوس</p>	<p>کہا کہا جی ختم چہاں افسوس میر سے مرے سے ہی وہ خوش نہ ہوا سکہ آزار غم کا جو کروں مرے ہم عیسر چھوٹے نہ کسا گل داغ خون کھلے ہی نہ تھے کت نہ رور عیسر کا اوس کے یوفائی ہوئی وفا کا سب مرگ یرا ہے ناٹوان کے نرمی موت ہی ہو گئی ہے ہر وہ نہیں</p>
	<p>تھا عجب کوئی آدمی مومن مرگ کیا ہی بوجھاں افسوس</p>	
	<p>روایت افسوس</p>	
	<p>کیا کہا ہی جلی ہے بار آتش دل کے ترے اب سجا آتش ٹڑکائے کوئی ہزار آتش اسے مار شعلہ مار آتش اس نام یہ حال شاد آتش</p>	<p>کل دیکھ کے وہ عذار آتش کھو بکات غم لے جی کو کھلے ہو وے نہ مقابل تھن دل ہاں سبہر دکھائے گا کہیں تو اگر سے تیب گرمی محبت ۴</p>

ترے بال لاکر سُکھائے کہیں	کہ غش ہو گئے چارہ فرمائے غش
نہو جس کہ میرا خیال و فات	لو کیا اُس سنگر کو پر وائے غش
خیر کو مری تم کہاں تک رہے	یہ حالت کہ عشق بر چلا آئے غش

حد الی کا جلوہ ہے لکھنؤ میں کہ تو	گراؤں سے کو رکھتے تو ہر جائے غش
-----------------------------------	---------------------------------

روایت الصدا

روز ہوتا ہے میاں غیا کا اپنا اخلص	جہنم بد و ور تھیں ہے ہی ہے کیا اخلص
غیر کرتا ہے میاں مجھ سے تو میں کہتا ہوں	مارے اتک تو نہیں تجھے مراسا اخلص
غیر سے لطف کی مائیں ہیں مر و فطرت کو	و ستی کہتے ہیں کہ وہ تمہارا اخلص
ہم یہاں سورہ اخلص کا پڑھتے ہیں عمل	ار رٹھتا ہے وہاں غیر سے ار کا اخلص
جیسے مل ورنہ قیہیں سے ہیں بکدنگا	و شمی اکی تری اور وہ پہلا اخلص
جنس لب کی تری یو تجھے کو کیفیت	پیر سے بیمار سے کرنا ہے سچا اخلص
اس سنگرے سادٹ کی لگاؤ ہی رہی	تائے سمت مری کچھ کام نہ آیا اخلص
یہیں قل کمری خاطر سے ٹھہرنا دین	ظالم آخر تجھے مجھ سے ہی ہے اخلص
جاہتا ہے دل اُس سگ فلیا ہے پچھائی	سرسے ناصح کا ہے وہ ایسا رالا اخلص
اب اونہیں گتے ہیں ہم جہاں ہر شکر	حکو کھیتے تھے سدا، سدا اخلص
موت ہی آہ بھری ماس ہاڑتہ ہجر	رج تو نہ ہے کہ ہر روز ملے اخلص

مومن اس نہ ریا کی ہے یہی کہا بدتر ہے	اُس بُت و شمس ایاں سے ہارا اخلص
--------------------------------------	---------------------------------

روایت الصدا

جیسے کہ کہاں تب واع مگر سے مضی	گیجیں کو کہ ہوا شخ مار و رہے مضی
لہا دنگا مگر کہ سبہ و دیکھ لے	انتا ہوا خدمت اہل لطر فیض
یاد فط شکاریں، ہم زہر کو ادا رہے	کیا اس رنگی کا ہوا پتہ ہر فیض

ماہی کرم ہو تو غش ہی ہے ہر
ہو تو غش کا چھوٹے سے فیض
سکھو تو اسے کہ غش ہی ہے
میں کو اس کا حاد وایتہ دیتے ہیں
دیکھو تو غش کی کھیلوں کا مال ہے
ست بطور کھیلے ہر لطف کا مال ہے
نوبتی میناں ہوا دعا کا مال ہے
نہاں یہ اچھا نام آہ حب نہیں

الصلوات والصلوات
روایت

جاری ہے یہاں
میں سے یہاں
کیا کہ نہ کہ یہاں
سکھو تو اسے کہ غش ہی ہے
میں کو اس کا حاد وایتہ دیتے ہیں
دیکھو تو غش کی کھیلوں کا مال ہے
ست بطور کھیلے ہر لطف کا مال ہے
نوبتی میناں ہوا دعا کا مال ہے
نہاں یہ اچھا نام آہ حب نہیں

ان ماناں اچھا لکھو تو غش
کائنات میں سکھو تو غش
میں سے یہاں
کیا کہ نہ کہ یہاں
سکھو تو اسے کہ غش ہی ہے
میں کو اس کا حاد وایتہ دیتے ہیں
دیکھو تو غش کی کھیلوں کا مال ہے
ست بطور کھیلے ہر لطف کا مال ہے
نوبتی میناں ہوا دعا کا مال ہے
نہاں یہ اچھا نام آہ حب نہیں

<p>اک سرق تہی جلال ہوتی رماں شمع یروا نہ کیا محال کرے آفتان شمع اس ہلکتی رماں پہ دیکھو سیاں شمع روتی ہے آپ شمع گرتگاں شمع من لے لوگ کرتے ہیں قطع زبان شمع بچے روان شمع ہے اشک ان شمع ہے اشک شمع و شعلہ شمع و دھال شمع فالوس سے سنا ہے یہ راہاں سے دیکھو نہ زندگی ہے سراماں سے</p>	<p>کس خطر شرار فغان ہے محال شمع دل گرمی فریب پر ہی میں تاروں روش ہے اہل سرم یہ شکوہ جسم کا آتا ہے سکیوں یہ تو حلال کو ہی رحم مجھ سیکر کے قل میں کیوں سوچ دیکھ ہے تار کر یہ تار نفس اہل سوز کو دع حدائی در و ندان در و رولت او کو بھی کوئی بردہ نہیں ہی ہلاک سب گرمی نفس کی ہیں اعضا گداریاں</p>	<p>وہ سوچتے ہو کہ کیا نہ ہو تھے نہیں ہیں حال کے میری باج رہیں اوطاق کے سے کوئی جس سے کچھ ہے ہمارے حق جس سے اس ہر حق کے حلوہ زبان کیوں ہوں یروا نہ کوئی رات نہ آیا نظر چلے کیا لے لطف تہی صدائی شمع گر ہے آتک سے ہو لودہ گر جاع ہم پیتے کے ہے سانس ہر دم در علاقہ ہے ہر گھر میں ہر دم در</p> <p>اعین و العین</p> <p>کیا ہر کسی کے جہہ کی بات ہو دایع و اوس نری جس جاع عجائز کرتے ہیں ہر جاع عجائز کرتے ہیں ہر جاع عجائز کرتے ہیں ہر جاع عجائز کرتے ہیں ہر جاع عجائز کرتے ہیں ہر جاع عجائز کرتے ہیں ہر جاع عجائز کرتے ہیں ہر جاع عجائز کرتے ہیں ہر جاع</p>
<p>اک اور پڑہ وہ مومن شعلہ زبان غزل حل حائیں کے رشک سے حاسد ساں شمع</p>	<p>محفل و در حق تہی و اب نہاں شمع کھا شجر اے خانہ و تہس و شعلہ و اے سوز گر یہ آگے ترے آں تاک کے صحب میں ایک ات کی کیا محو ہو گئے ہوئے تری راکت و گرمی کو کیا محال ہوں دایع بدگامی دل سکھ یار یہ حیرت و راہ جس بہت کیا تم اگر کر دیکھ لے ریح عرف آلودہ کو ترے اتک نہ سوز دل ہے کہ سرے لزار پر</p>	<p>لاہین نہ ناب حرف تان کاواں عرق پروا نہ کو تحسیم ہے مومن رماں شمع</p>
<p>یروا نہ جل گیا کہ نہیہ را رواں شمع کما کیا اجلا ہے صبح لاک جی ساں شمع بالی کھر ہے حلوہ آفتان شمع اوس سرم میں کھر کوہ یا یات ان شمع ہر چند موم سم ہے اور شعلہ جاں شمع یروا نہ کو سادہ دلی سے کمال شمع تہم جائے تری سرم میں اشک ان شمع کھلے سوز رشک سے ناسخو ان سے ماں ہواں کی حاسد و خاں شمع</p>	<p>لاہین نہ ناب حرف تان کاواں عرق پروا نہ کو تحسیم ہے مومن رماں شمع</p>	<p>روایت العین</p> <p>طالم حلا ہے میری طرح عمر ہر جاع ہر رستہ قبیلہ جسم حگہ ہر جاع</p>
<p>مست کو نہ حال کھٹکا کہ جاع پروا نہ کیوں نہ ہوں رگ کے تہ</p>	<p>مست کو نہ حال کھٹکا کہ جاع پروا نہ کیوں نہ ہوں رگ کے تہ</p>	<p>مست کو نہ حال کھٹکا کہ جاع پروا نہ کیوں نہ ہوں رگ کے تہ</p>

<p>کہو آئے آئے عوتم کیے تو سیرج نہ مطلق شرم چھپے کی کج کی عورتی رہے مرنگا ہم کی کیا فانی کچھ مجھے وہ مٹھ سی وہاں میں محکروا فلق جو شیش کو رن کی کج کجوں تو مجھ یاد آئے تعلق</p>	<p>شبہ عہدہ جذبتی سے ہوئی انگشتیں سے ہوا کہاں حال میں جو آئی تو میری زندگی بڑھ کر پیشہ زندگی شکایتیں یہ جانا غیر کا دیکھ تو نظر ابر پر جو کہی ٹپے تو سال سے کاسا</p>	<p>کسرم معلوم ہے زین کا طعنہ درست ہے ایک کب تک عصر آتش میں ہے کب تک وہ کچھ خاک میں ہے کب تک کب تک عوتم میں ہے کب تک جان آتش میں ہے کب تک ہو لاش لیک دم جا کب تک روشن الکاف</p>
<p>سج تو لیں ہے رسی ملا ہے عشق وہ بہت لو لگے ہیں کیا ہے عشق کمر سے دل میں آجیا ہے عشق کھیل کسا سمجھ لیا ہے عشق چارہ گردو بے دوا ہے عشق دشمن آستنا ما ہے عشق تج کامی یہ با مزا ہے عشق دلربا حسن و حال رہا ہے عشق سیری کتی کا ناصدا ہے عشق ہم نہ کہہ تھے کیوں راہ عشق با وفا نہ وے وفا ہے عشق نام سے مرے ٹھاکتا ہے عشق نام دوزخ کا کہوں دہرا ہے عشق</p>	<p>تھر ہے موت ہے فنا ہے عشق از سخم ذرا بنا دینا آف جان ہے کوئی پر وہ نشیں لو الہوس اور لاف جاسازی وصل میں اخیال شادی مرگ سو جھے کیو مکر مرید ولداری کس ملاحی سرشت کو جیانا ہسم کو ترج تم پہ ہے پیچھے دیکھئے کس جگہ ڈو وے گا اب تو دل عشق کا مزا کسا ایہ جھ سے بہا میں گئی ہے میں وہ مجھوں و تبت آراہوں دکھ حالت مری کہیں کافر</p>	<p>قہیں دفراد و دامن موہن مر گئے رہی کیا وہا ہے عشق</p>
<p>روشن الکاف</p>	<p>روشن الکاف</p>	<p>استخان کے بیٹے جفا کب تک عسیر ہے جو فابہ خمر تو کہو</p>
<p>النفات ستم ناکب تک ہے ارادہ سہاہ کا کب تک</p>	<p>النفات ستم ناکب تک ہے ارادہ سہاہ کا کب تک</p>	<p>وہ کچھ</p>

<p>کہا کرتے تھے بیٹا! کو پہلے تاثر اکثر ہسم آئی روکتے تھے نالہ ستبگیر اکثر ہسم</p>	<p>ہیں یا قیہ اثر اپنا یہ غیرت کا اثر دیکھنا یہ اب کیوں پڑی چون گلستہ دل دن</p>	<p>ہم جو ہمارا خلا ہوا ہی غیروں کے سامنے جستہ ہے وہی بے کس گدگد کی گم سہ دھاتے ہیں یہ وہ بے کس گم کیا دل کو لے گیا کوئی بے کس گم کیوں ایسی کوئی بے کس گم لے ام آرزو کا تو دل کو نکالیں مومن انہیں جو یہ کہیں تھی ہسم جو پہلے دن ہی سے دل کا ہمارا ہسم</p>
<p>نہ تھی مسجد میں برکت ورنہ وہ ستارام ہو جاتا گئے مومن مسوں پڑھے پس سخیہ اکثر ہسم</p>	<p>کس چھوڑے ہیں اس ستم ایجاد کے قدم کیا فطرت سے صبح ہم کے سماں فغاں و آہ</p>	<p>تو اب ہمارے دل میں اس ستم ایجاد کے قدم کیا فطرت سے صبح ہم کے سماں فغاں و آہ</p>
<p>سر پہ ہمارا اوہیں حساد کے قدم جستہ ہیں ہر سکر رباؤ کے قدم ن ہو گئے کھڑے کھڑے سدا کے قدم لصوہ میری یوم لے ہر او کے قدم اوٹھنا ہیں ہے کوہ حساد کے قدم تاثر نے لے مری مرید کے قدم وہس جانے لے مسوں میں ناؤ کے قدم کیا سو گئی اہل تیرے سبداؤ کے قدم تیرے یہ وہ غاسق ناساؤ کے قدم</p>	<p>سے ہمارا اوہیں حساد کے قدم جستہ ہیں ہر سکر رباؤ کے قدم ن ہو گئے کھڑے کھڑے سدا کے قدم لصوہ میری یوم لے ہر او کے قدم اوٹھنا ہیں ہے کوہ حساد کے قدم تاثر نے لے مری مرید کے قدم وہس جانے لے مسوں میں ناؤ کے قدم کیا سو گئی اہل تیرے سبداؤ کے قدم تیرے یہ وہ غاسق ناساؤ کے قدم</p>	<p>تو اب ہمارے دل میں اس ستم ایجاد کے قدم کیا فطرت سے صبح ہم کے سماں فغاں و آہ</p>
<p>بااں ہل جہرت مومن بغیر ہوں دکھلائے یہ حد اچھے استاد کے قدم</p>	<p>بااں ہل جہرت مومن بغیر ہوں دکھلائے یہ حد اچھے استاد کے قدم</p>	<p>تو اب ہمارے دل میں اس ستم ایجاد کے قدم کیا فطرت سے صبح ہم کے سماں فغاں و آہ</p>
<p>پر کیا کریں کہ ہو گئے اجارچی سے ہم سہ دیکھ دیکھ دو قسم کس کی تھی ہم اضافہ کچھ پوچھو؟ نہیں آسہی ہم پشاد شکار سوں یہ مری مدعی سے ہم آن اور زور کرتے ہیں مطلقیت سے ہم گو ملگی اجہڑا گئے مدگی سے ہم کے تھے اہل کورن، ہم ہی سے ہم کو کر نکالے جا رہے ہیں اس کے سے ہم اور سوئے دسب کو گئی ہیں کچھ اچھی ہم چو کیوں غار کہیں آری سے ہم</p>	<p>ٹھانی تھی دل میں بات لیلیکے کسی سے ہم ہم نے خود پکھنے ہیں کس کو کی سے ہم مجھے نہ لولو تم اسے کہا کہتے ہیں بھلا میزار جان سے وہ ہوتے تو مانگے اُس کریں نام رنگ مدد کا ہم شوق صاحب کے کس اعلام کو آراؤ کر ویا سے روئے تل اور بکلا ہمار دل اں ماوا ہوا ہے ہی ہنہ جا راہ کہا گل کہ لکھا دیکھئے یہ فصل گل تو دور سہ دیکھئے سے پہلے ہی کس دن ضا تھا</p>	<p>تو اب ہمارے دل میں اس ستم ایجاد کے قدم کیا فطرت سے صبح ہم کے سماں فغاں و آہ</p>

<p>یہ تو چھپے نصرتِ صبح آپ کسے سمجھاتے ہیں کہ تو ناریاں ایامِ خزان اور بحرِ ان کچھ ایسے ہیں یا سہر و سحر گل سے گاہے جی بہلاتے ہیں دلدار لائے شوق سے کما کما ایسے ہیں گھر میں گھر میں پتھر پھینکے ہیں بخیر در کشکاک تھے ہیں</p>	<p>موتوں گئی بایں سے پہلے ہو تو سمجھیں باری کیا کہیں سے سہر و دوپہر موت درخانِ حین کچھ نفس میں ٹھیکے گاہے وقت میں تنہا ہی رہ شام سے پھر سو رہا تو اور ہم انیکے کوچہ کرے ہیں یا اور فزبری ہے نہیں دیکھتے سو بار</p>	
<p>یہ تو چھپے نصرتِ صبح آپ کسے سمجھاتے ہیں کہ تو ناریاں ایامِ خزان اور بحرِ ان کچھ ایسے ہیں یا سہر و سحر گل سے گاہے جی بہلاتے ہیں دلدار لائے شوق سے کما کما ایسے ہیں گھر میں گھر میں پتھر پھینکے ہیں بخیر در کشکاک تھے ہیں</p>	<p>کچھ کس بت کے دل میں جگہ کی کوئی ٹھکانہ اور بلا حضرت مومن اب نہیں کچھ ہم مسجد میں کھاتے ہیں</p>	<p>عشق نے یہ کیا خراب ہیں بس کہ پردہ لٹیں بہ مرتے ہیں کیسی حیرت سے اسے سبک وحی تب فرقت میں خاک چھپکے آکھ وہ جھانکس ہیں اسے فلک کہ کیا دم رنکے ہے بہشت میں تو کوئی غیر سے ہے وہ گرم محبت سے کس کی ریفوں کی بوسیم میں تھی حیرت کے واسطے نہ ہو پائے تاب اب کوئی کیا کرے علاجِ انفوس</p>
<p>یہ تو چھپے نصرتِ صبح آپ کسے سمجھاتے ہیں کہ تو ناریاں ایامِ خزان اور بحرِ ان کچھ ایسے ہیں یا سہر و سحر گل سے گاہے جی بہلاتے ہیں دلدار لائے شوق سے کما کما ایسے ہیں گھر میں گھر میں پتھر پھینکے ہیں بخیر در کشکاک تھے ہیں</p>	<p>کہ ہے ایسے سے اعتبار ہیں موت سے آئے ہے حجاب ہیں دیکھے ہے دبہ حجاب ہیں یاد ہے چشمِ نیم خواب ہیں اوس سنکر نے اتخا اب ہیں اوس کے گھر لے جلو شتاب ہیں کیوں نہ غیرت کے کہا اب ہیں ہے بلا آج تیج و تاب ہیں طعنه دیتا ہے اضطراب ہیں موت نے یہی دیا جواب ہیں</p>	<p>اے تب ہجر دیکھ مومن ہیں ہے حسرتِ آگ کا عذاب ہیں</p>
<p>یہ تو چھپے نصرتِ صبح آپ کسے سمجھاتے ہیں کہ تو ناریاں ایامِ خزان اور بحرِ ان کچھ ایسے ہیں یا سہر و سحر گل سے گاہے جی بہلاتے ہیں دلدار لائے شوق سے کما کما ایسے ہیں گھر میں گھر میں پتھر پھینکے ہیں بخیر در کشکاک تھے ہیں</p>	<p>اسے پر ہی ہم فلکوت کو دم دیتے ہیں جی ہم اسے شوح بے سرحد دیتے ہیں داو روئے کی مہرے دیدہ دم دیتے ہیں حاتمِ رسائی اعجاز رقم دیتے ہیں گہو کر شہد میں دتس مجھے سم دیتے ہیں جس پر دم دیتے ہیں ہم وہ نہیں تو جان</p>	<p>لاس پڑنے کی شہرت تب غم دیتے ہیں وہ بان آتا ہے تیرے منہ میں بلن لیے کا کرو باجاء اختیار ہو سناک حراب رگیزے رنگ سے ہم تو کہ وہ دتس کو خطاب سینہ بوسیت لب یار دلاتے ہیں یاد دم نہ لے اسے اثر آہ کہ سہل مہل ہوا</p>

<p>پھر کہو گے تم میں ہر جانی نہیں یار ہے وہ کچھ مت سٹائی نہیں کوں، مجھ کہا پاس رسوائی نہیں عرص عاشق کی پذیرائی نہیں گو داغ ہارہ مسرمانی نہیں چاہ کی اس تاک سراپائی نہیں</p>	<p>و سوئے حسن جانتہ اس قدر دیکھ منظر کوں نہ پھیرے دشتہ پھر گر نہیں ملے ملوں گا اور سے ہے دعا ہی بے اثر گویا کہیں ورہ دل تو سن۔ یہ ظالم ایک بار چاہتا قاتل کو ہوں روز حسینا</p>	<p>کیا ملاش نہ وقت تم کا تو نہ ہوگا سایہ سے فزانت آنے میں نذر ہوسوئی دیم آہم ہے فغان جو کو سے یار کا صور اسرا میں ہے قوی نئی کو کو نہیں باعث پیناں عالم گاہ باس ہے چشم حاد و گریہ کھلا دیا چادر وں مگر ہی توفی نہاد ہے تو کوئی جی مار خانے کاش کوئی کار ہو نہیں ہوئی گاہیں بہر ملک دل جانی نہیں دوبون</p>
<p>دور، نیلے کسی شوق اور عاتقہ ایہیں سہن کیا عجب بیان۔ تائیں سارنیا کہ یہ ناظر ہوئی ہے محان اسماں ہنیا کہ اکلدا، اٹھنے پڑی صرد، منہ رخا نہر ہیا وہ نو طار ہی کہا چلے دبا غن کی سہن اٹا کر، کہ ہو تو ہو ہی گر مراد سلیس ہیا یکہوں، اسلیم ایسے میرہ ہو گو سہر ہیا مرحبا کوئی کیسے کی ہوئی کھایے ہو نہیں</p>	<p>کو ہے چیخ کر کر میرے گہاں سکر ہیں اگر شہور ہوا نہ نہ ایسی بت پرستی کا سہن دم لیے کی طافت ملک ورنہ متا دیر تر، کا ہیہ سہوت ہوں ہر اپنی اس تر قیر رہ قیپ لوالہر کس رو نما مر تہہ کہ باہو ، سہیں اپنا دل اپنا، نام نہور، نہ چال، میری کہوں اگر خیر سے مت مل کو کو و طعن سے کہ کہ ذرا عجب تو جان میں وصال غیر بہر دم</p>	
<p>و رنیا، قی تاں اولاد اسے ہو میں ہے حضرت، الکی اس کا سب طبع مقدس میں</p>	<p>و رنیا، قی تاں اولاد اسے ہو میں ہے حضرت، الکی اس کا سب طبع مقدس میں</p>	

تو سحائے عشق بازی اور ہم نواں ہوں
بہستم کیا غیر کرنا وہ سچ بوجھ تو ہے
کیا کہیں کیا رہ گئے حیران تھک و یکہ
دست لوسی پر کرواں نفل اپنے تھک سے
اہل اقم ایسے روئیں کج طرح منہ ڈانک کر
ہم سے مار کٹل سننے کٹ ٹھک سکے سدا و ج

بے سجدہ کہتا ہے ناصح تو ہے کیا سچا ہیں
یار کے ناز بجا سے شکوہ بیجا ہیں
اگیا حل یاد اسے آئینہ رواپنا ہیں
سچ تو کہتے ہیں تیرا انصاف عیون کا ہیں
مرنے مرنے پاس تیں یردہ تکل غما ہیں
مر گئے مھسوں جو ریادوں سو جھما ہیں

مومن ال کا تو رکھا طے میں آخر خستہ بار
پشت کا بیت بھی حدائے کا ہے توں کہا ہیں

عیرے مروت ہے آکھ وہ دکھا دیکھیں
کس تلمک میں مار بید بچہ عیون تہیں
ما صبح انکھ گر عری شکل سے نہر ہے
کچھ ہیں نظر آتا آکھ گبتے ہی مار
غیر کو دکھاتا ہوں چاک دل تماشا ہو
حیتم دانے نامنا گرد ما حدائی میں
ویچھئے حد اک تک پہرہ دن کہا رگ
گلتکی لگا ہی ہے اب تو کو ہو رسوائی
کس سے اور کو رہا کسکی آکھ چکی ہے
دہم ماستنی سے تو یہ ستم نہ کرنا ہو

رہ تیرم دکھلائیں پھر در امد دیکھیں
صبح اوٹھ کے منہ کس کھنٹا کا دیکھیں
نوبی کم گاہی کسول ہمارے فاد دیکھیں
گرہیں انہیں بھرتے آئیہ بھی لگا دیکھیں
گر وہ روزن در سے انکر ذرا دیکھیں
کوئی آکھ گبتی ہے خواب صلی کا دیکھیں
ہار کو ان آکھ گبتی ہے غیور چھا دیکھیں
ناوہ گاہ سر دیکھیں تھک و یکہ دیکھیں
کہتا او سر آدھر دھڑلا دیکھیں
سکھوں بنگھاہ ترے حیرت کو سدا دیکھیں

نکلے آرد دہی مومن آہ حبہ فہر کر
صحن سے تھک ہیں ہم خاک پر پڑا دیکھوں

سرم ہوا کی مال و دم کی راکر کر
محبہ نہ اصال ہم راکر راکر
لیکھتے لکھتے سپاہی حرا آٹھاکر
گر نگاہ ناز کو منشی سے
دیکھ لہو سے کس طرح تو کیا بڑھ دیکھ لو

وہ سات ہر وہ ہم کیر کر کر
وہ تیار رہیں کو اساتھ کو کر کر
ہا مارا دل سے طرہ کر کر کر
وہ راکر رہتے ہو کر کر کر
وہ راکر رہتے ہو کر کر کر

مومن ال کا تو رکھا طے میں آخر خستہ بار
پشت کا بیت بھی حدائے کا ہے توں کہا ہیں
عیرے مروت ہے آکھ وہ دکھا دیکھیں
کس تلمک میں مار بید بچہ عیون تہیں
ما صبح انکھ گر عری شکل سے نہر ہے
کچھ ہیں نظر آتا آکھ گبتے ہی مار
غیر کو دکھاتا ہوں چاک دل تماشا ہو
حیتم دانے نامنا گرد ما حدائی میں
ویچھئے حد اک تک پہرہ دن کہا رگ
گلتکی لگا ہی ہے اب تو کو ہو رسوائی
کس سے اور کو رہا کسکی آکھ چکی ہے
دہم ماستنی سے تو یہ ستم نہ کرنا ہو
نکلے آرد دہی مومن آہ حبہ فہر کر
صحن سے تھک ہیں ہم خاک پر پڑا دیکھوں
سرم ہوا کی مال و دم کی راکر کر
محبہ نہ اصال ہم راکر راکر
لیکھتے لکھتے سپاہی حرا آٹھاکر
گر نگاہ ناز کو منشی سے
دیکھ لہو سے کس طرح تو کیا بڑھ دیکھ لو
وہ سات ہر وہ ہم کیر کر کر
وہ تیار رہیں کو اساتھ کو کر کر
ہا مارا دل سے طرہ کر کر کر
وہ راکر رہتے ہو کر کر کر
وہ راکر رہتے ہو کر کر کر

اے کجا اب انصاف کی پیر کو میں کیا جانیں
 کیا بھی ہے جسے صحتِ اختر میں
 ہوئی کیا بے بسد و عیش و آوارگی میں
 یہ وہ نہیں عیش و آوارگی میں
 ہوئی ہیں جہاں جلالِ برہہ وری ہوئی
 رخصت و درختِ جلالِ برہہ وری
 رختِ برہہ وری کی کھڑکی میں
 یہاں تری کچھ اور ہے نثارِ رخصت وری
 یہاں تری کچھ اور ہے نثارِ رخصت وری
 یہاں تری کچھ اور ہے نثارِ رخصت وری
 یہاں تری کچھ اور ہے نثارِ رخصت وری

جنت است الا ان طلعہ درمیدیں
 صبح کی آفتاب ہی نکلاوے سکھیں
 طلعہ درمیدیں صبح جنت میں ہیں
 گیارہ ماہوں کا کہ چھلکا کا چھلکا
 پانچویں دیکھو سر سے وقت قتل سے
 کھانسی کمر گردن اچھا شمع
 غنیمت کی حالت ہم رکت ہوا شمع
 جنت کا حق لیو کا ہو گئے ہمیں

قائے شوخ سائل کے کٹرے کٹرے ہیں
طاسم جادوی مایک کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں
کہ روزِ پردہ حائل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں
تو سگستِ سراہی یاں کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں
ہینسہ اک نعلین کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں

آہاں میں کسی فرس سے حادہ لگا رہا
ظالم ان دگر بہ اثر میرے آ رہا
بھیکار سے جذب شوق ہے ہوسلوا چاہا
نصف سال کیا کمال یہ آ رہا ہے ماہ میں
دو کیوں شرک پہ ہو مگر سے حال، ناہ را
اتنا کچھ آکیا حلل اپنے باہ را
ایہ ہر روشنی حوسہ روز سیاہ میں
جھک رہی کچھ مزانہ طاقتی چاہ میں
حادہ میرا ہے اسی بھارتی نگاہ میں
کہہ دے اگر ہو شکش داد خواہ میں
محبوب ہے جو عصمت یوسف نگاہ میں

پہ جلوہ ریز نورِ فطرت گر در راہ میں
 کیا حرم کھا کے غیر نے دی تھی دعا یِ دل
 مست کیجھو دہرائے میں کیا جانے کیا ہے
 اتنی صبیحہ تاب و نوری خوشید طلعتِ شان
 جانے دے جا رہا کترتب پہچان میں مبتلا
 ظالم وہ میوفا ہے عدو دشمن کے رشک سے
 اس میں چہ اس سے دعویٰ حسن کا، در نہنیا
 شہر میں یہ طعن تلخی سسر باد کوں کیجیے
 ہے وہ کتنی تو جہاد دشمنِ مذکر پہنا
 ظالم کہیں رو انہیں تاتقی سے احترام
 ہنسک نہیں گواہی اٹھا ہاں مستحبر

ہم نہیں چاہیں گی اسی سبب دہان میں
خون نل انا تھا مگر گورہ رخ طراز میں
آہ کے ہم خواب پر زکس مسم مار میں
انا مگر تو احسن ہوا عشق کے ایتنا نہیں

نہاڑے محل کہیں آیکے خواب میں
اوسے رنگ ہے عارض گلزار کا
کیونکہ آدھی آدھی سچا ہے وجہ کا
خضر و عیت وصل یار جانسی اور کو کس
میرا ہی ہم در اس پر قیاح کہ ہے

کیا ہوس ہوں کوئی غیر میں گرفتار یا نہ ہو
رویا نہ مالہ سے عرا مار ہر او نہیں
کس برا ہوس کے حال یہ رو یا وہ گلخندار
جانا حرام بھر تبان میں تو کیا گماہ
بے انتہا بیان حوصلہ و سہمی نہ نہیں
معلوم ہو نیز سہ ہی عالم کا حال ہو
بے حرم پا حال عدو کو کیسہ ماکیسہ
ہوں آساں فخر ناہ سے گرم گرم
نام و حال لیے سے ہوتا ہے مضطرب
ماضی کہاں ناک نری باتیں اٹھا سکوں
عاشق کشتی پہ تیرہ اگر لہو سس سہی

یہ شوخ حاسا ہوں کہ ثبات قدم نہیں
آیا ہے رحم کس کہ دماغ میں نہیں
حاررہ میں اب بخلت و صدمہ نہیں
پیر معان تلب ہر شے میں سقم نہیں
اُم حانتے فقہ وصل میں سج و اُم نہیں
میر اول دویم ہے یہ حام حم نہیں
مٹھکو خیال پوی تر سے سر کی قسم نہیں
اُس مہر ش کی سب سے آنکھوں میں نہیں
کیونکہ کہوں او سے مرنیکا غم نہیں
سچ ہے کہ مہ میں طاقت جو رہ نہیں
احر کچھ ایسی جان دشمن توہم نہیں

مؤمن سوئے حرم چہ نگاہ پوئے فکر ہیں
کیا اس زین میں قافیہ بیت اعظم نہیں

عجب یہاں خاموش بیٹھے ہیں عمر، کیسے فانی
دہن قاتل کو وقت تلوار کی دن کرتا پڑتا
سحق مردن کو کھس سامان نہ سرکار ہنسا
طی حشر ہو سیریں کام ستاری مرگ کہا
وہم عشق لار روسی داہر دل کیا کیا کھینچے
سرستھلا اور کھینچیں کھڑ رو کوئی کر دیں
اور دیکھ حرم ان مرہنت کس راہم نہیں
ہے گہبان گیر و ماں ناز غافل ہستک

قافیہ کیا تاکہ جو یہ دیکھ کر ہرگز فکر میں
 نہ آئے۔ لیکن یہ سب تو ان کی فکر کے فکری
 رجحان اور خود زندگی کے رول کے فکری
 جانکی سے بڑے تمام کو کھن کے فکری
 جان کے کھن کو تاراج چھوڑنے کے فکری
 جل گیا جو وسط آہ سطر کے فکری
 درج تو یہ چارہ داع کہیں کے فکری
 جی چاہاں باعث دیدار کچھ فکری

گرفتاری و ان دعا قبول ہے اسے مومن فی قہر
 چاہیے کہ وہ کسی طفل سرزمین کے فکر میں

کا ہے سے حرف اگلا گردش روکار میں
دن جو رہے تھی عمر کے جیتے رہی فرا میں

ہوں یہی وزارت ہے کیونکہ خزانہ ہائے
ملک میں آئی مرچیں تم سب انتظار میں

[illegible]

پہلوں سے روکی خاک کے اس شے کی گہرائی میں
 حال کا وزنی لگے ہے کسی جہول غنیمت میں
 آئی تو کچھ آئی ہوتی مادہ صاعدا میں
 لاکھ غفلت کی سہمی دہلی گڑھ کی گہرائی میں
 عقدہ ہونے پر ہر شے میں ہوتا ہے
 غفلت میں رہتی دہشت جہاں میں
 کات لے پھر کر کوئی جھپٹتے ہیں کہ میں
 وہاں میں مولوں آئی کتہ حذر اچھا
 قالوی یاد میں ہم وہ نہیں اچھا میں
 دیکھ کر

ہم جو کچھ کہتے ہیں سو مراد ہے کہ ہمیں
اس ہی کہے کو وہی اور کیا کہتے ہیں
یاں لے سق و غنا مر جا کہنے کو ہیں
آر و غنا سق ل رشک آشتا کہنے کو ہیں
حرف مطلب آرزو مند حفا کہنے کو ہیں

<p>یہاں مومن کے قرار پارسا کہے کو ہیں</p>	
--	--

ہے تم لطف کے بڑے پیکر تم کرتے ہیں
 شوقِ ناز اُسے وصلی بہ رخم کرتے ہیں
 یاد آتا ہے نہ میں بوسہ قدم کرتے ہیں
 روئے قاتل کا نظارہ کوئی دم کرتے ہیں
 وہ دعائیں کہ تیری جان کو ہم کر لے ہیں
 جتنا لگے جتنی ہے اس ہی دم کرتے ہیں
 سر قاصد کو وہ فتوے سے قلم کرتے ہیں
 کہ ہوسناک منائے دم کرتے ہیں
 ادلوں غیر یہ گر لطف وہ کم کرتے ہیں
 وہ بھی کیا ہے جو مرغی کا دم کرتے ہیں
 قتل کرتے ہیں وہ اس دم کرتے ہیں
 سنس سن تو پہنل اور سچ سلم کرتے ہیں
 انک شادی ہی سے گوچر کا دم کرتے ہیں

میں نے کئی دیر کی یاد
میں نے کئی دیر کی یاد

پدید آئے کہ وہ اس کے ہوتل کے خواب میں
 جاگے جو بحرِ جہنم کے آگ کے خواب میں
 پوسہ کی طرح آٹا کے خواب میں

ہو کہ ہر ترطرہ دل ان فراسے گنیں آب میں
 ہو تو حال جوں حنا پر لاش زن آب میں
 بعد مردن جوں غرق اپنا ہی مدفن آب میں
 چہ و کار کہ شکستہ ہو تو نہ ہو سکن آب میں
 عرق چون آئینہ وہ تو بخ جہان آب میں
 لاش ہی میری ہمانا بعد مردن آب میں
 مردم آلی کی بلیکس شمع روشن آب میں
 کون سدا سنو قنوج سے ہوشیون آب میں
 بہر شکیں تیرا ہوں تابہ گردن آب میں
 ہو گئی صفت سنیں تر خوئیں دہن آب میں
 مرتے دم پاتا ہوں دفن جوں شمس آب میں

سورج کے ماتھے پہ ہو تو دن بامس میں
 مگر ہو وہ دست خالی عکس نگار آب میں
 بیکسی دیکھو و فوراً شک عسرت ہوا
 دوی ال ذرا کشیدہ سمندر سینے اب
 لے جہا بانہ یہ رو کا کون جلس مکیں
 دوستو مڑا ہوں اس رو عرق آلودہ یہ
 با چشم یار میں دریا یہ ردیا بن گئیں
 کون دو مانگتا کہ عرق دریا سے الم
 نشہ کام آب تیغ بار ہوں گرم تو دیکھ
 ایک حشیم و گر یہ غم دل آب میں کیا کرن
 شستہ نیرت نیر سے پالی جوں نے ہر عمر

دوب مر یہ کرلے ہر تہہ سے صحت مشورج ہوا
 میرے کے ہر راہ لعل بہر تہہ آب میں

اگر رہی کہ میری تہہ بگمان نہیں
 ہر مہر ان پو نہ بہر مہر ان نہیں
 یہ ہم چھو چھو کر لو نہیں تو حال انہیں
 روئیں ہر لڑکچہ طالعہ ہاں نہیں
 یہ باغ سمنہ خانہ تو ہے گلستان نہیں
 کہ سارا مائے دنیا چڑھتا آقا جان نہیں
 مرے مان نہیں کرتے دھان نہیں
 عدم جانتے ہیں گولوں کا نشان نہیں
 کہیں اچل ہی لو مجھے ہے ہاتھوں نہیں
 نہ چپ ہوا ہوں کہ گویا مرے رباں نہیں
 کہ اوس کو تیرے دواہر کا دہان نہیں
 خدا کا گھر لو پتہ ترے اگر مکان نہیں

دکھائے اٹھتا ہوا اور گھٹ میں جان نہ ادا
 حویار صلح بہ ہے اب تو آسمان انار
 تیرے فراق میں آرام اکا کون ہر
 جو چھو کچھ ہر احوال میں جان مجھ سے
 ہر گل میں راج حکم کے نہیں مجھ پر
 سچا ہوں اور خرا دا دایہ ہم دکھو
 یہ پوچھے حال تو جتنک مر اسان کروں
 رہ کر ویرگی مامہ بر کو تو ہو بڑے تر ہم
 شب فراق میں ہو جو بچہ دل بہ جان تلک
 وہ حال ہو چھپے ہے ارٹیم سرگس کہ دیکھ
 بکوں تار ہو حال فراق کس کا نہیں
 کل کے دیر سے سجد میں عارہ آمہ کرنا

بچاں شہزادیت کیون نہ چاہوں
 حال دادہ گلستان ہے وہ جانوں
 اٹھ کر لگی یاد گرم جلاشی
 میں لاش زدہ سے جلا ہوں
 کیا شکوہ تھا سے ہر سال کا
 میں آپ کو دور کیونتا ہوں
 دشمن سے ہے چشم ہر رانی
 زخم گاہ آشنا ہوں
 رکھ اس سے ہے شل شکار ہوں
 دیکھو فوج
 حاکم کی ایک دم جلا ہوں
 کیوں کہ یہ جگہ وہ جانوں
 میں دل کے خار سے بنائوں
 شکوہ نہیں یہ کیا ہوں
 انصاف کرو تو میں بھی تیغ
 دکھانا ہوں جان چو جب اب ہوں
 احوال کی ابی خود جب ہوں
 میں یہ جگہ سے چھوٹے ہوں
 دیکھو یہ جان و در جانوں

ہے طعن سے مدح شام بھراں
اس کو میں نہ چھوڑا جاے مجھ کو
خود بینی دے خودی میں فرق
ہزار ہے سہ ز عشق سے جی
مجھ رمر شناس سے یہ اس
اسے کاش عدو کو خیر نہ آئے

میں کیسی بلا کو چھیڑتا ہوں
ہر جہت عدد کا نقض یا ہوں
میں تم سے رادہ کم ہوتا ہوں
کس شعلہ مراد سے تھا ہوں
کہا جو بے سیر سے رہا ہوں
میں نظر اپنی موت کا ہوں

اس نام کے وہ نہ ہیں کی دولت
مستور رہوں اور تورا کو چاہوں

چلوں کے بند کیے گھر ہمارے تار میں
ہر آن یہ جہاں سی کلہ پیر ہاں ہیں
تھینے وہ بے محاب ہیں شمس ہاں
دیکھو رمان ہجر کے اٹھ دایاں
کیا کیا شمال ماو صبا بے دراز ہیں
دل و ذرخم دل کے مرے یاد گار ہیں
لیکن بڑے عہد سے ہم دور ہوا ہیں
خوش حرفت پرے ملک سے بھی دور ہوا ہیں
کیا سرو مہر سے دم سٹھلے پار ہیں
اندو و دودھ و روزہ صیبت کے پار ہیں
اوٹے ہمارے غاک سے بھی کچھ جا رہا ہیں
بلا اور بھی ستم زدہ روزگار ہیں
دشمن ہیں چور سے وہ نہ ہوا ہیں
نیرا ہی بی سچا ہے تو مائیں ہزاراں

ہر دم رہی کشمکش دست یار ہیں
بالیدہ دمدم حور سے دیکے خاں ہیں
کہا کچھ کہ طافت رطارد ہی ہلاں
عمر و راز کی ہے رقیبوں کو آرد
مضطربہ گل حور سے دم سرو سے ہوا
پھٹائی ہے میں لگا کر کہیں کیوت راز
حزین سپہر ہیں مرے دشمن تو اور بھی
اخوت سے سرسبز کفر سے اٹھا ہے
کیا فلک کے اختر طالع جلا دیکے
کہو کہ نہ زخم حال آئے شربہ نساں
پالی کے بے بریگی آج تک ابر سے
شام خراب مہر و کنان پینہ چاک ماہ
مارم سے چیکو کہ کہ ہوں بد گمان ہاں
کسے گلے رقبہ کے کیا طعن اتسرا

مردوں کو چھوڑتے ہیں ترجیح بخود
مردوں کے جان سے کہ گرجیفہ ہار ہیں

تلمی دگر ہے آگ و نین کر جا نہیں

سنبھل اوسکے نوافل کے نہ رہا نہیں

نور انوار

غشتم نام ہے بلو پہلا دیکھ سکتے
کہ گہرائی سے منی مات و بہار ہیں
عشق کیوں دہکتے جان شوق و کلوں کو
دہکتی دل تکی ستیوہ اجاس ہیں
گور کیرس ایک شلوکہ ہواں ہیں
باز و منزل کو دم سے علامت ہواں ہیں
نکستہ آواز و سہم کی ہی کہ نواز ہواں ہیں
دست و سحر سے دل تکی شربا ہیں

میں کیسی بلا کو چھیڑتا ہوں
ہر جہت عدد کا نقض یا ہوں
میں تم سے رادہ کم ہوتا ہوں
کس شعلہ مراد سے تھا ہوں
کہا جو بے سیر سے رہا ہوں
میں نظر اپنی موت کا ہوں

فکر مال سے دے دتا ہرے عزیز
 میری دس موت یا پھر میری تباہی
 عطا پر لیسر تو نے لگا مہر ای
 ہو دلا اسٹیل بٹ بھابی میں
 کہو لا خود فتنہ لگا رہا بیان کیا
 گری سب وصال اس تم کے صاحب میں
 اسے فطر جلد کر دے والا جہاں کو
 یوں کچھ ہوا مہدیابی انقلاب کو
 قاتل سفاقتے بارہ آید عاتے ہم

روشن

بیک پر دے نہ چھٹی عیب
 کوئی جو ہم پہاڑ میں آجیج
 ہر کچھ عطر پہاڑ میں آجیج
 ہر کچھ عطر پہاڑ میں آجیج
 ہر کچھ عطر پہاڑ میں آجیج
 ہر کچھ عطر پہاڑ میں آجیج
 ہر کچھ عطر پہاڑ میں آجیج
 ہر کچھ عطر پہاڑ میں آجیج

آہ فلک نگر ترے غم سے کہاں نہیں
 کہنا پڑا مجھے یے الزام پسند کو
 ڈرتا ہوں آسمان سے کھلی نہ ٹریٹ
 اطبار دوستی کی حوشی کاشت وصال
 باتیں تری وہ ہوس رہا میں کہ کما کہوں
 نو میدی جواب ہے کیوں تے سنوق پر
 بیش عدد و سمجھ کے ذرا حال یو چھینا
 سہرہ خاکس کا مری کچھ تو ہو حصول
 کرتے وفا امید و فاپرست ہم
 اس گوئی حاشا ہوں خرب وصال غبر
 س اپنی شہم شوق کو الزام خاک دوں
 فطری ہے میر جج سے اپنا مقابلہ
 گرے ہیں مری خاک سے جو کہ سیاہ
 لکھا ہے شاید کچھ کوئی دم تب مراق
 اتہ سبک نظر میں ہیں اوضاع روکار
 ہر وہ سری خاک کا سرباد ہو چکا
 تا لیکر مامہ دم کے نکلا ایک ہے دف
 میں حاشا ہوں جس یہ آکا عا

جو فتنہ حرا ب ہے میں آسمان نہیں
 وہ ماحراجو لانی سترج و بیان نہیں
 صیاد کی نگاہ سے نئے آستیاں نہیں
 دشمن سے سس چکا ہوں کہ تو مہر ان نہیں
 ہو کوئی را روان ہے مرا راز داں نہیں
 یہ کہا ہوا کہ میں لیس فاعد وہ ان نہیں
 خالو میں دل نہیں مریٹ میں نا نہیں
 محبت کیکی آتاک را گیاں نہیں
 پر کیا کریں کہ سکا ہوا امتحاں نہیں
 شکوہٹ لہس ہے کہ میں گماں نہیں
 تیری نگاہ ترم سے کما کچھ عمار نہیں
 طفلی سے محکمہ حسرت کتب جوان نہیں
 بقتہ اوٹھا ہے گرد میں کار و ہاں نہیں
 ناصح ہے کوئی آکر اضافہ نہ خوان نہیں
 ویسا کی حسرت ہر وہ و لیکر گزل نہیں
 لسن اس نام نہ کہ تار و نواں نہیں
 رکھا علاج طاعت ہا طافاں نہیں
 آدو گئی پھر تری ہا ہا ہا ہا

اس سن کی استدالی حالی مراد ۶
 مومنین کچھ اور فتنہ آخر رہاں نہیں

پیدا کر گم ہا حال نا کی کس علی ار
 ادول کا حال ہو مومنین ہا ہا ہا
 ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

جلتا ہوں مچھڑا ہوا دھڑلے میں
 کہتے ہیں تم کو ہوش نہیں منظر میں
 یہی لیٹیم بار سے اسٹک سرخ سے
 جیبر جیبر کو دیکھ کے دبستہ ہو ترا
 ہم کچھ تو بدفقہ سے نہ کیا یا رنے لیند
 رہتے ہیں جیہ کوہ جانان میں غافل عام
 آنکھ اسکی پھر گئی تھی دل اپنا ہی پھر گیا
 بامام میرے گریہ رسوا سے ہو چکے
 مطالبہ کی سمجھنے نے یہ کہا حال کر دیا
 گو باکر و ناہوں رقیوں کی جان کج
 ناکا، رن کام، راعھر پھر میں
 ہے اسیار میں سود و دنیاں لگر
 باصح ہے عیب سے دل آزار اسقدر
 وہ لوں کلا ایک حال ہے مدعا کا ہوتی
 نقد بھی شہری مری فخر یہ بھی بُری
 کیا حلوسے باڈائے کہ اپنی خبر نہیں
 ہے فتور کلاؤف شکایت میں ہی
 تیری رہنا ہو تو ہے سب سنو تو اس

شوق شرارت مجھے ڈالا عذاب میں
 سارے گلے نام ہوئے اک جواب میں
 دل کو عصب فشار ہوا پیچ و تاب میں
 کیسی کتود کار کنا و نقاب میں
 اسے حسرت اسقدر غلطی انتخاب میں
 آباد ایک گھر ہے جہان حباب میں
 یہ اور انقلاب ہوا انقلاب میں
 اب عدد کار ناگہرے حباب میں
 حسرت نہی، انہیں مل کا میا نہیں
 آتش زماں زل ہولی طوفان میں
 ہیری میں، باس ہے ہو ہو ہو ہی شام میں
 فاصل ہی ہم، آواز، تہہ مارکتے ساس میں
 گو باصواب، پتھر، نا صواب میں
 وہی خطا دے بھیجے یا کیوں میں
 گاڑے وہ سر شہر، احباب میں
 بے مادہ سب ہو میں سنا نہاں میں
 آئے نوہیں منائے کو وہ پھر میں
 درست غیر محول اور سخت جواب میں

خاک میں مام کو دیکھ کر ہمارے
 گم حلال کر دین یہ تمہاری کیوں ہو
 ایسے دل سونے کی حال آگے کیوں ہو
 شعلہ آگے شعلہ آگے کیوں ہو
 گو ہو دلبر درم سے جھوٹا کیوں ہو
 کوئی سونے کی حلائے کیوں ہو
 سر جہاں ہے احقر کا خیال آگے
 بارگاہ تو ہیکر اس کیسے گرا کر ہو
 حلال مارا دم سناں جہاں کے گمراہ ہو

میں سجدہ با... میںم پر دم وہ اع
 مونس حد اکو بھول گئے منظر اب میں

ہم سدا و نسیم کچھ دل صراط میں ہیں
 ہمارے سبب ہجر ہوا دل کیوں کر
 سنا ہوا کیس ہم ہی نہیں گنج ہی؟
 مجھ سے یکس کی طرف سے، آنا ہے تو ہے
 حق وادے اور وہی سچ و حق کے فنا

ہوں ہوں لالہ کہ دو گواہد ہشت
 دل میں نو سے وہ گل ادا مگر سر میں
 وہاں سوخت آنا ہے کہ وہ گھر میں
 ایک نظر ہی، وہ دم دسعر میں نہیں
 ہم مایں گے لایا زنی لکھ کر میں ہیں

مجھ سے کچھ کام نہیں ہے تو مٹا دے کیوں ہو
 آپ بھتے ہو چھپو مات چھ مٹا دے کیوں ہو
 اس قدر تلوں نہ دل سے حلا تے کیوں ہو
 غیر کہ تم سے اتنا سنا ہے کیوں ہو
 ہمارا سارو حری امید بھدا تے کیوں ہو
 رہ نہ مٹے ویرا نگہ چرا تے کیوں ہو
 مال دے سحری دہوم خانے کیوں ہو
 دیکھو یہ سب یہ مری باؤں اٹھانے کیوں ہو

جس پر ملو رہا ہے ہر مینا ہی اُن پر
 کہ لہ و دہدہ کہ تم سرور نہیں ہونہ حال
 دل کو تباہ کی کسیر سدا گئے کہیں
 جس سے ملو اگر لو اہو سی کا شکوہ
 نور انسان کا ہو چائے کا دسوارا ح
 اس نے کیا غیر کو درویدہ نظر سے بھانپا
 خبر ہے کس سے کہا شو قیامت تم کو
 دم قدم سے ہو گا جان نکل جائے گی

کھل گیا حسن صنم طر سخن سے مہمکن
 آ رہا ہے جھانپتے ہو سب بات ساقی کیوں ہو

تو آئے دیر کا ہر ایک چھلا لاشم جہر نہ ہو
 ہم جو ہر سے ہر تیغ کا رستہ ہو حسرت ہو
 جو سرق خاک سے لیسیر فراس اور ہو
 لب رہ چکر میں دسہ اگاس مہمات ہو
 قسم کیا حاذق کا کہ برے لے میں کچھ نہ ہو
 کہ سو قوں کہ چکا و تہجہ ہو بھی کیا قیامت ہو
 الاس اور کو نو گر دیو شمع ترست ہو
 نا کیا حال میرا تم بھی کہتے بے مروت ہو
 دل نالان پس مرون ہو سرگرم شکا پر ہو

گزار ہو کس سے سیابان ایسی و صنف ہو
 ہمارے قیل سے قائل کیوں جیو ہو عیبت ہو
 کیسے نہ ہو ہر دم کا کہ نہ ہو رنج کیا
 دم سہل ہر حال شکوہ قائل کر جائے
 ہر تاج و تہذیب میں اس سادگی لگا دو کو
 ہو نہ نہ نہ ہم سے تھو لگے کہ نہ
 نادانا ہوں سرور نہ کہماندہ نہ
 ہر دم ہر ہوتی ہو پاکیزگی کیا کیا
 ماسے ہر نکلے خاک سے میری زبان ظلم

بجھلا لاشم سے کھاکہ دل کو لے لے مہمکن
 نہ جسکو کچھ مروت ہو ہر خاطر ہو الفیت ہو

فرج کرتا ہے جو ابا باں حیرت کو
 ٹہرے کچھ بھلا ہر قدم سرت کو
 سارا لب نہی کیا نہ ہر مہمکن کو
 آست رہا تھی کیا ہوئی نہ کہ اوپر کو

کچھ نہ ہو مگر تم اللہ اکبر ات کو
 آتا ہے یہ ہی وہ ذکر واد کو
 ہم نے کیا اتنی رہا ساسے فکر کو
 آج ہوا - ہر دوش بھلا ہو گئے رہا کو

مردانہ حال طوفان اس طوفان میں
 چھ سالہ حیران تھا فرسہ ہر راست کو
 پوسے گل کا اسے لپو صبح بالی کی کو داغ
 سات سو یا ہے ہمارے وہ بھی ہر راست کو
 صبح سو یا ہے ہمارے وہ بھی ہر راست کو
 لو اہو سی کے پاس لٹائی سادگی کی کو داغ
 دم دیش میں ہو وہ ہمیشہ گراں رہے
 ہر حیران کے ساتھ رہا حال بھلا رہا
 اور ہر حیران سے شہب رخ ہو کیوں نہ ہو
 گاہے گاہے دکھانے لگے وہ اکثر ہات کو

مخ سال میں سرگرمی سے رہا ہوا گیا
 ہفت گز تیرائی کے اندر ملک ہو
 ارطی کھیلنے سے دیہاتی گھر خانہ
 دیوہ پور میں ہوتی ہر شنگ ہو
 روز ششہ کی ہوتی ہر شنگ ہو
 حلقہ نشہ ترنوار و حق کو ترنار کا
 گریہ حوی کو قصد عالم بالا ہے ہر
 کیون نہ خون رو چلو گئے آسمان ترنار
 شہ کام عشق ہول گھانک سیر ہی ہے
 آج کل میں سرگرمی سے رہا ہوا گیا

دولین واہ

ریحی کا سار اور ملنے کے وقت
 ہر شنگ کی شنگی ہول شنگ ہو
 ہر شنگ کی شنگی ہول شنگ ہو
 ہر شنگ کی شنگی ہول شنگ ہو
 ہر شنگ کی شنگی ہول شنگ ہو

دیکھو

اسے مانتی ہی گما وہ شہ باہر
 نہ کہتے تھے جھالاب نہ کہتے تھے
 نہ کہتے تھے جھالاب نہ کہتے تھے
 نہ کہتے تھے جھالاب نہ کہتے تھے

وہ جو ہم میں تم میں رہا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تم میں رہا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تم میں رہا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تم میں رہا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تم میں رہا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تم میں رہا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تم میں رہا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تم میں رہا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو

وہی یعنی وہ نہ سناہ کا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 نیچے یاد ہے وہ دروازہ تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 وہ ہر ایک بات یہ روٹھنا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 وہ میان شوق کا رطلہ تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 لکھ ملا سرتا ہر ما تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 تو سب سے پہلے ہی ہمو کہ نہ یاد ہو
 کہیں ہم ہی نہیں تہہ نشہ تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 سو سہ سے کا نو کہ کیا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 لو کہ لکھ لکھ مری ملا تمہیں ہمو کہ نہ یاد ہو
 وہ ہمیں میں کی ہر ان ادائیں ہمو کہ نہ یاد ہو

جسے آج گئے تھے شہ سے آپ کہو گئے ماوہا
 میں ہی ہوئی مومن تہہ لائیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

آئیہ ہوجو بچہ بھاکر دل کی جلن گئی ہو
 روٹھے ہر دھڑے جیسے لٹی نہیں ہو کہ نہ یاد ہو
 مانی نہیں کہ ویت نہ وق ستم کی ہرگز
 حاو تو حاو سو دشمن سو خفا کیوں
 باد بہار میں ہے کچھ اور عطر پیری
 کیا حال عدم کا کہلاؤ کچھ ہم سے

جوں سہ زل کہ ہے فم آگ بن گئے ہو
 جیروں سے حب لڑے ہو لڑے ہی مت کہ نہ یاد ہو
 کیا بھل ہو کہ تم تیرے تپن گئے ہو
 لے کر م ناہار نہ لڑے تپن گئے ہو
 تم آبل میں شاید سو کچھ پرن گئے ہو
 اسے تو گران عربہ ہوئے وطن گئے ہو

ہے کچھ تو بات مومن جو چھا گئی تھو سی
 کس نہ کو دید یا دل کیوں رہے جس گئے ہو

یو جھے یہ ہمہ مودو یا ہم سے کو کر ملک ہو
 آہ کی گرمی سے ہینا میں ہو جو ترنار ہو
 اب کرے سوزہ الد اللہ سے سیلا شکر
 سہ رو آہ ہو کہ نہ یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 موزن ہر اک نہ بانہ ہو حق ارشاد ہو

یہ کہ دین رہوں پیر کے یہ رہے ترنار ہو
 لوح کا طرفاں ہی ہو تو نہ لک ہو ترنار ہو
 اس سہ زرو نہ رہن میں سے سمند شنگ ہو
 ترنار انکھار آہش اوہا کر ملک ہو
 آہش ہر ما نہ نہ دالان ہر کر ملک ہو

صبح عسرت ہے وہ نہ شام وصال
 بواہوس روئے سرے یہ گریہ سراپ
 برق کا آسمان پر ہے دماغ
 شگ سودا جوں میں لپٹے ہیں
 شکوہ ہے کی کدورت کا
 روز محشر ہی ہوسٹس گر آما
 سینک و صعب اوسچہ مر گیا ہدم
 کوئی دن ہم جہان میں بیٹھے ہیں
 چل کے کعبہ میں سی ہ کر

ہائے کہا ہو گبار مانے کو
 نہ کہان تیرے سے مہکرا نے کو
 بھونک کر پیر سے اسٹیا نے کو
 اپنا ہم مہمفرہ بنا۔ نے کو
 سو مرے خاکہ، سر، ملائے کو
 جانیگے ہم شہر ارب، خا۔ کو
 حوب آتا کھٹا غنم اوٹھا لڑ کو
 آسمان کے ستم اوٹھا لڑ کو
 چوڑا اس بہت کے آستائے کو

نفس پائے رقیب کی محسراب
 نہیں زبیدہ سر جھکائے کو

صد جف سیدہ سوز فغان کا گر نہ ہو
 دکھیں غم و روم یہ کتناک نظر نہ ہو
 ایسے آسمان میں جیش رخسہ گر نہ ہو
 فریاد میگناہ کسی حاکم کو
 موقوف رمی، راہ پڑاں کو ہاتھ نہ ہو
 ایسے یہ قدر و وفا کی امید کیا
 ہو خامان خراب تم مدہ زیادہ نہ ہو
 عائد فرسہ، ٹوٹی و عیدیت ذرا نہ ہو
 ادھر گردن، مانہ کبھی تو بغیر آئے
 سودا جہے جھکو گرمی پانہار غش کا
 یا یہ طلب شکستہ نہ کو تارہ تہہ نہ ہو
 حزن، ملال میں ہے دل آرزو کی لاہم
 تہہ کردو یہ مرگ کی ہے التفاتیان
 سبب میں ایک سا کی وہ تنگ آگیا نہ ہو

یان حال ہی نے سے دل میں اثر نہ ہو
 میرا شگاف سینہ ترا خاک در نہ ہو
 ڈرتا ہوں میں نزل، بلا بشتہ نہ ہو
 گر وہم بیان ساری و خا مہم نہ ہو
 قطع تعلقات سے کس آئینہ نہ ہو
 سکو، نوزاد، بہر ستم کی حسرت نہ ہو
 اب نہ ہو کا، اب ہی پیر، دلہن، گھر نہ ہو
 میں کیا کہہ دیر نہ دیکھ کر نہ ہو
 جس تہہ کچھ قبول، اگر اس نہ ہو
 اسکا اکمان، بال، اپنا اضر نہ ہو
 ہم جی تم کا، رومہ، مادک، گھر نہ ہو
 کیسی، ری سے خاکہ، یہ و تہہ نہ ہو
 حنا مرا محل، دشمن، اگر نہ ہو
 طہل ال، سر دھمہ مرا نہ ہو

لوت پیر حال ہی مردگان حال
 ایک ثقافت وہ دریاں اثر نہ ہو
 ہیں حال بتا رہے ہیں فوجیں غم نہ ہو
 یہ کام ہوسٹس سے کبھی غم نہ ہو
 راستہ لی گاہ ہوا میں ایک
 پال کیچے شوق سے یہ غم نہ ہو
 آتنا تو ہو کہ خاک مری درد نہ ہو
 سونی سے اوٹھو آئے ہیں بارش کی

روین (روان)

سیدہ سوز فغان کا گر نہ ہو
 اب جہاں سے کبھی نہ ہو
 حال آج سے فوجیں غم نہ ہو
 اس مقام سے آئے اگر آسمان نہ ہو
 آج سے یہاں سے کبھی نہ ہو

<p>جو ہے سوہ معا لکھن کر زبان ہو آنسو روان ہو تو سیاہی روان ہو کیا کفر دین جو مان زبیا حوان نہ ہو بجلی گرسے تو گرم مرا آستیان نہ ہو پامال ہو چکا ہوں عیش سگراں نہ ہو کیسی نے حودل سے وہ نامہ بران نہ ہو میں جانتا ہوں حسین کہاں تو جہاں نہ ہو رنجش ہو قرب نہواستحسان نہ ہو صبح شمس راق ہے تو بدگراں نہ ہو</p>	<p>یوں تو ہر سچے دل کے خریدار ہیں دسے لکھتا ہوں اس کی بستی دل کا ماحر ا شمع حرم سے کام نہ میر سمان سے ریلا تر کر دیا ہے ار بہاری سنے اس قدر اب بشوق وصل ہے نہ غم قرب مدعی کرنی نہ تیں لگاؤ کی باتیں لگد میں ہائے غم سحر جہاں سے کردن کیاشت راقی اس شرط پر جو لپیچے تو خاصہ ہے دل ابھی بہ جامہ ماہ و پارہ نہڑا ہے سے ہو گیا</p>	<p>موتوں ابشت و سنن حقیقی تمہیں نصیب تم کو تو رنج ہو جو عسم چاودان ہو</p>
<p>کہ ہے نظارہ کا امیدوار آئینہ وہ محنت جان ہوں کہ دکھائیں دم و دن تو تیرے کو کوہ سار آئینہ مقابل اس دوش کے کنگاں ہے قشی نہ نظر آگ یہ سماپ دار آئینہ سار ہے لکھنا گم سے زبیر تو فطرس کہن گیا ہے طلسم بہار آئینہ دلکش رنگ پرستی میں ہے تیں آئینہ دکھائیں گے ادھیں وقت حار آئینہ</p>	<p>دلچسپ الہام</p>	<p>چل پر ہے ہٹا مجھے نہ دکھلائے آرزو سے نظارہ دہی نہ نے دشمنوں سے بگڑ گئی تو بھی مات پوری ہے نہ سے کلی نہیں ہو گیا نہ از سنی نہ پنے پردہ شبنم کا بیان کیا کچھ حب کہ امار نے دکھا صورت کہ خون حمر مگر پلانے گا چہر کی آنکھ مثل مستل نما لہریں شیشے کے کچھ ادا تاج ام ہی نکلتی ہیں گچ آج رگ لہو نہیں ہے جہنم شان</p>

جے تو کہتے ہو بس دیکھ میری جانب تو
لاہے منہ دعا توڑا دو گیس ناصح
اور آپ دیکھتے ہو مار مار آئیں
تو لیکے دیکھ نورنگ عذار آئیں

سمجھ تو مومن اگر ناروا ہے خود مینی
تو دیکھیں کاسہ کو پر ہیر گار آئیں

سیاہ ہے پہلو میرے دل تو نہیں یہ
معلوم رسائی تر سے کالوں تک اگرچہ
کچھ ستور عبت کی نولدر شہری نہ لاجو
اک آہ ہی کر لوں کہ ہو شاید آئیں تاثیر
حسرت سے کہا حصر لے دیکھ انکی نگں کو
کیا یار کے آنے کی سی کچھ کہ گل کی
کیوں چھڑتے ہو مجھ کو سرا ہو لے لگا یہ
بایر وہ ادھٹا دور نہ کھلا توفیق بہالی
ماں کا ہے کو وہ آئے لگا کے کسٹر دل
سیدم سائے اٹھا کوئی اس کوچ میں ہے

اس لئے رہتا یا مجھے عارت ہو کہیں
نالہ مرا کہتا ہے کہ ہے عرس میں یہ
ہے آپ کی ہی جس سے کتنا کہیں یہ
فرست نہیں اب ہے نفس مار لیں
مڑا ہوں ہی ترستے ہیں کو سر، یہ
کا ہے کی موتی جڑ میں ہے جل حرس
ہے غیر کا مامہ نہ مرا خط حرس
اب مجھے تو چھینا نہیں اسے ہوش
تو لاکھ کہے پر کوئی آتا ہے یقیں یہ
دور سے میں جھانکتا دیکھا کہیں یہ

اس حم کے صفے وہیں گھر کے کہا ناں
حاکر کوئی دیکھو کہیں مومن تو نہیں یہ

دل تنگی سی ہے کسی رات دوتا کیسا
کہ تک نہ ہائے بتا نہ کیا کیسا
یا ہوا نے یار نے کیا نہ گل کھلاؤ
انکا کہنگا اب سے دعا عر ہار کی
ہے کس کا انتظار کج احاطہ م سے ہی
بار بہ وصال یار میں کیوں کر رگی
ہو نہ رہے سور آتش عم بعد مرگ ہی
سور کی تار کا رہا ہی ہونہر
ہر دم غریب مرقہ نگار شہ جہاں ہے

بالا ٹرا ہے ہم کو خدا اس بنا کیسا
کیجئے وہ کہاں تک اس پوفا کیسا
آئی میں میں نگہت گل حب صبا کیسا
آج تو دستہ ہی ہے دعا کو اثر کیسا
ہر راز نک رنہ ہر راز کا
نکلی ہے جہاں عالم سے رہا وہ کیسا
ارٹھیں ہیں میری حاکم سے علیہ ہو کہ کیسا
یوں روئے راز ارا تو اہل عرا کیسا
کہ کاہ لرم ہو کہاں کہ کیسا

کریا جو بھی دی آوارگی ہو
دست جنوں سے بے خبر مارا کیسا
انہا ہے ان کے شوق کے بدین کیسا
کیا ہے جو نہ جلدی ہے بے دریا کیسا
میں کیسے سے بدل سمیت دریا کیسا
اس لئے کہ لڑکوں کی سب سے کیسا
مومن کی ہی دل میں ہوتی کیسا
آئی اب یہ حال وہ دس کیسا

دولت نہاں ہے
کسی کیسے اور کیا
ان کے لئے ہے یہ دنیا کیسا
سے طافتی ہے یہ دنیا کیسا
شہادت آئے وہ کیسا
ہر شہادت آئے وہ کیسا
دینی چھو گیا اور کیا
سے رہے ہیں اس لئے کیسا
اوٹھ جائے ہیں ہم کو کیسا
وہاں رہے ہیں ہم کو کیسا
ہر گز نہ ہے یہ دنیا کیسا

<p>اوسکی گلی کہاں پہ لو کچ باغ خلد سے ہے آتی ہے بوی دن شب مار بھر میں گلیاں کس کا سنورہ قتل ہو گیا نہی وعدہ سے پھر ایک جوتس یہ جبر تھی کوچہ سے اپنے خیر کا ثمر ہے ہٹا سکے</p>	<p>کس جا پہ محکو چوڑ گئی موت لاکے ساتھ سیدہ ہی چاک ہو گیا ہوتا کے ساتھ کچھ آج بوی خوں ہے دما کی ہر کے تیغ ہے اپنی زد گالی اسی اے واکے ساتھ عاشق کا سر لگا ہے ہر سے نقش پاکے ساتھ</p>	<p>طوائف میں اس جبر کے ساتھ اسے مالدست دین چکان چوڑ بڑا بڑا جی قتل ہوا ہے نہیں مادریں کے لئے تو دروازہ کھلا ہے جہاں سے کسی جی بیدی ہو چلا ہے جہاں سے اسے لڑا ہے وہاں جہاں سے اسے تاجر گریبا جہاں سے اسے لڑا ہے وہاں جہاں سے اسے لڑا ہے وہاں</p>
<p>تکلیف ہے حوں پنہ گل لال ہوا کے ناخ میں ایسے گریباں گڑوں کا ہوں پیرو ہے دست مری نص کی نف سے بد جوا ہر گام و ولع آہ گلا کاٹ رہے تھے رکھنا دل و چشم سے اٹھ نہیں سکتا ہو رہے مداحا کہ مگر زبان کس کو یہ دست بریدہ مرے قاتل کا ہو وے صیا مجھے آرام تر سے ناخ سے آما حوں سناج گل اسے جوتس ہوں راہ پیو میٹھا کھانے میں لے گا لسن کشتن</p>	<p>مارک ہے وہ بس چوڑ سے رگت خاکے ناخ چلتے ہیں حوں میں ستر باؤں ہو کے ساتھ یہ محو تازہ ہے مسجاکے لگا ناخ کیا کہنیچہ دم کو تر سے کام میں تھا ناخ فرماں راکت کے میں کیا داؤں کیا ناخ یاروں نے کینے من ترش سے حلا ناخ ہے مہر کا خط ناخ شعاعی سے خط ناخ الہ کر سے لول ہی تر اسہ مرا ناخ صبر کیا ہو احامہ تو لبس نہ گیا ناخ غیروں سے ہی ظالم تو مرے ساتھ لڑا ناخ</p>	<p>سرد و تری آکھ سے دل پہنے پیر ہے گور دے تم نے کہا کہ کر کریں گے جب گریں طر حارے طبیعت تو فرما ہے شاہ کو ہ ہمارا تو ہمارا ہی کو پیر میں ہو سب سے کہ وہ بات کہ یاد آتی ہے غلو راہ سے جو کچھ بخود نہیں ہی شہا ہے کس طے رہے اس شوق کے آواز پہ پیر میں نظر میں ادب ہے وہاں پیر میں</p>
<p>ہم میں ملک نگہ کی ہر طافت نہ چوڑ دیکھ اسے حامد زب زباں وہ محو کفیس کا دور حمار کا ہی ہے کچھ بیان یا نہار گر مار کی سے مار ہے ہر سے لاک گھاہ اوا ہے ہر سے شہ کا منہ فتنہ کو آئیہ جاہ میں گیا دل ٹوڑنا نہ ہٹنا</p>	<p>دست مزہ سے سجہ جوڑت مروڑ دیکھ بہٹ سا ہے سیدہ میر گریباں جوڑ دیکھ اے صفت حسن سینہ دل کو نہ ٹوڑ دیکھ ہم ہم سلسلوں کو تڑبا ہے چوڑ رکھ من عتس ہیں ہوں لاش مری جسے چوڑ دیکھ لیجے اب ایسے حلوہ نماہیں کر وڑ دیکھ</p>	<p></p>

<p>یاں گوشہ خلوت میں محجب لطف اودھا ہے جوان کی دعا ہے وہی اپنی ہی دعا ہے ہر ہی کہیں دل دیکھ گنہگار ہوا ہے لے لے کہ نہ ملنا ہے نہ ملنے کی سزا ہے ریگا لگیوں میں ہی محجب رطرا ہے معلوم ہے یار و چہ نورنگا ہے وہ میرے منہ سے کوئی نہ بولتا ہے کیس تجھے جو اسے دس ارمانہ ہے</p>	<p>اب شوق سے تم مغل خیار میں بیٹھو یار کوئی بہ شوق دلجو نہ ملے اب تو بہ گنہ عشق سے فراموش ہے دعا آرزو حیران ملاقات سے کیا پرہیز سے اکیلے گئی بہاری دل آہ تھا محو رخ یار میں کیا آئینہ دیکھوں چاکر سے دل لاکھ بہ بولار گم جو ہر دم رس ترکے فاسے ہی وفادار ہونے</p>	<p>میں اگر آپ سے جاؤں تو قرار ہے پہلے درنا ہوں کہ ایسا ہی یاد آئے ماند بواب جاؤں گے دیکھ کر وہی شاہ وصل میں سے کیسے سو کر آئے جدا اور ہی لے و من سو کر آئے جیسے بیاہو گئی کوئی عار آئے نام بہ بچی شوق حیران سے بیل تو اگر بچوں سے تو ہزار آئے جیتے تھے غم کو تو آتے دور حیران آئے</p>
<p>مہر نہ ہو سہی بوسہ ہا سچہ کر سبک وہ بے ہوا ہو گئی تو اپنا ہی حد ہے</p>	<p>خوشی بہو مجھ کیو مگر قضا کے آنے کی ہے ایک خلق کا خون سر نہ انکار کی کر سجھ کر اور ہی کچھ مرنا میرا نا صبح اچھا سر میں تیکہ ہر ارادہ دیدہ و جم چلی ہے جان نہیر تو کرنی تو گناوارہ نجانے کیوں ل مرغین کہ کبھی گئی شام غیر میں پہونچی ہے گھٹ گل داغ جو بے حجاب ہو گئی تو جان جائے گی پھر ایک لائے قرمان جاؤں بہر دل خیال رلف میں خورنگی نے فر کیا کہ ان ہے ناقہ تیرے کال آج تو میں کروں میں عہد خلائی کا شکر کہ کس سے مرے عار پہ آئیکا ہے ارادہ تو</p>	<p>اگر کسی عرصہ میں وہ خلع نہ آئے کریں گے اس عرصہ میں نہ آئے کھینچ کر اس عرصہ میں نہ آئے دل نہ خالی ہو کر نہ آئے میں دیکھ کر اس عرصہ میں نہ آئے میں دیکھ کر اس عرصہ میں نہ آئے میں دیکھ کر اس عرصہ میں نہ آئے میں دیکھ کر اس عرصہ میں نہ آئے</p>
<p>حسرت لاش پہ اتر لے و فو اکی اسے کی کھانے طرز آئے من اودھا کے اسے کی کہا حوتو نے نہیں جان کیا کہ نہ نہ تیمیم سدا مہر مشک سا کے اسے کی تم اپنے پاس نکالیں بنلا کے اسے کی ہمار وضع نہ سکر کے اسے کی یہ بے سبب نہیں بند ہی ہوا کے اسے کی کہ راہ دیکھ ہے اسے حیا کے اسے کی تیکہ میں ہائے وہ و گدگد کہ نہ کی اچھا فقی چھپ کیا کیا ملا کے اسے کی میں ہے مجھ کو اس نے راہ کے اسے کی جل ہی رہ گئی عالم ناکہ آئے کی کہ دیر اڑھا ہے میں کہاں صبا کے آئے کی</p>	<p>مجھ بہ ڈر ہے کہ مہر نہ کہتا ہو مری تلی کوہ و ز جبرائیل کے آئے کی</p>	<p>میں اگر آپ سے جاؤں تو قرار ہے پہلے درنا ہوں کہ ایسا ہی یاد آئے ماند بواب جاؤں گے دیکھ کر وہی شاہ وصل میں سے کیسے سو کر آئے جدا اور ہی لے و من سو کر آئے جیسے بیاہو گئی کوئی عار آئے نام بہ بچی شوق حیران سے بیل تو اگر بچوں سے تو ہزار آئے جیتے تھے غم کو تو آتے دور حیران آئے</p>

دیگر

تیری یا بوسہ سے اپنی خاک بھی یا بوسہ ہے
 اسے یاد مرغ جنوں کی خنوں افزائیاں
 یتیم دریا بار ہے کہ کے حال ہنسا میں جو
 بیا پر طلب ہے کہ کہ عکس وفا ہوگی بجا
 اہل چلائی حجاب شمع و سنے اور بھی
 سکے نام وصل آغاز سحر میں مر گئے
 پیرت آدرش و شادیں سے تلوں ہے لگے
 رہا ہو شکر جہاں سے اصل سے دوسرے
 ریح میں جی کا کھانا تیرا آغا ہو گیا
 اعری اپنی ہوئی نیرنگی دانشوری

کر چکا ہوں دورا خلاص تان میں امتحان
 میں رہا اونکا کہ صومل زار ہاں بوسہ ہے

نہیے ہو شکیں مڑے آ رہے
 سوچھا حسرت دیدار سے
 سنا حوں سے بہرے وہ جہان ہوا
 طہل سے بوا بوسہ سر کو کہ اب
 مد کی حاجت بچے کیا چارہ گر
 کیا جان بھی دے کر بوا بوسہ
 نہ کرو ٹنگی نہ ہو درد حسرت
 دور چسپرن کی کیا خاک اور لے
 پا جائے آکر اوں اس کو نکال
 اکبر درد آیا اپنے پیر کا
 بیت گریں سج ہوں سادہ لہی
 نہ کاٹیں بار ۱۰ لہنا مر گیا

دوستی تم کو نہیں اہل بوسہ
 سہل چوٹے مرد و شوار سے
 دہن او بھا ہے گل بے خار سے
 جھانکتے ہیں روزوں دیوار سے
 بہ گیا خون دیدہ خونبار سے
 مگر بنے تو دل چھٹا دیوان پار سے
 دل جوڑا ہے طرہ طرہ سے
 فتنہ یہاں ہے تری زقار سے
 میں نہیں خوش صوبہ بخوار سے
 حال دل گر پے بچھے دل ار سے
 تو بچھے گی خوب اس عیار سے
 حال پوچھا تو تیرے ہمار سے

دعا کر کے وہ نہ آئے نامہ
 تو میرا چھوٹے گا بوسہ
 دست فاصد کا کیوں تانا بوسہ
 دوزخ حضرت موت بوسہ
 اینچیت حضرت کیوں بوسہ
 دشمنوں کے طالع سے بوسہ
 جیسے وہ چھپتے ہیں اس کے سوا
 اور حاصل شتی سے زار سے
 کبیراں کی بوسہ جو بوسہ
 شوق ہنس ت کوڑے بوسہ

دو چھپا

دیگر

بوسہ چھپا ہے نگاہ یار سے
 موت سوچی رگس یار سے
 عقل ہو کر تم چھپے آزاد سے
 فہر کے دل گھٹے گھٹے آزاد سے
 جہان پر توڑی بوسہ آزاد سے
 بوسہ چھپا ہے بوسہ آزاد سے
 بوسہ چھپا ہے بوسہ آزاد سے
 بوسہ چھپا ہے بوسہ آزاد سے
 بوسہ چھپا ہے بوسہ آزاد سے
 بوسہ چھپا ہے بوسہ آزاد سے

<p>ہے گران تر حال جسم راز سے لاوے اک سنگل مجھے ناز سے نوسے حول آئی تری گفتار سے حرم ثنات ہو گیا انکار سے حوادث حاسہ اوکار سے</p>	<p>لاغی سے زندگی مشکل ہوئی کو علاج دیش وشتت چارہ گر ذکر اشک غیر میں رنگیاں عشق میں ناصح بھی پہ کیا دلی پہچنے سے کمال ملاحت یوں کہا</p>	<p>بتلائے تیرے فراق ہوئے صد سے ہم تیرے درگاہی کے یار اواز کہ نرم ہوئے تیرے دیرہ ترے تعلق باری کی کبر سے درجہ باری کی پہنچا ہے بیکر و لطف پایس یہ بیکر و لطف بات اسی امید واری کی لس کہ بیکر و لطف</p>
<p>گرد عاکرنا ہوں مومن وصل کی نافذ بانا ہے ہے دست رنار سے</p>	<p>گرد عاکرنا ہوں مومن وصل کی نافذ بانا ہے ہے دست رنار سے</p>	<p>گرد عاکرنا ہوں مومن وصل کی نافذ بانا ہے ہے دست رنار سے</p>
<p>یہ ستم ہے بے مروت کس دیکھا ہوا ہے تھا نہا ہوں رینا ہوں تھوڑے کلا جا ہے سروٹھے بالیکر و لطف جی ہی بیٹھا ہوا ہے دست لگا کرنا ہوں ہم و نہم کھا جا ہے کینا کس کوئی نہ گھڑے حال کلا جا ہے شور سختی سے مرا ہی زندگی کا جا ہے لوں ہی گناہا نکا ہنا کھانا کھانا جا ہے واع میرے ہر گناہ میں چڑھا جا ہے کے کراہنا کراہنا کوئی نہ چڑھا جا ہے نہا کئے کیا کہنے کدلی کے سا کھانا جا ہے آب گوہر کے لئے آکھو لے جا جا ہے وزیر ہی لہجہ کچھ ہر راہ روا جا ہے منہ سے یہ عذر کہاں رہا ہے جا جا ہے او کی سنا نہیں ایسی ہی کسا جا ہے</p>	<p>یہ لگا لطف و تہن پر نونہ ہوا ہے سامنے سے جبہ سلوح دریا آ جا ہے حال دل کیو کہہ یوں کس کو لا جا ہے جاں نکھا وصل عدو سے ہی بیکر و لطف رشتہ تیرے سادی جان راز سے پو جا تھکا م عشق سیریں باب شے نو کہا ہوا حسن و رازوں بہر اکس شے ہر ماہ رو پہنچے انسو رازوں کیا کدلی لٹا جا ہے نہر کے ہر راہ وہ آتا ہے ہر راہ جا ہے تار طالت ہر راہ وہ آتا ہے ہر راہ جا ہے روڑا ہوں حراہ و دماں ماکہ یاد میں خاک میں لٹے ہر راہ وہ آتا ہے ہر راہ جا ہے اب نومر جا ماہی کل ہے نرے ہر راہ کو نہر گواہ نوہی ہر راہ وہ آتا ہے ہر راہ جا ہے</p>	<p>یہ لگا لطف و تہن پر نونہ ہوا ہے سامنے سے جبہ سلوح دریا آ جا ہے حال دل کیو کہہ یوں کس کو لا جا ہے جاں نکھا وصل عدو سے ہی بیکر و لطف رشتہ تیرے سادی جان راز سے پو جا تھکا م عشق سیریں باب شے نو کہا ہوا حسن و رازوں بہر اکس شے ہر ماہ رو پہنچے انسو رازوں کیا کدلی لٹا جا ہے نہر کے ہر راہ وہ آتا ہے ہر راہ جا ہے تار طالت ہر راہ وہ آتا ہے ہر راہ جا ہے روڑا ہوں حراہ و دماں ماکہ یاد میں خاک میں لٹے ہر راہ وہ آتا ہے ہر راہ جا ہے اب نومر جا ماہی کل ہے نرے ہر راہ کو نہر گواہ نوہی ہر راہ وہ آتا ہے ہر راہ جا ہے</p>
<p>دیکھتے احام کیا ہر مومن صبر سے شیخ صوال کی طری سوت کلا جا جا ہے</p>	<p>دیکھتے احام کیا ہر مومن صبر سے شیخ صوال کی طری سوت کلا جا جا ہے</p>	<p>دیکھتے احام کیا ہر مومن صبر سے شیخ صوال کی طری سوت کلا جا جا ہے</p>
<p>رہ کچھ مارا ہے قراری کی والا لکھا ہے ہے دو سناری کی</p>	<p>رہ کچھ مارا ہے قراری کی والا لکھا ہے ہے دو سناری کی</p>	<p>رہ کچھ مارا ہے قراری کی والا لکھا ہے ہے دو سناری کی</p>

نار رشک ہو ماعت در د سر مرگ
لذت مرگ سے بھراں میں دعا ہے کہ خدا
کیوں نہ ہم شمع کی مانند جلیں دور کھڑے
حیر کے سر پہ لگاتا ہے وہ صدل گہن کے
یہ مرا ہونہ نصیبوں میں کسی احسن کے
جب حد داعت گرمی ہوں تری مجلس کے

یار مومن سے ہی ہیں مدعی طبع رواں
واہ افکار تراں اوسمہ ہالیں کے

بھپہ طوفاں اٹھائے لوگوں سے
کردینے اسے آسے حالے کے
وصل کی مات کیاں آئی ہی
مات ایی وہاں نہ تجھے وی
سُس کے اوڑتی سی ایسی عاہت کی
اور ہی کچھ بڑھا دبا اوس کو
س کہے رار نا سے نہ سالی
کیا مانتا ہے نہ دیکھئے
سوت ٹٹھے سہاگے لوگوں نے
مد کرے حالے حالے لوگوں نے
دل سے دتر بہائے لوگوں نے
ایسے لگتے حالے لوگوں نے
دو لوں کے ہوس اور اے لوگوں نے
وسمنوں نے بڑھائے لوگوں نے
ار سے کیو کر ماسے لوگوں نے
وہ تاتے دکھائے لوگوں نے

کردیا مومن اس صم کو صفا
کبا کیا لائے لائے لوگوں نے

تمہیں بھسرتن کی کہتے میری خطا گاتی
نڑیے لوٹے روئے کا عجب بھپہ کہلاتا
ستم لے تو رختی میری ہڈی کو تکی کھاتا
حور حاتا تو یہ دکھ کا ہے کو سہتا لگرائیں
وہ چہرہ ہے گرم لالہ کہتا تک حم دل ٹانگو
سیم صھر کا دم یہ کعباں کا ہیکو صھرتا
حوگر نہ رہ کر دنا لو جسے مالہ کھینچا تھا
یکے ی کاٹ کا نا لہ وہ خوسے نا قہ یا لہ
مالے جان ہو ادہیاں زہک لکی یو کا
کہیں ڈبو ڈبو کر اس کا کر کو لے مو کر
مسلمانوں و اوصاد سے کہیںوں انگلی
تر سے دل کو ہی میری ہی اگر لہر دھانگی
سگ پیلہ ادا کو گر نہ ظالم مرا لگی
نہ کہتا میں تو شاید دمنوں کی مدد عاکتہ
اکہ ہر رنگہ کسانہ اک رہی ہی انگلی
اگر کہ جب کی ستری خاک آلودہ ہو لگی
چہن کوہ یں صھر ایترا نذر بھاسی انگلی
بان سے عاکتہ یاؤں مش سب حرا لگی
نہ لانا دل لہ دل سے بچے کا کہے ملا لگی
طبیعت ستر نہ نہ لیں لکے و انگلی

اولین ایضاً
اس گلیں پیچھے کیوں تیر نظر کرنا ہے
لب مرانہ نہ دل میں از کرنا ہے
جب وہ چہرہ دہ چہرہ یہ نظر کرنا ہے
آئینہ صبر گد آئینہ گد کرنا ہے
گر قصور سے ہوں ہم ہم تو نیتاں ہے
کستورہ دہ مرے سے صبر کرنا ہے
کیا ہے کا قصور سے نہ درد کرنا ہے
گد گدی دل میں کوئی آٹھ پیر کرنا ہے
ہم صبر میں ی مہر جانی تو بیکہ کرنا ہے

<p>یہی جو سارے موتی اور حواری آپ کی سیکے جے خودی خلعت تنہا ہی تھی دراجا میں بدل ہے اور درجہ خستہ جی ہوتی ہے فیاری جی آپ کی شمعیں بدم ہا سپید سے لاسوئے پوچھ گرتی ہے خاکستہ خان ہے ہنسناستہ گوتی ہے گچھم خان ہے سہی سستی تھی جس سے باری آپ کی لو گچھل ہو کہ جس کی باری آپ کی چاکر اے کیوں گل ماہواری آپ کی</p> <p>عشق ہر دین تو تھیم تو ہیں تو گس نے چلو جو حال دیکھ کر حیران ہو جاتی تو کیوں ایسی تو یاس ہے اند واری آپ کی جی خلافتا ہے کیوں ہر گھڑا کیوں لگیا کیوں ہے قابو ہے حال سے جیاری آپ کی کیسے لئے لگی رگ در گلوہ اسکے شہ کا ہنسے لگیا سب ہو کر دہریا یہ آپ کی کھلی گئی ہوتی کے سے دھاری آپ کی</p>	<p>تو کہہ لطفہ سا کی باتیں ہی اگر کرتا ہے وہ کچھ کچھ طرہ درجہ جاکھ کرتا ہے</p>	<p>نحت مدیہ ڈرائیگا کہ کانیا ٹھٹھا ہوں قتل کی ٹھٹھائی اپنے رفیقوں میں کرتا ہے</p>
	<p>س رکھو سیکھ رکھو اس کو حلال کہتے ہیں مومن اسے اہل من اظہار نہر کرتا ہے</p>	
	<p>اشک غار بی کیا آپ کو ہیں گھر کرتا ہے اب وہ اویار کی صحبت سے صدر کرتا ہے گل مری قمر یہ کیا کار شر کرتا ہے کب حال ابار سے دل میں گزرتا ہے پہلے وہ کسیر جیوں خاک کو زرتا ہے دیکھئے حال مرا سب کو ار کرتا ہے ترک آئینہ کی آئینہ گرتا ہے وصل میں جنت ایدھر تھکے نظر کرتا ہے منع لطارہ مرا دیدہ تر کرتا ہے</p>	<p>دکھ گریاں مجھے وہ جستم کو تر کرتا ہے کر کر ٹھٹھے ٹرائی ہی سے ستاید میرا مالہ حیرت لب لب سے ٹھٹھک ادٹھی ہے آگ سدا راہ ایسی ہیں حیرت ماہواری میرے رد آنکھ سے تھوٹہ صدر گرتا ہے پہتری جائے لوہہ ایک کے دل میں کو کر تری عمارت یہ حالت ہے کہ ان کچھ مجھے کیا رولانی ہے مجھے وکر خیال و تمس استکانت دی یہ دم وصل جلا یا کہ مجھے</p>
	<p>نحو وعدہ ہے کسی ست کا مومن کہتا ہے بھیڑ کر قد سے سے حاب کرتا ہے</p>	
	<p>کہوں کیا دروہیاں کی کلیجہ سے کو کرتا ہے کہ و تمس کہہ گیا ہے فایہ کیوں عل بجاتا ہے ہتھارا حسن عالم سو کر کس عل حلاتا ہے مرا سو و حال کا ہی کو سو تو کن حکا کرتا ہے کوئی کو خاک میں ایسے گھر کو ہی ملاتا ہے تھہرا سہ مدانا دیکھئے کہا کیا دکھا کرتا ہے مگر ناگرہ ہیں و تمس کیوں تیں ملاتا ہے عجب قندہ ہے صبح ہی کہ قندہ اوٹھاتا ہے</p>	<p>مجان کیا دم ہی لبیا مارہ باسی دل ڈالتا ہے سنا اے مرا مالہ ار بھی کچھ ہوا ستاید یہی لوٹی ہے نگار و یہ دور نہیں پڑیں گراں حوالی وہی ہرکت حوالہ کی لطفالم گرائے انک یثاثر کیوں خلوص ہے آپ کو کہہ کی گھر گئیں آپ کہیں مرتے ہی لطفالم من البہا ہو کن دو گنا حکم طعنے میو عالی کا نہ کرتی ہی نصحت اوسکے شہی بریا رس کی</p>
	<p>خیال خواب راحت ہے علاج اس گمانی کا وہ کا و گریں مومن مرا ستا ہا کرتا ہے</p>	

سرمہ دینے لگتے ہو جو بوقت رونا آتی ہے
دل گیا دم پیری آنکھیں لڑیں کہتی ہیں حال
قطرہ ہائے اشک گیتے ہو اگر رونا ہو کہیں

کس صنم کی زندگی میں بےست پر چھوڑ دی
ہو گئی مٹھکین کی سی کنوں دندہاری آپ کی

صبر و شست افزا نہ ہو جائے
 رشک و عمام ہے عیان کن دل
 دیکھو موت دیکھو کہ آئیہ
 ہجر پر وہ نشیں میں مرتے ہیں
 کثرت سحر سے وقتیں قدم
 میرے بغیر راگ کو موت دیکھ
 مہرے آسو نہ پوچھنا دیکھو
 ہاٹ ماصح سے کرتے ڈرتا ہوں
 اسے نہا مت نہ آئیہ حب تک
 مانع ظلم ہے تقاضا یار
 غیر سے بے حجاب ملتے ہو
 رشک دشمن کا فائدہ معلوم
 سے دل آہستہ آہ نامشک

کہیں صحرانعلی گھر ہو جائے
 ماسر راہ نہ ہو چاہے
 غنیمتیں دیکھ کر ہو جائے
 رنگی پروہ در نہ ہو جائے
 کہیں یا مال سہ نہ ہو جائے
 تنہا کو اپنی نظر نہ ہو جائے
 کہیں دامال تر نہ ہو جائے
 کہ عیان سے افزا نہ ہو جائے
 وہ مری گوریہ نہ ہو جائے
 سخت مد کو خضر نہ ہو جائے
 شب عاشق سحر نہ ہو جائے
 موت حی کا صر نہ ہو جائے
 دیکھ ڈیکھ کرے ہگر نہ ہو جائے

مومن ایمان قبول دل سے مجھے
وہ سب آلودہ گرنہ ہو جا ئے

جہاں سے شکل کو تیری ترسترس گزرے
 سی ہے سورسہ ایل آہ لے تاثیر
 سخاؤں کیو کہ سو یہ دام آشتیاں جس سے
 ہوا اور کو تو ہدایت جو خود ہوں آوار
 وفا کے غیرت شکر چھالے کام کیا

حوتھیل سن جلا اے جی ہنس گزیرے
 کہ مرے دم بہ تباہت تھیں گزیرے
 خیال حسرت مرغان ہم تھیں گزیرے
 یہ ہم کاشکے خون مالہ جس گزیرے
 کہ اسہا ہوں بھی اعدا کلا الہوں گزیرے

وفا بخیال دے کر ہے وہی الصادق
جو ہم سے پہلے میں اس آگ داد میں گرسے
مکملوں کا ذیہ خستہ نام ناز بیخ
کسی آدم سے جس شوق کا وس گرسے
بچھوئے گیوں تن کا پیدہ سے پیدہ
جسے غم کے جب در غم اس گرسے
کمال وہ ربط تان کر کا کوا کو مین
خیزا دل ہو سیکر دل اس گرسے
و دیگر

پسایان اٹھ ایکڑ کی

<p>میں اور اسکو بلاؤں گا فوراً وصل میں لو بزرگ صورت بلبل نہیں فواسھی سرالتھاری طرف جی لگا ہی رہتا ہے</p>	<p>اہل ہی کرے محبت کا استعمان لگی یہ کیا ہوا کہ جب اسے گستاخیاں لگی تھمارے واسطے ہے دل کو ہرمان لگی</p>
<p>وہ کہنے رز تھا موٹن تو دل لگایا کیوں کہو تو کیا تہی کہ ایسی بھلی وہ آن لگی</p>	
<p>کما مرستہ قتل پہ حامی کوئی حلاوت دھڑ سے خون دل پیٹتے ہیں جو کردہ محبت اپکاش کہیں ہو جائے وصال آہ ملا سوجھوٹوں تیتہ کچھ وشتہ سیر وہ نہیں اسے عورت ہیں ہوں وہ صید حکر خون اسیر می تشارق ہر تہہ گشتی دس کی ہی تاثیر نہ ہا چارہ اگر اس کی مٹا کما مرستہ میں را دس دم رنگ ہے تغیر مرا حیران وہ ہے</p>	<p>آدم دیکھ کے تجھ ستم ایجاد ہو سے ساغر دہریں ساقی مئے سیداد ہو سے ہجر کا دکھ کوئی کب تک ٹانٹا نہ دھڑ سے اسیہ جی خون سے گر دامن درنا دھڑ سے جس طرح ہی ہر دم دم صبا دھڑ سے زنگاں اس کے فغاں گدا شاد دھڑ سے خون اننا کہ رستہ نر فضا دھڑ سے زنگ کیسا مری نصیر میں بہر ادھڑ سے</p>
<p>موسن اس شعلہ زانی کی کہاں قدر مگر مہ دور آہ شے گرمی مسر ماد دھڑ سے</p>	
<p>کرتا ہے قتل عام وہ اغیار کے لئے دکھا عذاب روح دل آزار کے لئے دل غش تیری مدد کیا حال کیوں ندو قتل اسنے حرم صر جفا پر کیا مجھے لے تو ہی بھیج دے کوئی پیغام رجا آتا نہیں ہے تو توٹا لی ہی بد سے کیا دل دیا تھا اس لئے پیٹتے نہیں کرتے جیلنا تو دیکھنا کہ قیامت لے ہی قدم جی میں ہے تو تیر کی لڑی اسکو بھیجوں دیتا ہوں اپنے لب کو ہی لگے گ سے مثال</p>	<p>دس ہیں روز مرے میں دو چاکے پیٹے غاشق ہوئے ہیں وہ مرے آنا دیکھ پیٹے رکھا ہے اس کو حسرت دیدار کے لئے یہ ہی سنا تہی اسے گہگہار کے لئے تخویر نہ ہر جہ تیرے پیار کے لئے تکلیں اضطراب دل زار کے لئے ہو جاویں عدو مرے اغیار کے لئے طرز حسد ام سوجی رفتار کے لئے انہا رسال چشم گہر بار کے لئے لو سے خواب میں تیرے رجا کے لئے</p>

جہاں آدھ وصل پہ جان میں سسٹھا
انرا بول رہا گدا گشت ار کے لئے
میں کو تو دل لگا ہی رہتا ہے
وہ کہنے رز تھا موٹن تو دل لگایا کیوں
کہو تو کیا تہی کہ ایسی بھلی وہ آن لگی
آدم دیکھ کے تجھ ستم ایجاد ہو سے
ساغر دہریں ساقی مئے سیداد ہو سے
ہجر کا دکھ کوئی کب تک ٹانٹا نہ دھڑ سے
اسیہ جی خون سے گر دامن درنا دھڑ سے
جس طرح ہی ہر دم دم صبا دھڑ سے
زنگاں اس کے فغاں گدا شاد دھڑ سے
خون اننا کہ رستہ نر فضا دھڑ سے
زنگ کیسا مری نصیر میں بہر ادھڑ سے
موسن اس شعلہ زانی کی کہاں قدر مگر
مہ دور آہ شے گرمی مسر ماد دھڑ سے
کرتا ہے قتل عام وہ اغیار کے لئے
دکھا عذاب روح دل آزار کے لئے
دل غش تیری مدد کیا حال کیوں ندو
قتل اسنے حرم صر جفا پر کیا مجھے
لے تو ہی بھیج دے کوئی پیغام رجا
آتا نہیں ہے تو توٹا لی ہی بد سے
کیا دل دیا تھا اس لئے پیٹتے نہیں کرتے
جیلنا تو دیکھنا کہ قیامت لے ہی قدم
جی میں ہے تو تیر کی لڑی اسکو بھیجوں
دیتا ہوں اپنے لب کو ہی لگے گ سے مثال

<p>یہ جہنم کے لئے دو جاہ آہ جو ٹھکان کیجے ملا دے خاک میں بتو یہی ستر آسمان کیجے نخل و گرز ہر لحظہ ہر دم ہر ماں کیجے عد و کوتل کیجے پھر ہمارا امتحان کیجے</p>	<p>رکھے تھے قہر سے سر پہ لاکھ نسا ہے دل عد و اس اوج برستا کی ہو شاید بھلا آقا کو کچھ آج صدمہ ہی ہے جو جفا و ظلم کی کینک گلزار ہم کاٹ لیجئے آپ بیچ رشک سے ہوا</p>	<p>فراست میں سب سے زیادہ تر ای آہ کرسی نہیں ہو چکی صوف میں طحا کوئی لگا خاک اور آئے لڑاکا حق ہی میں رہیں ہو چکی کیوں نہیں ہے مومن وہ کام صبح سب اس پاس کی ہیں ہو چکی در بدر ماضیہ دہائی سے کی ہو چکی ایک لڑاؤ پہلے سے سرق سے حلا ہو چکی روشنی الٹا</p>
<p>نہ آئے بغض یہ وہ سر یہ احتمال تو ہے کسی سے نہ ہو پردہ ہی یا نال تو ہے سب خلق نہ یہی جواب ہی خیال تو ہے شریک قتل ہو کر دور ہو الغافل تو ہے ہم آپ کاٹ لیں آخر نہ سوال تو ہے اب آگے ہو ہو امیہ انصاف تو ہے ہم اول حضرت عیسیٰ تک مال تو ہے کہ گو جوی ہمیں ملے کی رطل تو ہے</p>	<p>احل سے خوش ہو کس طرح ہو حال تو ہے نسا کے شکر سے کون کے لئے خوشیوں ذرا ہم اپیل مضطر کہ فکر وصل کروں زیریں لگ گئیں آئیں ہماری طرح نہیں کہاں تک کہ گھمائے تغافل قاتل خفا سے مار کو سونا معاملہ ایسا نہ مضطرب کہاں ضعف سے گرا ہی تسب مزق میں ہی رہی سہ مرنا ہوں</p>	
<p>عنت نرق فر کہ ہوس ہے مومن کو رماہ ہو لگا کما اس لئے سال تو ہے</p>		
<p>ہیں ہو چکی حب ہیں ہو چکی امیہ اہل آفرین ہو چکی تسب عیش اسے یہ ہیں ہو چکی مرے حوں سے تر آسمیں ہو چکی کہاں نہ سہم بیتہ کرا ہو چکی کراں سے زیادہ ہیں ہو چکی مری قسم اسے یہ شاہ میں ہو چکی براکت اسے مار میں ہو چکی وہ طاقت ہے حوں میں ہو چکی</p>	<p>اتنی دم و ایس ہیں ہو چکی خالق کستہ سخت حالی رہے بھر ہلا اس سیہ رور کو مرم ہیں سماں دم نہیں سوق سے قتل کر مری نعرہ تہ من نہ لایسہ کو لہو مرگ سے ہاں لوار تر کرے وہ ہند و سن ہو گا مٹی تو میرے اب انیار سے ڈھایا لی ہے کیور خیال آسل سے سہ سہلی کروں</p>	

اوتھا۔ ضعف سے گلہ خان جنوں کا اوتھ
 غیروں سے ہوا وہ مرد لاشیں کیوڑے چاٹتا
 انہی بدگالی اربابوں میں کسا شفی حور کے
 نامہ کہ دو خان اور خور خور رہا قید خانے
 میرا مرد گالی کا عیہ مال کھتا
 ط کے وہ مہر نامہ لکھ لکھا کہ ہر
 اس سے اس سے ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 ابھی سے گیس ماس ہا ہا ہا ہا ہا ہا

ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے سہولتیں
 دیں اور اس میں حصہ لے لیں

[illegible]

دل خاک جا کہ لہنے مرغ جیسے ہے
 ویرج کو کسا طس شکر دل کی جس ہے
 دہم جس رقیب کو اس کم سخن سے ہے
 اُسید داخ تارہ سہر کین ہے
 سب کا ویش رقیب دل کو کہ ہے
 خوشنوداں رجم خونک ہاتھ ہے
 وہا شکسہ پیر ہر جا کہ کھس ہے
 ائی نو دور سے پہ ڈال ہے
 عرب جو عجب پوچھو تو تر ویش ہے
 حضرت ملا ہیں مرے دلوا ہے
 ہیں کیا کہ سدا بکے رعب جس ہے
 سب بنگی تصور اس دہس ہے
 وہا ہی دل اسٹا وی دشمن ہے

۱۔ اگر کسی نے بھی نہ گوارا کرے ۔ تو
اس کو ہم کبھی نہ بددعا کریں گے

کجاں ساتھ سلائے ہیں
خواب کجاں لپڑا لئے ہیں
گم ویدارہ کیا لئے ہیں
اتس ماچو ہی حازرہ او
یار بس الخا ہی لئے ہیں
بارش کو سے اٹھا لئے ہیں
روز بستے شمع سے اجا لئے ہیں
آرزو سے کر بلانے جی لئے ہیں
فکر کرنے کا عذر ہے لئے ہیں
پر فانی کا عذر ہے لئے ہیں

۱۱

کہ وہ اُنیس دیکھائے ہیں مجھے
 اس کی تو یاد دل میں آئے
 گہکے کسروہ کے حق میں
 میں تو اس سے بڑے ہیں
 چارہ گز تک پہنچا ہے میں
 اپنے رویہ کے خلاف میں

<p>لہجہ مردوں ہی دباتے ہیں مجھے مردہ وصل سناتے ہیں مجھے تجھے اسباب چھپاتے ہیں مجھے</p>	<p>ہاں گئی برہ گئی حرکتی سے وہ جو کہتے ہیں تجھے آگ لگے اب بہ صورت ہے کہ اسے پردہ نشین</p>	<p>ہاں بولی ہو کہ وہی عشق ہے عجب ہم کو، وہ مست ماسے اور وہ علم ہے جی ہاں ہنسی ہے کوئی کیا وہ مرگ پھر لک باب کہتے ہیں نقہ نام ہے بہادر سے لوسہ کالہ پیر تقاض ہے چلوں شکر پی کی کا لہر بہر لک پیرا ہے شکر پی کی کیوں ہو وہ لک سیرودہ در بہت کسی وہ ادنیٰ مال ہے</p>
<p>باسے مارک کا ستانا چھوڑ دے کاشش وہ دلیں ہی آچھوڑ دے غیر اسکو نہ دکھا ماحوڑ دے حوسن افغان دل مجھا ماحوڑ دے لو ہی واعط دل جھانا چھوڑ دے کھل کے لیس سہ چھیا مایوڑ دے وہ مل گل گرس میں آچھوڑ دے رنگ، مال کا نہ لگا ماحوڑ دے پاس پیروں کا ٹھانا چھوڑ دے ڈر لگے سہ سہ کرا مایوڑ دے سہتم سر طوواں اوٹھانا چھوڑ دے مجھے نہ دین چھوڑا ماحوڑ دے</p>	<p>مومن و دہر خا حبر کرے نورے ڈھسلاڑنے ہیں مجھے</p> <p>جذب دل رو آر مانا چھوڑ دے حان سے عاتی ہیں کیا کبا سر نہیں حال دکھانا ہوں شاہد ترم سے گوش ناک پیر کسی کے رحم کر واع سے میرے جہسم کو مثال پردہ کی کچھ جا ہی اسے پردہ نشین ہوں وہ محمول گر میں زندا بہن میں لب بہ حرف آرد کاخوں ہوا ہم ہمیں اوٹھنے کے نیرہ سرم سے اوس دس کو عہ دل کبا کہوں آہ میری کتب وعائے لورج ہی نالو انی سے راکت بہت ر باد</p>	<p>دو لکھ لکھ</p>
<p>گر بہ مومن روہ وصل ساں نوعم فرقتہ ہی کھانا چھوڑ دے</p>	<p>پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال</p>	<p>پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال</p>
<p>پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال</p>	<p>پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال</p>	<p>پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال پھر سیدہ سوادع عمر عہ نام ہے ہر سو پھر ہے طائر محمول کی استمال</p>

وہ شام عمدہ حوالی تو بخود درست
 وہ نزد حکماء کس ہوا کہ نہ ہر دو ہیں
 ہو وہ مات کہ دست وفا میں آئے ہل
 بقا رجوش تڑپہ کہ تھا واسطے قیل
 ایہ مرگ یہ بہر فنہ راحت حال ہے
 قرآن بحکم سیارہ رُح آلی ہیں
 اگر حاربہ وفا امتحان کے بعد ہو
 رُح مال میں سے قطرہ مطرہ میں ہے
 زیب کہا کہ فہم کو وفا کا آئے نقیہ
 سر گل بہ قح انہی ادیکر ساکھ ہوا
 بخت تہم رحم محسب مغل
 نمود چار پہرہ اسی پہی کیا ہے تہا
 نہ کام روز سے کا ر عجز کام آبا
 حد اگر سے لکھا لوست سے پہلے آ
 کہے ہیں طول اہل سے تمام کام حار
 ہر آن کا اں دگر کا واسطے ماسو

یہاں سے وہ نکلتا ہے اور وہاں تک کہ وہ پہنچتا ہے
میں اور آپ کی سواہری رات کے پہلے
وہ نعل روضہ حرا کی گلابی رنگ کے پہلے
کہ تو ہے کم ہے پہاں تک کہ پہنچتا ہے
ٹے روضہ سے وہ جب روضہ حرا پہنچتا ہے
راجہ جہان گئی ایسے رنگ کے پہلے
کہاں وہ تیرے لیے کہان کے پہلے
ہے ہم روضہ حرا کی کہان کے پہلے
خون عشق رات کیوں حال کے پہلے
جہاں سے کہان کے پہلے

وہی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے
وہی ہے جس نے ہمیں پالا ہے
وہی ہے جس نے ہمیں تعلیم دیا ہے
وہی ہے جس نے ہمیں روزی دیا ہے
وہی ہے جس نے ہمیں رزق دیا ہے
وہی ہے جس نے ہمیں رزق دیا ہے
وہی ہے جس نے ہمیں رزق دیا ہے
وہی ہے جس نے ہمیں رزق دیا ہے
وہی ہے جس نے ہمیں رزق دیا ہے
وہی ہے جس نے ہمیں رزق دیا ہے

اسے جی رہے جو شہر میں
موتے اٹھ اٹھ رہے ہیں
جہاں کی جہاں جا رہے تو لپک رہی
وہ کہہ رہی ہیں اس کا کہی

یہ کہا سب کہ سنائیے ہو بار بار مجھے

وہاں اس قدر غم سکون ملان کہ لڑے
نے پائے یہ یار کے دوستوں سے اس کی لڑے
خلاف وعدہ مروا کی کہو ناں کہاں
سب سے بہت کم لوگوں میں حال کہاں
حمار چرس ملا ہم مر کر کہہ ناں
ہے اعتماد مرے سخت جھٹلے پر کیا کہاں
غزایہ شکوہ میں آنا کہ عمر ہر سنے وہ

رہا حال میں بھی وہ ہی انتظار ہے
 تنگ آئے حریفان مادہ نوار ہے
 کہاں کہ بچو ناصح سے ستر تار ہے
 وہ سے فرار ہو گئے آپس فرار ہے
 سنب ڈان میں کیا سم رو، گار ہے
 ڈوبے گی مریح م ستارہ بار ہے
 مصلح عار سم لائے سے سمار ہے
 رہا وہ سو سے بارہ حمار ہے
 لومیری حال سے کما نرا مار ہے
 علم نران سے کچھ جڑ ہار ہے
 کما ہنگار سے سمکھا گسا ہگار ہے
 فرص و سیتہ اولہ سے مستہار ہے
 اس اب لوصل و آتشوق ہر ہکار ہے
 بہت ہی لیتی ہیں ہا میں سے تار ہے
 ہر سے رطم آتے ہیں کارہ مار ہے
 وہ اہل کہہ سبھی دوا سہار ہے

جس بہادر ہر امر گناہوں کے لیے
 عرشا میں خاک و ابل کا رخ ہے
 اُسے کیسہ دے ہے اہر واد کا
 کہ جس حمار نے اے اے رادواں ہے
 دھان اتر کر لے لے اور دھان لے
 اگر خواہاں ہوں اے اے اے
 میں تلخ کام و مالک دھان لے

کہی انعام سے دیکھا نہ دیدار
فلک کے ہاتھ سے میں جا چہوں گر
شب وصل عدو کیا کیا حلا ہوں
چین میں کوئی اس کو سے نہ آیا
کتا دل پہ ماند ہی ہے کرا آج
کاحب الفات اس نے در اس
کہا ہے غیر نے تم سے مرا حال
تمہیں شور و فغان سے میرے کیا کام
و یا مسلم دہر حسرت کنسی کو
غنم تقدیر سی ناسع اور ہم
نچے ابدل تری جلدی سے مارا
جفا سے تھک گئے تو ہی نہ پوچھا

تھا سٹ اکثر اس کو میں رما کی
ضرر لاوے کوئی سخت اثری کی
حقیقت کھل گئی روز حرا کی
گئی رما دست محنت ہما کی
نہیں مسر آپ کے ہما کی
بڑی ہسم کو حصول مدعا کی
کہے دیتی ہے بیباکی ادا کی
ضرر ایسی جہنم سزا ہما کی
فلک سے مجھے یہ کسی دعا کی
اب آئی موت سخت نار ہما کی
ہیں تقصیراں دیدار ہما کی
کہ تو نے کس موقع ہر وفا کی

کہا اس سے سے یوں مرنا ہے مومن
کہا میں کیا کروں مر ہی خدا کی

رہ لٹا اس سے نہ ماری آسمان سے
یہ حال ہے تو کیا حاصل بیان سے
قیامت مرتے دم آئی ہماں سے
شب وصل آب کا عدد رزاکت
ترا ہے عشق کا انجام یار پ
رہی شب کی سی سہالی تو ہر دور
وہ آبا حاک پر تو ہی نہ اوٹھے
مرا کچا ترا ہے آب سے کیوں
مٹے دست سے کیوں کرے حجاب آب
مرے ہر گہر آب بول جاتے بھکدیں
وہ آئے ہیں ایت پیاں لاش یراب

جفا ہر عدد لاؤں کہاں سے
کہوں کچھ اور کچھ بکے نہ مان سے
جہاں بیکر چلے میں ہم ہماں سے
سکا ہے سو مجھے یحسان سے
بچا تا منہ آخر زمان سے
حور اس گے ہم اکہیں باں سے
ہوئے ہسم کیا بک ہوا گہاں سے
عیادت کی لب مغر بیان سے
ہ تر م آئی مرے شوق نہاں سے
اوٹھا ما عا ہے آستان سے
تجہ اسے رنگی لاؤں کہاں سے

کہا ہے وہی سے اسے بچ
سے احوال سے اسے رداں سے
سے احوال سے اسے رداں سے
سے احوال سے اسے رداں سے
سے احوال سے اسے رداں سے
سے احوال سے اسے رداں سے
سے احوال سے اسے رداں سے
سے احوال سے اسے رداں سے
سے احوال سے اسے رداں سے
سے احوال سے اسے رداں سے

جہاں سے تنگ ترست نہ ہو جائے
بیت سرت ہوا جاتا ہوں بیان سے
شرا کچھ ہے آستان یار
جہاں کی ہو گئی حوا آستان سے
عدا کی بے بیانی مان سے
آج ایماں لائے تھے مار جہاں سے
تمام شد غریبات دیوان حکیم
مومن خان مومن مر مومن

<p>کہ دکھا دل عشرت آلود مرگ جہاں سے حب الساقین ادا ہو گیا کہوں کہا کسی سے کہ کیا عزم ہوا وے شعر کی جو ہوس ہے کمال حصارہ ادا تھا یا مرشوں لے آ</p>	<p>ہوئی زندگی اپنی محمود مرگ تو جیسے کا سچ سے مرا کی را سرا دار اسفاق ماقم ہوا اوسے عزم میں تاریخ کا قہار تو قد فاز ہوا عظیم کہ</p>	<p>صفتیں اور کمال سرا دار اسفاق عزم میں عزم تاریخ کا قہار قد فاز ہوا</p>
<p>کہاں تک تغافل بس اے بے خبر خواب نہ پلا آج تو مے رشک آواز قسم دے مجھے علاج دل سر بسر عیش کر کہاں تک سیہ منی اتک خون کہاں تک رہوں تخی کام و خواب جہاں ہے سراپا سرور و نشاط عجب وقت تسلیش و کام ہے کلنے لگے خواہش و مدعا جہاں میں کسیکو ذرا غم نہیں نہیں ہے زمانہ میں رونے کا کام جو شبنم کے تھے اشک و زردان ہوتے عجب گر کوئی یار سے ہو جدا ہے انبال جس کا جہاں محیط وہ خان فلک رتبہ عباس نام نہ کیوں کر ہوئے اس کے جلو سے داغ وہ ہر اعلیٰ خان گردون مکان خلق و تہمتی و سرسرا پا و قار</p>	<p>وہ خبر رسالت و باخبر سال نکاح یار جانی جبر بھی ہے کچھ سانی لے کر ہو سہاگے مردہ جلا آج تو سیو کے سوختم کیے تم دے مجھے مے وصل سے بھگو مہوت کر کہیں تو پیوں مادہ لالہ گوں مے عیش سے میں ہی ہوں کیا ب زمانہ کو ہے دورہ ابساط کہ گردوں کو جنت سے آرام ہے پہ چوٹ اب ہوا سے ہر سچ بھرا کہیں مرگ مسرت کا نام نہیں صراحی ہی ہے لگی شل جام رنگ لب پیچہ حندان ہوئے وہ اجبال منداب ہوا کہ خدا سعاوت زمین و زمان پر محیط خجل حیکے جلو سے سے ماہ تمام ہے کس مہر تابان کا چشم و چراغ جھکے جس کے آگے سر آسمان زمانے کو جس سے ہے سوختار</p>	<p>صفتیں اور کمال سرا دار اسفاق عزم میں عزم تاریخ کا قہار قد فاز ہوا وہ خبر رسالت یار جانی جبر بھی ہے کچھ سانی لے کر ہو سہاگے مردہ جلا آج تو سیو کے سوختم کیے تم دے مجھے مے وصل سے بھگو مہوت کر کہیں تو پیوں مادہ لالہ گوں مے عیش سے میں ہی ہوں کیا ب زمانہ کو ہے دورہ ابساط کہ گردوں کو جنت سے آرام ہے پہ چوٹ اب ہوا سے ہر سچ بھرا کہیں مرگ مسرت کا نام نہیں صراحی ہی ہے لگی شل جام رنگ لب پیچہ حندان ہوئے وہ اجبال منداب ہوا کہ خدا سعاوت زمین و زمان پر محیط خجل حیکے جلو سے سے ماہ تمام ہے کس مہر تابان کا چشم و چراغ جھکے جس کے آگے سر آسمان زمانے کو جس سے ہے سوختار</p>

تاریخ

دست روشن روان ہوئی پہدا
نہاں کٹنے کے ساتھ ہاتھ نے

ایضاً

تحت دہلی خلی آزار
خوار ہوا بارے اس سال
ام تاول کہا اسے یار
ہاں نڈیو جھے گر تاریخ
سے کہاں جھوٹا کام

بچہ افغان رشوت خوار
لوگوں کا عفت مار اقبال
نامور دور ہو گئے اشتعار
ہیں سے کیا بہت تاریخ
اثر اسخہ مردک نام

تاریخ وفات میاں کالے صاحب

ہوئی خدمت وفات حضرت کی
ہاتف غیب یہ کہا ناگاہ

مہر کو تاریخ کا حیاں آیا
کالے صاحب کو سرحد دیا

رہا عہد پست

کھا ہم سے بھی رابطہ مویا کیا نہ تھا
یار وہیں بھٹار سے ہم بھٹے بارہ تھے

اسی ہوتی کچھ کہیں ہی گویا کہ تھا
دیکھو تو اسے ہر کو کہیں کچھ بھا کہ تھا

ایضاً

ہو خوش وفا ادا فضا سے چاہا
پتہ ترک علاج (ار) تو کنا مومن

کوئیہ کا سہر سخت رہا ہے جا تا
دیکھو چاہاں گے کر جا رہے ہا تا

ایضاً

کرا کو تہ حفاں جس میں ہی تو تھا
کچھ اور ہیں ہر میں ایہ ایکس

کرا دسہ اک تگدل میں ہی تو تھا
اک درودل میں سودن میں ہی تو تھا

ایضاً

ہم ہیں ادھر کی آہ سپ کچھ بھٹے
ہم ہیں ادھر کی آہ سپ کچھ بھٹے

کچھ ہم ہیں کچھ سپ نہیں یاد کیا
اوسے ہم ہیں کچھ سپ نہیں یاد کیا

ایضاً

گر دور و کسم پو طبع آئی ایہا
بہاں رہو جہاں کی آہ سپ کچھ بھٹے
کریٹھے وہ ہو سکے ورائی اٹھا

ایضاً

گر دل میں اتنے بہتر سے علم کا ہوتا
کا ہے کہ یہ لوٹا تر پیا ہوتا
کیسے آرام سے گردنی اوقات

بہتر

ایضاً

سے کاس کہ بیا دل میں سہا ہوتا
ایضاً
میرے دم جھول رہا ہے جا تا
سارے کس ایسا ہے جا تا
سہرے کس ایسا ہے جا تا
سہرے کس ایسا ہے جا تا

ایضاً

سہرے کس ایسا ہے جا تا
سہرے کس ایسا ہے جا تا
سہرے کس ایسا ہے جا تا
سہرے کس ایسا ہے جا تا

<p>دوست ہے جو حال عجب کیا دل نہ لے سیکم رضا کا کیا سنا دل سے اس کی جو جار کیا سنا دل سے اس کا ساہوکار کیا الیہ</p> <p>جہ عجب شباب راگالی کار پیروں میں آسمان وہ دلوں کا اب یہ جی توئی وہ دنیا میں باتوں میں عارفی ہے کہانی کار</p> <p>الیہ</p> <p>ہے طرز نسیم رنگ بزم گلستان حسرت وہ صبا کی ہے گوم جلا پرفکو عرتک - جیتنے دیکھا پڑا سب بیکم کہہ کر سنا</p> <p>الیہ</p> <p>مومن کر دیتی گرد تراب کیا بیکر طیارہ کہہ سکتے ہیں</p>	<p>چہ روز وصال یا کہ عید زماں اداسی گنتے ہو فوج کر ماہیرا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>حاشا آپ نے دبدبم دینے ہیں کیا کیا حوشناہ در غم پیڑ ہیں کیا کیا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>کچھ کشتکش سر و حفا کی حد ہے اصناف ستم کئے ہیں کیا کیا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>مسترا</p>	
	<p>گہر دین میں قحلق لگانے دینا - قحط سے حفا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>گا ہے صمنوں کو پہننے جانا دینا - الہ درے حفا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>سب در و حرم کی خاک بھائی مولا - کیا خاک کہیں</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>دکھا تو کہیں نہیں ٹھکا ما اپنا جی مچھ گہا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>ریاضی</p>	
	<p>حب پاس وفا اس سے ہار نہ رہا ہم کو حیاں دوستی کا رہا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>فرمان میں کس اداسے کہتا ہے نہیں اتنے ہی میں عاشقی کا دعویٰ رہا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>ایضاً</p>	
	<p>کیا ظلم اسے مالہ سداک کسا اس شعلہ مزاج کو عھناک کیا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>افسوس وہ لعل لب نہیں گرم سخن اس آتش جہنمی پر جی خاک کیا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>ایضاً</p>	
	<p>یوں کا ہیکو پارے وفا حنا تھا بوں کا ہے کو دشمن ہستنا حنا تھا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>ایک کہیں آتا ہے دل ایسے پر مہی کسا جائے پیسے تم کو کہا حنا تھا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>ایضاً</p>	
	<p>اندیشہ بایاں صفا کرتا تھا ناداں رہا پاس وفا کرنا تھا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>ہیروں کے لئے ناک سے کھو یا ہکو کیا تم نے کیا اد آد کیا کرتا تھا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>ایضاً</p>	
	<p>ہنگامہ حسرت کہ سر ماو ہوگا یوں روئے - ال سیو عدا ہوگا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>اوا - سنی - ظلم اک کیا نہ سیکو سہم - نہ ظلم کہ ہم بہک گیا ہوگا</p>	<p>ایضاً</p>
	<p>ایضاً</p>	
	<p>ایضاً</p>	

ہندی صنم اس میں جستجو میں بیابا
اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا

ایضاً

لکھا نہ گیا اگرچہ دست لکھا
لکھا وہی بالکل کہ ہے دلیر لکھا
حیران ہوں کہ جو حال پریشان ہے مرا
یہ کاتب تقدیر سے کیوں کر لکھا

شیراز

مومن دل سا مکان حور باد دیا
اس سگدہ لون کو دیکھے کیا خاک لیا
بے وہ مکان کہ تھا خدا کا مکس
ر باد کیا او سے بہ کہا کام کیسا
ماسد صاحب
جر سب و عذاب
کر بدرستان
اسے خانہ حراب

رباعی

کیا کہنے ہوا جو ضعف سے حال حراب
منہ خاک چلے ہے لب کی حدش معلوم
کیا ذکر طعام لی ہوں سرگتا آب
توں تائے لہاں کا نام میری کتاب

ایضاً

رورو کے کہا اٹس سے ملاقات کی تھا
اسے دکر شب وصال ہے اجڑا اور
رورو کے کہیں ہجر کی راتیں بہیاں
رونا وہی زار زار ہے کیا مات

ایضاً

اسے حلقہ رلف دام داری ہے عث
یاں دل سے دراز جا چکا ہے ک کا
اسے ازو ادا کس ہماری ہے عث
اسے شوخی پار بہراری ہے عث

ایضاً

درماں مرے یہ طلب کو غور ہے آج
اس حال میں کل ناک تو حیا معلوم
معلوم ہوا فراج لے طو ہے آج
آج آؤ کہ زندگی مری اور ہے آج

ایضاً

یہ مال ہوں میں اگر چھاتے ناصح
حسن بت کو کہ جو طے میں مل ہی لو
کہا کام سچہ سری لاسہ ناصح
کما سلم ہے ڈر زراں اسے ناصح

ایضاً

میں ہوں میں غور پھر ہوں پھر
ادس کوئی مہوش تو دیکھا ہی نہیں
بے شک زیادہ زاپہ ہوں پھر
مومن نے کیا نام مست بہ باد
آتا ہے یہی میں چھپے کیوں صورت
اب ہی وہ تزلزل کے گرد پھر تزلزل

ایضاً

ایضاً

میں ہوں میں غور پھر ہوں پھر
ادس کوئی مہوش تو دیکھا ہی نہیں
بے شک زیادہ زاپہ ہوں پھر
مومن نے کیا نام مست بہ باد
آتا ہے یہی میں چھپے کیوں صورت
اب ہی وہ تزلزل کے گرد پھر تزلزل

ایضاً

میں ہوں میں غور پھر ہوں پھر
ادس کوئی مہوش تو دیکھا ہی نہیں
بے شک زیادہ زاپہ ہوں پھر
مومن نے کیا نام مست بہ باد
آتا ہے یہی میں چھپے کیوں صورت
اب ہی وہ تزلزل کے گرد پھر تزلزل

	پالی اس نے جو تجبیہ ڈالا مومن	ترداسنی وصال کی ہے یہ لوید
	الضیاء	
الضیاء کھڑے اور غلا اس میں سو جی تو	کما بخت تھے ابن سمر اور ابن زیاد	اولا و ملی یہ ہے ستم یہ بیداد المدائے مقلدوں کی فریاد
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے بجا رہی دیکھو بے پروا والدہ بجا ہے ارجمت کا چوم نوبت نہیں آج نظر آئی ہے	کیا ڈر ہے اگر نیند نہ آئی یک چند	بے خوابی ہر روزہ سے میں بچنے بند منظور نہیں کہ میری آنکھیں ملں بد
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے بجا رہی دیکھو بے پروا والدہ بجا ہے ارجمت کا چوم نوبت نہیں آج نظر آئی ہے	تہمت ترے عشق کی لگا دی مجھ پر	کر دی مری جان حرام شادی مجھ پر دل سے مرے تھے کیا بنا دی مجھ پر
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے بجا رہی دیکھو بے پروا والدہ بجا ہے ارجمت کا چوم نوبت نہیں آج نظر آئی ہے	امواج فرات دیکھ دوئے شبیر	حسرت سے بہ خوتا ہوش کی تقریر کیا تنگی آل بنی کی تدبیر
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے بجا رہی دیکھو بے پروا والدہ بجا ہے ارجمت کا چوم نوبت نہیں آج نظر آئی ہے	مومن ہے اگر چہ سب بے شکا بہ طور	توحید و جودی کا نہ کرنا مذکور ندے کو خدا سنائے کسی کا مقدر
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے بجا رہی دیکھو بے پروا والدہ بجا ہے ارجمت کا چوم نوبت نہیں آج نظر آئی ہے	ہے صنف سے دلچسپ دہرنا و شوار	جب دم نہ رہا تو مام کرنا و شوار چینا و شوار مجھ کو مرنا و شوار
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے بجا رہی دیکھو بے پروا والدہ بجا ہے ارجمت کا چوم نوبت نہیں آج نظر آئی ہے	حالت میں تھا کوئی فقط میں او بار	سب صدم آئے ہیں فین و عم خوار وہ فضا کہے کون کہ بھیلے دل رار
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے بجا رہی دیکھو بے پروا والدہ بجا ہے ارجمت کا چوم نوبت نہیں آج نظر آئی ہے	ہے سب کوئی دل سہار	ہر سب کوئی سوچتا ہوں لیکن ہر بار ہر چہ تباہ سے نہیں سوکار

ابن دشمن جان کا یاس کتنا کم ہو	کہتا ہوں کہ دل نے ٹٹھاؤں میں
ایضاً	
قاصد میں تیرے سخن کا شایق ہی نہیں	کچھ ذکر ہو طبع کے موافق ہی نہیں
پیغام سے بے ہوش ہو کیا نہ کر سکیں	ماتوں میں جو بہل جائے یہ عاشق ہی نہیں
ایضاً	
یانی یہ سراچاہ کی جی کھوتا ہوں	ہنسی کی ہے کہا جاسے اگر وہاں
اس تو یہ اب ناک نہیں نرم نہیں	میں ذکر وفا کر کے محل ہوا ہوں
ایضاً	
آرام و سکون کہاں ہے بیانی میں	صد برق طیاں نہاں ہے بیانی میں
اک آن ہی دل کہ جیس لینے نہ دیا	یہی ہی سی تودیاں ہیں بیانی میں
ایضاً	
کہا خوب غذا میں گرفتار ہو میں	عامدادہ لطف رشک اعیان ہو میں
چنے سے مرے و دشمنی سے خوش ہو	جانے ہے کہ مدگی سے نیر ہو میں
ایضاً	
نا تیر یہ مید کی ہے میں ہی کیا ہوں	نہ کہتی ہیں آب ادب میں حلنا ہوں
اسے حضرت دل اب تھاری حد سے	انشاء اللہ پھرتوں کو چبا ہوں
ایضاً	
اتنا عاشق یہ طلم اتنی بیداد	اے آفت جان
یہ لوگ چاہیں توجہ کا ر حلاوت	مید ایں کہاں
صد حیف سحالی قدر او کی تو نے	تھا ایک ہی وہ
اسوس کی مات ہے کہ یوں ہو مراد	موسن سا جاں
رباعی	
روتا ہوں جیس ابن علی کے عم میں	میں عیش جیاں کی آہ اس نام میں
حیف آل نبی میں کوئی بانی نہ	لازم ہے کہ بانی نہ ہے کچھ ہم میں
ایضاً	

ارباب مدین کا میں نام ہوں
تقلید کے سکروں کا سر دفتر ہوں
مقبول رہایت اللہ یہ بتاؤں
بیٹے کہ فقط مطیع بن کر ہوں

ایضاً
مرا لطف و انصاف تیرا ہوتا ہوں
سیفانہ دور و دور کے ہیں ان کو ہوتا ہوں
نہت میں تیرے روز پہا ہے اوتا ہوں

رباعی
نہت کے چمکے زندہ رہا ہوں
ایضاً
تھا لایق سیر جہاں
خان کش و طیب چہ خوش ناما ہوں
یہ جو رنگ دفع لاکھ ہیں جان
سو سے بانی ہوا جہاں

ایضاً
کیا لول تمل سے جان کو تار کو
سرت سے لڑا اب آباد کر دے

	بیرار ہوا ہوں اس قدر دینا سے	گر ہاتھ لگے تو خوب سراہا کروں
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اپنے سب سے بڑے میرا یہی حال ہے جو جیسے تم ہو حاجت و حق قدر عہد و کوہ ہر	حسٹ میں ہر روضہ حشر حانا مومن ہر رات نمل رو سے صنم سے آخر	نادان نہ بن کہ تو ہر دانا مومن اکدن ہے خدا کو مہ دکھا مومن
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اپنے سب سے بڑے میرا یہی حال ہے جو جیسے تم ہو حاجت و حق قدر عہد و کوہ ہر	ہو کچھ ایسا کوئی نہ چاہے تھکو تامیر سے سوا کوئی سچا ہے تھکو	ہے ہر سہ اکوئی نہ چاہے تھکو شکوہ کر کے کرو گناہیں رسوا
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اپنے سب سے بڑے میرا یہی حال ہے جو جیسے تم ہو حاجت و حق قدر عہد و کوہ ہر	ہو گی تکلیف رحمت یزدان کو دشوار ہو حبش سے نکلا جان کو	مگر ضعیف ہی رہے گا موٹیاں کو کیونکر ہو سچے گی عسالم بالانک
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اپنے سب سے بڑے میرا یہی حال ہے جو جیسے تم ہو حاجت و حق قدر عہد و کوہ ہر	اس بارگاہ سے بجا دے کو گر رحم کرے چھپے سرا دے کو	معلوم ہوں یہ داد خدا دے کو جو چھپے سے سوا ہے نہ تھو دے کو
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اپنے سب سے بڑے میرا یہی حال ہے جو جیسے تم ہو حاجت و حق قدر عہد و کوہ ہر	دکھلائے یہ سب عداوت لے محکو کیا کیا نہ کیا خراب دل لے محکو	کیسے دیئے بیعتا دل بے محکو و حسرت روہ کو بھڑتا ہوں
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اپنے سب سے بڑے میرا یہی حال ہے جو جیسے تم ہو حاجت و حق قدر عہد و کوہ ہر	نے کوچہ یار میں گزارا محکو شمالی دل سے آہ مارا محکو	یہ صر و سکول کا گھر میں یارا محکو سمات کی طرح ایک دم چین نہیں
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اپنے سب سے بڑے میرا یہی حال ہے جو جیسے تم ہو حاجت و حق قدر عہد و کوہ ہر	کوئے بت مہر جلوہ بھائی محکو وہ دن الہ پھر دکھائے بھکو	پھر کوئے صم پسند آئی مجھ کو حسن نے دکھائیں یہ اندیری میں
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اپنے سب سے بڑے میرا یہی حال ہے جو جیسے تم ہو حاجت و حق قدر عہد و کوہ ہر	کوئے میں بٹھا دیا جانے محکو صد شکر اٹھا لیا خدا لے محکو	کیا حور و ربوں کیا دفائے محکو نظروں سے بتوں کے گرا پڑا تھا

راحمہ

ایلی پھینکا تو گرم ہوئی نہ سمجھ
باداں یہ دیا ہے اُسے چوٹا بھوکوایضاً
افست میں ہی چھو دکھ دیکھ جانے ہو
یہ کوہ دامت کا پکھ جاتے ہو
یوں ہی امی نام سے ملے جانے ہو

چاند غبروں سے جدا ہوتا ہے	کب نائل ارماب و وفا ہوتے ہو
ایک ایک سے میری بیوہانی گم	کچھ میر سے بیعت سے جدا ہوتے ہو
ایضاً	
کیا رحم نہ آئے مات باور تم کو	کساوں حکر چاکر دکھا کر تم کو
ہوں کاغذ نامہ کے ہزاروں سرے	حال دل صد چاک لکھوں گرم کو
ایضاً	
تم میرے سحر کا سبب ہے نہ کو	بہ مات جگر دور غصہ ہے نہ کو
معلوم نہیں تم کو طیبو احوال	جلتا ہوں یہ کہنے سے کہ تر، ہے نہ کو
ایضاً	
درد شہداریہ کر ملا نو دیکھو	جو یری چشم ماحرا تو دیکھو
ایسوں سے ہو کیوں مقتضالی ارہی	کیا صبر کسا اون کی، ہ ماؤ دیکھو
ایضاً	
موسم یہ از سر یہاں مری کا ہو	ایہ کہی آمد و سی کا ہو
لوحہ وجودی میں جو ہے کیفیت	ڈرنا ہوں کہ حیلہ خود پرستی کا ہو
ایضاً	
کردن میں بہر جھڑو، عام کہا دو پہ	ہر ماہ نہ طرح بام کیا دو پہ
جو رسم لسا ہے یہاں نہ خراب	کجا یہاں دور عام کیا دو پہ
ایضاً	
کہ نہ کہ، لوط شاں دل جو کی سادہ	کہ نہ کہ، فکر و مہول حسد و اوجاہ
آنا ہے یہی میں جہڑب کچھ نہ میں	اک کو نہیں پہنچے کہیں اللہ اللہ
ایضاً	
کہ نہ کہ، آئینہ لوار (ال گاہ	او (یہ) چہ دورست مبارک پگاہ
راہ کی شہر میں یہ پڑے ہیں آریہ	لاحول (دلاق) الا بالحد
ایضاً	
ہر شاہد و بارہ صبر تو	۱۲۱ (۱۲۰) دل سے دہر تو نوپہ

امام شہاب اور دل جوئی ساقی
فصل گلی دو گلی اور توبہ توبہ
ایضاً
آوارہ خلق سب شرار و دہشت
پہرستے ہیں دل کئی سادہ و دہشت
چکریں ہیں چرخ اور دہشت و دہشت
اسے گروں روزگار کیا دور و دہشت
ایضاً
بنا چکا
وہی کا جو ہو اور جو دہشت
جہاں آگے جاؤم سے دہشت و دہشت
نہو وہاں سے اور کیا مارا مارا
سے کسب اب نئی دہشت سے
ایضاً
میں نے جھپٹا لیا
میں نے جھپٹا لیا
میں نے جھپٹا لیا
میں نے جھپٹا لیا

<p>دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>جو کھائے ہمارے شعلہ را کیا تاکہ پیچھے جو رست سے نکلتا ہو پہلا کا خاک، تہہ</p>
<p>ایضاً</p> <p>دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>دل درد کا سسلا خراپی یہ ہے لڑ مار سوئے دما خراپی یہ ہے</p>
<p>ایضاً</p> <p>دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>سوچی تھی یہ پس مر سے ستانہ کیلئے کڑی تھی یہ اکس پر ٹا۔ کے کیلئے</p>
<p>ایضاً</p> <p>دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>اوس "کایت نہانی" نہ گئی دل پر سے مرید کی گرائی نہ گئی</p>
<p>ایضاً</p> <p>دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>مومن پورا ہی کسی یہ مرتا ہے کوئی انا داں اسبابی کام کرتا ہے کوئی</p>
<p>ایضاً</p> <p>دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>خاطر نہیں تم کو گر ہمارے ہی گراں نہیں وہ دوستی نہ ہی</p>
<p>ایضاً</p> <p>دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>ہے اور ہی آگ سورس دہانی ات طشیوں لیے کہاں بھالی</p>
<p>ایضاً</p> <p>دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے دیکھا کی طشت، اچھوڑے سوال کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>کی صرف، کمال زندگانی ہے تب سرم سے ہو گئی الی مانی</p>

گوریا پہ مکان تھا تنگنا سے عالم	حبوٹ کہ دل گیا قہار من آئی
ایضاً	
ویران ہوئی سوچا یہ کہ نہ سہرا	امیر ہی مرے سامنے تم بنے آئے
بس مجھ زیادہ نہ رولاؤ دیکھو	ایسا نہ ہو کچھ اور حرف رہا آئے
ایضاً	
ہے نرم طلب میں اوہی ہمالی	مستی نے نئی جلش پہ دل میں الی
حسرت سے فلک کو دیکھ کر کہتا ہوں	یاب، سوچا یہ ہے کس نے خالی
ایضاً	
مومن خلقت باس پر مرقی ہے	سریاؤں پہ دامن کی طرح دہرتی ہے
عماہ ہے نے عصا نہ جہ حضرت	پیروں کی بیوی وضع ہوا کرتی ہے
ایضاً	
مومن لازم ہے وضع موعوب ہے	حورنگ ہو ادھی خون اسلوا ہے
کیا حرقہ و عمامہ ہے المداہد	حب شکل بگاڑ گئی تو تم خوب بنے
ایضاً	
مومن کوئی کسو اسٹے معیوب ہے	مال بچ ہے سی رہے جس ملوب سے
حب ہو یہ صنم سے بدسلوکی پہ نگار	الد سے گرنے تو کب خوب بنے
ایضاً	
وہاں رات آئی کیوں نہ گندہ ملی	ہر آن قیامت مرے دم پر گدہ ملی
ہی سبکہ خبر خوش مرض کی چھیرات	سہار کی رات سے ہی ہر تر گدہ ملی
ایضاً	
مہر سے بری ہے کس پرانی اس کی	آئندہ گہار غدا سانی اس کی
دسدہ نفس جو اماند ہے کہے	پینڈہ اسکی کوہ غدا سانی اس کی
ایضاً	
میر ہر سے ہو سے سرج سپہ کاروں کے	لور وچ ہے وہاں میرے گنگاروں کے
یو بہ نہیں کہ اور رحمت ہے سداہ	دہو نہیں مگر کس ہوا دوس کے

الضیاء	مردک نے شہشاہ سے بیعت چاہی
الضیاء	گدہ کے کسراہ سے بیعت چاہی
الضیاء	صدائق ہوا مٹی بیت کا پرید
الضیاء	وزن زید الدہ سے بیعت چاہی
الضیاء	وصلت میں بکری نرانہ پایا ہے
الضیاء	عقی ایک زب خاک کھایا ہے
الضیاء	ایکاش کہ حال دے چلے نہ
الضیاء	جی کے عیش علی چھاپا ہے
الضیاء	ہوتے عدا اگرچہ بائی کرتے
الضیاء	ایجان آئی ہی دل زانی کرتے
الضیاء	حال پاس ہی چھوڑنے ایکاش
الضیاء	تم ہی مایوسی ہی یو جان کر ہے
الضیاء	تمام شہر باعیا ہے

مثالث پر غزل مولانا عسری شہر از می رح

لذت و رست در دل شہا گر یستن | حوس در غزل سرست طوطی گر یستن

یہاں لول لودن و پیدا گر یستن

ست بے حجاب رو تو یوں جہانک چارسو | اسے دیدہ مترم دار کہ مقول عشق کو

رسوا نگاہ کروں در رسوا گر یستن

منظور ہے کچھ اور کہ اشک آنکھوں نے چلے | میں خود کم کہ گریہ بھالم کھو دیا

می ریمیدت بر گرس شہلا گر یستن

میں خولٹا پٹاں عسٹ اکھٹا ہنکسا بار | کہ کام دل گر پیسہ رشہ بھنا بار

صد سال سترال رشتا گر یستن

چراں ہوں کچھ رابط گل و شبنم سے ہر بار | سید و راہ صحت دار راہی ہر گاہ

مزدین آشتا نو دیا گر یستن

بھرفہ ہائے روتے ہیں کن کن سٹخوں | عرم گر یہ ہائے ہوس صرہ رگڑوں

عرے بتازہ مایدم دو اگر یستن

اسے شیخ سیر بندہ و علد رن رست | گاہ چہ ہاد مر وندی گر ہم خوش ہست

تا کہی ز شوق صدرہ و طوطی گر یستن

لاکھوں تہا حال ہیں میں شہکار ایک | کہیں کہ ہست کہہ سچا ہست بیکہ

تو ان بھال می ش و نہ ہا گر یستن

مومن یہ کہہ سچا کہ ہے گرید بے تارت | عرفی زگر یہ سب داری کدر راز

ورون در دل نہرو الا گر یستن

تختیں غزل خواجہ حناء تا عیاں لکھتہ

دور ایام و گرسٹرم محالیہ دارد | لکھتا از اہر ہا لکھتا دارد

تخت میراب نگاہان سر حوالی دارد | آکہ از رسل او عا مایہ دارد

از بادل شد گار تار و عا لہ دارد

جی گیا صہ میں حاصل ہوئی نای عاود | کہل و شبنم رسل دل کھلا دارد

شوخیان ہیں قلیق سسل و فسلتہ حاج | کہ کہ عود سارہ دارد

جہاں کہ کہ عسری شہر از می رح
بہاں کہ کہ عسری شہر از می رح
لذت و رست در دل شہا گر یستن
حوس در غزل سرست طوطی گر یستن
یہاں لول لودن و پیدا گر یستن
ست بے حجاب رو تو یوں جہانک چارسو
اسے دیدہ مترم دار کہ مقول عشق کو
رسوا نگاہ کروں در رسوا گر یستن
منظور ہے کچھ اور کہ اشک آنکھوں نے چلے
میں خود کم کہ گریہ بھالم کھو دیا
می ریمیدت بر گرس شہلا گر یستن
میں خولٹا پٹاں عسٹ اکھٹا ہنکسا بار
کہ کام دل گر پیسہ رشہ بھنا بار
صد سال سترال رشتا گر یستن
چراں ہوں کچھ رابط گل و شبنم سے ہر بار
سید و راہ صحت دار راہی ہر گاہ
مزدین آشتا نو دیا گر یستن
بھرفہ ہائے روتے ہیں کن کن سٹخوں
عرم گر یہ ہائے ہوس صرہ رگڑوں
عرے بتازہ مایدم دو اگر یستن
اسے شیخ سیر بندہ و علد رن رست
گاہ چہ ہاد مر وندی گر ہم خوش ہست
تا کہی ز شوق صدرہ و طوطی گر یستن
لاکھوں تہا حال ہیں میں شہکار ایک
کہیں کہ ہست کہہ سچا ہست بیکہ
تو ان بھال می ش و نہ ہا گر یستن
مومن یہ کہہ سچا کہ ہے گرید بے تارت
عرفی زگر یہ سب داری کدر راز
ورون در دل نہرو الا گر یستن
تختیں غزل خواجہ حناء تا عیاں لکھتہ
دور ایام و گرسٹرم محالیہ دارد
لکھتا از اہر ہا لکھتا دارد
تخت میراب نگاہان سر حوالی دارد
آکہ از رسل او عا مایہ دارد
از بادل شد گار تار و عا لہ دارد
جی گیا صہ میں حاصل ہوئی نای عاود
کہل و شبنم رسل دل کھلا دارد
شوخیان ہیں قلیق سسل و فسلتہ حاج
کہ کہ عود سارہ دارد

کہ اگر قطار دل رلے نہ جہ سو گوار آسہ ۱	میں اور چند ہوسہ راک عاشقی دوس	ہوئے ہیں راہ رو علی گار نکسین
یہاں سپہر دم و ہیراں سوار اسد	ہر گوار ملائی کو لکھوئے خلاص	چھوٹے کی ہنک و نہ جھوٹی خلاص
کہ رست گان کس نہ رشتہ کار آسہ	چھ سہرہ خاک گد گردہ ہنس دل	کہ در رست دل تلکین عمر ہر اس
ایچنا تنخیں	عسار رقی سے آنہ جہیں روشن	رہش حیرہ حافظہ ہی توں دہل
کہ سسکناں در دست خاکسار آسہ	کسے نمکدہ تاکے لہر لہن بات	رداع رشک عدد گرم سرفش ہات
نہیں سو وادو سح احسن بات	تنگ آئے ہیں اس کھکھ چوڑی نگہ ہم	ہو ہیں لہ مدہ ہیرا بیوہ پیلہ و گرم
کہ گاہ گاہ سردست ابر میں باشد	کے عیر نہ ہی ملافا جہ اگر جہ پہن	من آن نگہ زہیماں پہنچ نہ ستارم
کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال	کہ گاہ گاہ سردست ابر میں باشد	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال
س اس اوس کی چھل دیکھوئے عدد کو کال	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال
رہنم محرم و حیراں لہریہ من است	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال
عد و کما بات پہلی ادب سے شہوار	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال
کہاں سے جہل پور کچھ ہر ہزار تار	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال
در ال و مار کہ طوطی کم از عین بات	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال
و فور و مدت و جوق دل پہرہ و فیل	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال
اگر جہار و رولوں تر دشت ہر تہاں	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال	کہا تنک سے خاطر میں حل رخ و ملال

ایضاً خمس

لیست ایضاً خمس سام شوق کام میں رود
لیست تا غنما جہلی کلام میں رود

گر رو پیک خیال فتنہ کام میں رود
لکھ قاصد را سارار دومام میں رود

رحم مگذار کہ گدا ارم یہام میں رود
کہاں ہنر نہ کا لہ لیسے سوں وہ گھنگو

نائے ماکامی رہی دلکی ہی دل میں آرد
ہاں مگر قاصد ہو میدا بعد سبجو

سرنہ گرد قاصد در ترم حواس تلخ آو
جوں یہام میں رشیریں کلام میں رود

میری ہی من سے ہاں عداوت وداں
حیثیہ جی تو تھے الم ہائے فراوانی قصاں

لہر مردن ہی ہوں مال ہم و حواں کہ ہاں
ریشک دارم رفوں کی پین از دیگران

مردہ مرگم سر و موت حسام میں رود
دل سے بہر صید صہاد ای ہی تا ہر جو

اس اسری (۳) گرفتار کد مستکو
مرع دل ستم چنے صہدیش بدام آرد

لے تنافل باہنسا اوسکو کہ ہے دامن کو
آہ اگر آں مرع و حشی پے بدام میں رود

بہر شریسین ہوں تلخ ہائش تلخ رود
کنوں مرے مافم میں ہلکا کنوں سوئے دم دور

فی الحقیقت گرچہ اسے ارباب شور و دل سور
تلخ ماتہ رہر مرگ اما تیر ہی ہور

بیواند تلخی ہمسار اکام میں رود
شکوہ اوس کا عہد سے کرتا تھا ہے اہنار

گود لا بانوں میں کہ انسا نہتالیوں ایکار
حاصل جمیع سے ارباب گئی و تہس کہ یا

لیکات کیوں تیسیاں کیانے ہے مقیلا
گوس رر حشس میدارد جو نام میں رود

کل ملامتون اگرچہ نو دست پہلے ہی
برہو ہے حاشق اشتہار در سر دیار گئی

بھاگا تھا و دور دارد دل پیستہ ہی
رام بہر دوی دل میلی آوارہ سستی

ہر رماں آرام آشا ہوسہ رام میں رود
سویک جو سگار و دے دیگر نظم کسم

ایضاً پنجیس
ترسم گرا رحمت حلیتس خبر کسم

در رم یار ہمسہ دمن کر کسم
گرچہ سرد ہر گلہ در دسر کسم

یادداشت گزشتہ ادب پیشتر
یادداشتی سے تا ہوں شوق
خفا جی میں کیچوں کہلے آروزی
سیکھ کر دل سرکست دل یاد آگئی
ترسم ربوہ جانی خود سہل تو سے
سزا آئید داری تو بیت حرم
و کیا جو ہے حالہ جیسے میں شج و شاب
سختی مگر جی ہی تو شوق غلط
یادداشت
دقت و دلع اوس دوار حراب
کیا طلوع صبح کہاں ہے کسم
ہے اگر میں جلوہ گرا ہی دوداد و لغور
کیا یکے میں گلا اوس تاب سوز
بیگانی شوق میں کہ رم ہور
مگر تیار در دے یارہ و گرا کسم

ماصح دیال کین: گیکہ شیخ و شارب
 ابو خوئی ہونی تری لے خانان مراد
 شہ سے میرے کرناگی حلق اعتبار
 رہا ایم رسید بچائے کہ از حجاب

دیگر یہ پیش ہوا تو اکم گزینہ قسم

زراجست پیام بران سے بھقا یاد
 راری رہی سادہ یہ کیا کیا ہی تھا
 رور آبا کا ام دشمن پر کین و ساد
 اکنوں کہ لہجہ داد و لہ کر یہ قسم مداد

وہ کوئے ادنیٰ شہ رخا کے سر کشم

سوق نظامہ سے ہونے بر باد آرو
 فسوس کا چارہ نہ ہوا ہوسکا کہو
 صوفیہ ترم عینی کا کہ دینا و

اما خون میں نہیں توانم نظر کشم

چند لہجہ چارہ چارہ چارہ چارہ چارہ

نہا لہجہ چارہ چارہ چارہ چارہ
 رہا لہجہ چارہ چارہ چارہ چارہ

یہ آرد نہ رہا ام تلک

رواس صفا چارہ چارہ چارہ چارہ

کچھ چارہ چارہ چارہ چارہ چارہ

فرار نہ رہا ام تلک

اس قسم چارہ چارہ چارہ چارہ

رہا لہجہ چارہ چارہ چارہ چارہ

یہ آرد نہ رہا ام تلک

رواس صفا چارہ چارہ چارہ چارہ

کچھ چارہ چارہ چارہ چارہ چارہ

فرار نہ رہا ام تلک

اس قسم چارہ چارہ چارہ چارہ

رہا لہجہ چارہ چارہ چارہ چارہ

یہ آرد نہ رہا ام تلک

لقد دواں اشک کا ہر دم دور
 باقوت حقیقت کا یہاں پریم و عجب
 اسے کہیں ہم سے کہیں ہر سب
 پتو بکار دیہ پیام اعلیٰ طلب
 ایسا نہیں ہے ہر دور و درشتی چار
 رونا و گھٹنے سے کہیں کہیں چار
 راز پر لگانا نہ ستر نہ سے ترسار

یہ لہجہ چارہ چارہ چارہ چارہ
 کچھ چارہ چارہ چارہ چارہ چارہ
 فرار نہ رہا ام تلک
 اس قسم چارہ چارہ چارہ چارہ
 رہا لہجہ چارہ چارہ چارہ چارہ
 یہ آرد نہ رہا ام تلک
 رواس صفا چارہ چارہ چارہ چارہ
 کچھ چارہ چارہ چارہ چارہ چارہ
 فرار نہ رہا ام تلک
 اس قسم چارہ چارہ چارہ چارہ
 رہا لہجہ چارہ چارہ چارہ چارہ
 یہ آرد نہ رہا ام تلک

کہتا تھا کہ رفیق کو ہر بار دیکھ کر	ایسی ہی بے قراری رہی متصل اگر
اسے ششہفتہ ہم کچھ نہیں بچتے تباہ	
انھیں شہر خراجیمیر و قدس اللہ سرہ بطریق کشمیر	
جائے عیش ہے مرا حال پریشان یارو	آس توڑے ہے یہ پلوہی حیران یارو
دل لگا کر میں ہوا سخت پریشان یارو	ہائے فحش نہ نکلا کوئی دواں یارو
جی کی جی ہی میں رہی بات ہوئے پائی	
ایک ہی اس سے ملاقات ہوئے پائی	
دل نہ دیتے اگر اس کو تو ہوئے نہ نام	کیا جہڑی کہ اس آغا کا یہ ہے انجام
ریج ہی ہوئے تین لفت ہن بے ادا نام	اکیس پتیاں نہ دگا کر لی سہا نام
جی کی جی ہی میں رہی بات ہوئے پائی	
ایک ہی اس سے ملاقات نہ ہوئے پائی	
جد بہ شوق راند سے کھیل کے لایا نہ کہی	اچھا سناں داکش میں ہی پایا نہ کہی
محرمانہ سے الم و دور دست یار نہ کہی	سرخ شوق غرض با ب تلک آیان نہ کہی
جی کی جی ہی میں رہی بات ہوئے پائی	
ایک ہی اس سے ملاقات ہوئے پائی	
ایک دم صحت دلدار مسیر نہ ہوئی	نظر لگا دھنات کہی بہر نہ ہوئی
عشرت و عشرت ہر دم نہ ہوئی	اپنے لئے کی کوئی جائے مہر نہ ہوئی
جی کی جی ہی میں رہی بات ہوئے پائی	
ایک ہی اس سے ملاقات نہ ہوئے پائی	
ایک دم صحبت اعدا سے کہ سارہ ہوا	یہ مقرب ہوئے کچھ پاس ہوا نہ ہوا
ہم کو غرض قلبی درج کا پار نہ ہوا	ہائے اس پر تمک اکبار گزار نہ ہوا
جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہوئے پائی	
ایک ہی اس سے ملاقات نہ ہوئے پائی	
ایک بار درہ زین یارب مرے ادا و شک	کہ ہے حلوہ کم یار سدا نرم رقیب
میرے گزرتے کی ہر گز نہ بانی تقریب	اکبر ہی نہ ہوئی مانی سے وصل نصیب
جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہوئے پائی	ایک ہی اس سے ملاقات نہ ہوئے پائی

<p>راستہ سہرا آفاق سب سے جیسی بولی اچیل کہاں اچھ و فیتہ درو پیر ہی خاطر سے خدا نے یہ کلا دے شور چھ رعایت میری ابرات میں کی سی دات پاک تو دیریں ملک ملک کرو جاو لال سب آد توڑاں خاں عربی کر کے پا پے عالی کو شے کوں ادو اک بڑے درجہ کو یہ عرفی ہی ہو چوڑاں</p>	صبح دمید شب گذشت ماہ شنبہ جانہ رخت رونے سحر سید کید مار بایں بہا بہ رخت	
	رمرہ و ترنم ورقص ترانہ مانے مانے گردش جرج حبیب درو راہ مانے مانے	جلوہ برم عشرت و رونق خانہ مانے مانے ساقی و منظرے سے وصل شامہ مانے مانے
	صبح دمید و رخت گشت ماہ شنبہ خانہ رخت رونے سحر سید کید مار بایں بہا بہ رخت	
	رات کو بیاں گرا ہوا اُشبت و لہوار کا کس سے ادو ہوا بے صلوة ہوتی کہاں کا کا	موسن یا وہ گو حریف تو ہمیں ہے رار کا دست اداں ناک بار مر مر عشق و مار کا
	صبح دمید و رخت گشت ماہ شنبہ خانہ رخت رونے سحر سید کید مار بایں بہا بہ رخت	
	<p>نچیں بر غزل قدسی و رخت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو عاشق مگر اطلال یہ ہے لے ادلی میں علام اور وہ صاسن استوہی میں سید کی لی العسری</p>	
	دل و جاں ماددات جیہ عجیب شقی	
	موتیر سے ملک حوریری دادم میں سیدل سجاں لوح حب حیرانم	بہر نور خدا شکل ہے مجسود صسم کسا سے عالم ہے کہ تصویریری کا سا عالم
	اللہ اللہ چہ حال سن میں لوانھی	
	آحتک نزل مقصود نہ ہائی یہیات ماہہ تہہ لایم و توئی آب حیات	وشت عالم میں سر سید گداری اوقات مدد اے حصر کر ہست کہ ہمیں یا ئے ثبات
	لطف و مرا کہ رہا سگدرد شہ لسی	
	حور ہریک کی حولی ہے در تنو لے ہوا لے تے میت مداد تو ہی آدم را	خود کہا ابن دہجیں لو طہر میں کیا سر سے لے پاؤں ناک لورہ امام خدا
	سر تر از عالم و آدم لوجہ عالی لسی	
	وہی حست ہے حجاب میں جو جہاں تیرا مقام نخل سداں مدیہ رنو سر سر مدام	صاحب خانہ سے ہو ماہے کا کھا آرام آس ہر پمہ کرے کو در شیم کا کام

گرچہ کالی تہی فصیت کو حبیب لالاک
شہر لعل و قزائنٹ ارما کی
لغابیکہ لیدی۔ رسد لیلج ی
جو نہیں ستون کی یک یاد می مع سوم
یہ سگدرا کا جانے ہے اور کیا میں اس
خود سداں ہے زلی ہم نصیبان غم
لست نوزدگت کروم ولس مصلح
را کہ لست لگ کو نوزد بے ادلی

موسن نادر کی صحبت کا نہ تھا کچھ ہلکا رہا	وہ دوا اور نہ میر مرہاں جس خوش و نوب
پر تر لطف ہے عجا ز مسیحا سہی خوا	یا طیب یا فقرا انت شفاء یا قلوب
زبان سے آمدہ قدسی پروردگار علی	
نفس میں شہر شمشیر فیض علی	
یہ رنگ زرد جو ہے اور لکڑی کا ہے لال	پسے بال غرض ہی کے گئے کاہی و مال
بیال کرتے ہوئے ہی کئی ہے یہ حال	خدا کے اسطے بار و نہ بجز دل حال
دل فریفتہ درویش فانی دارم	
روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم	
ڈھیکے کر رہے ہر وہ چاہے گئے ہر	بہ کیسی تنگی مجھ پر کیسا ہوا یا رب
کس سے کہہ ہی تو کہتا ہیں کیا ہو	کہ سب غائب یہ دلی سب میں دیکھے سب
دل فریفتہ درویش فانی دارم	
روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم	
رنگوہ ملک و محبت نارسا ہے مجھے	بچہ نکما میت، دلدار میوفا ہے مجھے
سرہر کہی سے، رنگوہ نہ کچھ گلا ہے مجھے	اگر کہہ ہی ہے تو، بدل ہی کا ہے مجھے
دل فریفتہ درویش فانی دارم	
روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم	
خدا کی اسطے یہ پار و کون چلائے ہو	یہ لوح پوچھے کے احوالی ہی دکھائے ہو
ناگ کرنے ہو کہ ملکے جان کھاتے ہو	جو احرا ہے سوس لاکھ کیوں شاتے ہو
دل فریفتہ درویش فانی دارم	
روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم	
کہا ملاکس سرد آہ ایم کھروں	کہا ملاک، پریشانی جگر دست دھروں
کہا ملاک طلق و مہر اس سے میں	میں ہے بس میں دنا اپنی کدھ شکر میں
دل فریفتہ درویش فانی دارم	
روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم	
کہا جو شے کہتے پوچھ کر کدھ مری	سب ایہ حاسن کہہ رہی ہو کس دل کی لگی

کدھ ہر میرا سا اور چاہ ہی ہو میری
 دل فریفتہ درویش فانی دارم
 دوست دل بعد اہم عجب دے دارم
 کہ رنگ زرد ہے وہ ہی کئی ہے یہ حال
 بیال کرتے ہوئے ہی کئی ہے یہ حال
 دل فریفتہ درویش فانی دارم
 روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم
 ڈھیکے کر رہے ہر وہ چاہے گئے ہر
 کس سے کہہ ہی تو کہتا ہیں کیا ہو
 دل فریفتہ درویش فانی دارم
 روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم
 رنگوہ ملک و محبت نارسا ہے مجھے
 سرہر کہی سے، رنگوہ نہ کچھ گلا ہے مجھے
 دل فریفتہ درویش فانی دارم
 روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم
 خدا کی اسطے یہ پار و کون چلائے ہو
 ناگ کرنے ہو کہ ملکے جان کھاتے ہو
 دل فریفتہ درویش فانی دارم
 روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم
 کہا ملاکس سرد آہ ایم کھروں
 کہا ملاک طلق و مہر اس سے میں
 دل فریفتہ درویش فانی دارم
 روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم
 کہا جو شے کہتے پوچھ کر کدھ مری
 سب ایہ حاسن کہہ رہی ہو کس دل کی لگی

<p>ملا جو مومن غمگین سب حال زار سحر تو کچھ بھی منہ سے نہ بولا وہ دل گزشتہ گھر</p>	<p>کہا یہ بچنے کو کیا حال ہے بیان کر پڑھا یہ شعر عظیم اس نے ماتھہ دھردل پر</p>	
	<p>دل فریفتہ درو سے قاتلے دارم</p>	
	<p>زوت دل بعد اہم عجب دلے دارم</p>	
	<p>مسدس مضبوطی واسوخت اجگر</p>	
	<p>سر پا مال عاشق ناستاد</p>	<p>ایسے غم گر کہاں تلک پیدا</p>
	<p>مر گیا بڑے ماتھہ سے نسر یاد</p>	<p>قول دینا عدو کو سب مراد</p>
	<p>فکر چرو سر جفا کب تک</p>	
	<p>یہی وفا فخر سے دنا کب تک</p>	
	<p>چوڑ دوسے دوسری دھوکا دی</p>	<p>اب بھی آجائے نہ دل آزاری</p>
	<p>نہیڑے صبر و مالہ وزاری</p>	<p>دیکھ اجی ہنس سنگاری</p>
	<p>کہیں تو ہی دل کو کھو بیٹھے</p>	
	<p>کہیں آنکھوں کو یوں نہ رو بیٹھے</p>	
	<p>دور گروں پہ خست ہار ہیں</p>	<p>کچھ زمانے کا عتبہ ہار ہیں</p>
	<p>خسرج کو ایک دم قرار نہیں</p>	<p>عشرت دہر ہائیدار ہیں</p>
	<p>ہون چاہے ہماری مات بڑی</p>	
	<p>کہیں دن ہے کہیں ہے رات بڑی</p>	
	<p>چہرہ گارنگ باصفانہ رس ہے</p>	<p>حسن آخر ہے بے وفانہ ہے</p>
	<p>لب تیریں میں کچھ مرار ہے</p>	<p>شوخی نازش وادانہ ہے</p>
	<p>شور اوٹھے نہ خوش خرامی سے</p>	
	<p>بے حلاوت ہو ٹوکا می سے</p>	
	<p>لاکل اک جاں ملیا ہوا ہے</p>	<p>طرہ مار پیہر سا ہو جا ہے</p>
	<p>حوشنا حیرہ مدما ہوا ہے</p>	<p>رہت کے بدلے قد ووتا ہو جا ہے</p>
	<p>آپ موم کے حوض پریشاں ہو</p>	
	<p>رد کے آئینہ وار حیران ہو</p>	

تنہا بچہ دے دل مگر
پڑشکاں جگمگایا
سرخ و سب زخم
ہوئی دنیا میں حال
ان خفی طبع ناز میں
لے ارادہ شکس
جھپ آجانے ماہ کال میں
داع رخ لار کے مقابل میں

جگمگایا

چمچہ نو گروں کی جہل میں
مثل سسل شکن بیڑیں لیں
جلوہ بے بدل بدل جائے
زلف خونی جسم کا بلی کل جائے
پاس ایسے کچھ بلائے کون
پہنوں پاک و ہمیں آس کون
لب تیریں کو نہ لگائے کون

تختے نکل ریں ملاکب جائے	اُس کی ستان دیکوہ ہیں دہ جائے
سر نہ ماسد گل بیٹاؤں اوستے	بترے آگے گئے لگاؤں اوستے
ہاتھ وہ گل سے جب ملاؤں اوستے	گلے کا مارلس ساو اوستے
دست رنگیں حویوں حاصل ہو	تو کلا کاٹنے یہ مانل ہو
اُس کی جاس نظر ہے ہر دم	ہتام لوں لس دل و جگر ہر دم
کیچوں میں رُستہ ہر دم	رم میں اوسکو دیکھ کر ہر دم
مسکروں ترے رولائے کو	دراغ کہاوں ترے حلالے کو
سب نہ ماس و لحاظ اوٹھائے وہ	رشک سے می براٹھائے وہ
حور و سیداد کی سرادے وہ	کساتا شمع عرص دکھائے وہ
کت کیسے بہم بطارے ہوں	بترے دکھلائے کو اسرارے ہوں
بعل لب سے حور و فشا لی وہ	حلوہ جوں ہر آغالی ہو
شل ششم تو بالی بالی ہو	رور و رنگ ارغالی ہو
پیرے گبرگ حد ہزن یہ ہے	منان گل عجم دہں پو ہے
کہے وہ میں بہ کیا بلا رہیں	ختم سے کی ہیں کج ادار رہیں
دور کر السبی مدنا زلفیں	روسپاہی ہے ہوڑ مار زلفیں
ہوں جو وہ متصل کرے جو ہیں	یتری چھالی بہ سانپ سے لوٹیں
لس جلا یا کرے شرارت سے	پالی پالی ہو نو حرارت سے
دیکھے تو دبدہ حقارت سے	حق ہلا دے ترا اشارت سے
طعنے ہر دم ہوں سچ ارد پر	ہیتگیں تری جسم حادو پر

دم ترا شوچیوں سے مال میں لائے
سو گنہ کر لو کو بیٹے مال چرمانے
دست لگائیں سے اپنے غم لگانے
گھر سے جہا تو اور جگہ سے
لس ترا او سکے ہاتھ سے نہ چلا
حسرتوں سے تو اپنے ہاتھ سے
حوتے پناز جو سن ادا کو کے
نقش یا چشم سر و سا کو کے

داسوخت

کبرار و سے دلبر آکو کے
مد چشم کا کل و فنا کو کے
عقل و شمع ہی سے کام کو کے
حس و کوثر سے نام کو کے
خانے جانے کوثر سے نام کو کے
شوخیوں سے س استلکے ہے
برچہ پستی نہا ہی جانے ہے
حال اثر مراد کھائے ہے
منہ در و غم شلکے ہے

<p>نغمہ اسیدہ کے سے مٹتے ہیں کہ ہے دلوں کے حوالے کا لکھتے ہوئے ہے زندگی کا قلم میں میری جالفتی کا سیدہ سیکھا ہے میری کا سیدہ دل کی خوشی ہے بہت قلم عاشق کی آرزو ہے بہت قلم عاشق کی آرزو ہے بہت سیدہ دل کی خوشی ہے بہت قلم عاشق کی آرزو ہے بہت سیدہ دل کی خوشی ہے بہت قلم عاشق کی آرزو ہے بہت</p>		<p>لہجہ میں ہوا اور ابکیں لب پر کہیاں ہکیں شیریں لب پر</p>	
	<p>تندی و مار کی کی خور ہے یہ فہام کہ اس ہے نو رہے</p>	<p>ہر حرق جبکہ ابرو نہ رہے دلبر مانہ کھسگو نہ رہے</p>	
		<p>لو الہوس مات مات پر گرے کچھ یہ سن آئے اس قدر گرے</p>	
	<p>آب کو دوسر دم ملامت ہو پھرے بچہ سے کس کی ثامت ہو</p>	<p>چوڑے کی مری نہ امت ہو بیٹھے اوٹھے اک قیامت ہو</p>	
		<p>یوں غصہ میں رہے ملا مہری یہ مقصبت ہے ملا میسر می</p>	
	<p>مجھ سے مل جا لو میرا کہا مان دل میں اپنے دوا سمجھ نادان</p>	<p>سکر اسحام سے نہ ہو اسکاں اس رمانہ کو طالم آبا جان</p>	
		<p>کس تک کوئی نام راو رہے بھول جاؤں گا میں ہی یاد رہے</p>	
	<p>کوئی ہی اس حد رستاتا ہے یہی رہ رہ کے جی میں آتا ہے</p>	<p>کوئی بھی اس طرح حکماتا ہے کوئی ہی اتنا تھوڑا جانتا ہے</p>	
		<p>میں ہی پروا تری ذرا نہ کروں ہوں نو عاشق ولے دفا نہ کروں</p>	
	<p>شوح جیسے بخوم سبارہ تارہ تارہ ہے متوق نطارہ</p>	<p>وہ جو ہم دم ہے تیری نہ یارہ وہ ہی ہوتی چلی ہے آوارہ</p>	
		<p>شردہ سے شوخیان ٹیکتی ر آنکھیں رہ رہے مٹ چھپکتی ہیں</p>	
	<p>روئے تارہ کو دکھا دینا حں سحر گاہ سکر ادینا</p>	<p>یردہ کو دم دم اوٹھا دینا گاہ آوارہ حوش سنا دینا</p>	<p>جلد ہر شہید کے سے ہوتے ہیں</p>

اسکو بھی جیسا ہے طاقت کہ میں حب میٹھ رہا ہوں	کچھ میں اتنی ہی نہیں تو محسوس ہوں
دل ہے مانتا ہے جالی کہ سیاہ ہے مجھے	داع ہے یا نیب غیرت کہ جلاتا ہی مجھے
جو نہ ہے یا نہ ہے عدہ کہ کھڑا ہے مجھے	شکوہ ہے باہر و درون کہ کھاتا ہی مجھے
نیش نگراں کا تصور ہے کہ آجاتا ہے	جی ہی معسوم ہے گویا کہ جلا جاتا ہے
ہم یہ جو گرے فلق اسکی ملا سے گرے	جاں سے ہمیں ملے وہ نہ خفا ہو کرے
ہے دعا سے ہی حاصل تو وفا سے گرے	کند لک کچھ کہیں اسی جیسا سے گرے
یاسن مومن ہیں کیوں ہو حجاب کو ہی نہیں	سب طرح سے کہ کھاتا ہے کھاتا ہی نہیں
گلاب الموم ہی آتا نہیں اب کیا کہیے	کچھ تو جہنم میں دھوئی جاں کا کیجیے
نہیں کہتے میں زبان نہ زبان کن کیجیے	دم ہی اتنی سزا عذاب کا کیجیے
مال گرم دم سسر و کی لعلیاں سے	کولی دں اور خود دنیا کی ہوا کھالی ہے
دل کو دس دس حالی سے گاتا ہی نہ تھا	ماتوں پر اس سب و سار کی آہا ہی نہ تھا
دہ میں اس شرم حق سار کے آہا ہی نہ تھا	جو کہ پہننے غصے نہ قصہ طرہا ہی نہ تھا
اب ہی ایک من کچھ "یا ہو کہ بھلا جاتے"	رحم آجائے لے یا مجھے صبر آجائے
حس کرتے ہیں کہ وہ ظلم کیے جاتے ہیں	رج و ستے کو دل اور و کیے جاتے ہیں
دہ میری سدا دے جاتے ہیں	سم ہی اک اتنی توقع یہ جیتے جاتے ہیں
آج ہو اب کے ملاقات تو مدلا لیں	جیسے وہ خوب اپنے حاسن وہ بے دین ہیں
شرم حیاں مگر شمع دہرا جائے	عرق شرم کے طوفان میں دوا جائے
حی بہ کچھ ایسی سے رچہ بھر آجائے	نکرتی یہ چہرہ کہ مجھے بھی دیکھا جائے

<p>کہا ہی خوش ہو تھے دلیں مگر عم کھانے ناخن سے حلقے تھے دلی مریے ناخن آئینے</p>		<p>جان سی لگتی تھی طبع کے آجائے سے سٹو چپے اور مردوں ہی مریے گھولنے سے</p>
<p>ہی دم مہرتے تھے جو دم مرا کھرتا ہے کوئی اسبہ ہم مرتے تھے اب ہم یہ ہی مرتا ہے کوئی</p>		
<p>دوستی تارہ مینا شوق ہی ماری ہی کھساری وسیہ مستی و بھواری ہی</p>	<p>و دم کیا مری و دل داری ہی وصل میں صبح ناکشام سے بیداری ہی</p>	
<p>عشق مریے بھو دی لہ سے ہوئے لگے دیکھ کر گریہ مستی گو ہی روئے لگتے</p>		
<p>رانڈ مد لڑتی مری الفت کسی دور میں ہی نظر لطف و حمایت کسی</p>	<p>بیمروت ہی ان آنکھوں میں مردت کنتی مد گمانی ہی مگر حسیں مست کنتی</p>	
<p>یہ مرو نہ لڑ آتے ہو کیا رہنے یہ دیکھتے ہی مری چڑوں کو رہا کرتے تھے</p>		
<p>یہ سہ سہ رشتہ یہ سہ حصا کی ہے کہو د با آپ کو کیا دمع یہ بیدا کی ہے</p>	<p>اتے رہی و سہ روی و دیبا کی ہے لطف میں سستی و آواز میں چالاکی ہے</p>	
<p>ہاں نے جانے میں ہم او کہیں یڑا ہی نہیں ہو گئے ایسے کہ گویا کہی کچھ تھا ہی نہیں</p>		
<p>ہے عداوت جگر صفت و عشق ہوتا ہوں راندن کھنہ احسان میں ٹپا رہا ہوں</p>	<p>اک مصیبت ہے کہ کھاتا ہوں میں ماہوں با دایام ملاقات میں جی کھوتا ہوں</p>	
<p>خندہ رخ مگر دیکھ کے ہر دم اپنے یاد آتے ہیں وہ گل صندہ ہیم اپنے</p>		
<p>جز لڑتا رہوئے دل صدمہ نہیں کیا کروں صبر نہیں طاقت لڑا نہیں</p>	<p>لو سوا سرت ویدار مرا چارہ نہیں یہ روٹاں آں بیڑاں سہا ہی آوارہ نہیں</p>	
<p>کیونکہ مد لے ہوئے تیر رہ کھتاری دیکھنا کیونکہ ان آنکھوں سے پیر سے اشارہ نہ ہوں</p>		
<p>ولے کہو ما تھا اس آرا سہم کو نہ مجھے</p>		<p>جوڑ دیا تھا تمہیں بھوٹ قسم کو نہ مجھے</p>

ہو جانا تھا کھانا یہ مسکو نہ
 سینہ کر دیا تھا اندر دہانہ کو نہ
 جامل رکنی جو ہے ستم زار کہ میں
 مایوس ہوئی پرست بجار کہ میں
 جبر میں جو تو وصل کراں کیوں تو
 دو جہاں کو تو بے وصل کراں کیوں تو
 سچے گریہ تو کیا ہی گراں کیوں تو
 سچے پیچہ تم سے جوالے دیا کیوں تو
 کہتے تھے لڑا سبیاں سے

یہ کہیں کیوں سب گریہاں کی طرح ہلاکت
 ہاں کی گداز وہ لطف ہے تم بیوڑ را
 ہنس و عداوت دلاسا کو کہ چوڑ را
 چارہ رش و دریاں اطمینان دیا
 پیچے ہی آپ کو اس مہر کی فتم چوڑ دیا
 اب اگر وہی تو دار و دل کا کام نہ لیا
 گو کہ مدام ہو اہوں یہ کہہ نام نہ لیا
 صبر ہو جاہ تو کوسا سے چاہوں میں ہی
 ہوا کیلئے دکھ ہے کہ ماہوں میں ہی

<p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تم کو اپنا دل دیا ہے اور تم نے اس کو اپنے دل سے لے لیا ہے۔ میں نے تم کو اپنا دل دیا ہے اور تم نے اس کو اپنے دل سے لے لیا ہے۔</p>	<p>گو بھیکے رہ نہ سکا دکھ آکر اسے براہِ لبون راں آکر دل میں سپینا راں لاکر</p>	<p>ہر دم حو نظ میں ہے وہ صورت کہ ماہوں کمال رنگ سے ہیں گدھے آنکھوں میں کر گد ماہ وہ دیوہ</p>
	<p>آں شوح چینال - پردانہ آئی کہ دلم نہ راں</p>	
	<p>ابا سو، زور چہ نہ اور کی راں راں اہ کر باہم ہیں نہ لستہ کیہ کلا راں راں حو قم کو دی راں راں دھارہ راں راں دیوہ راں راں راں پد راں راں راں راں دہ راں راں راں راں ہر حد کرناں راں راں</p>	<p>سہ چوبہ نگاہ الحسہ راں راں وراں گراں ہولہ راں راں راں ابا آلسر دل سے دم رکھے ہے سرہ دم گرم کے منسا بل دہ لے سے ہی اور کو ما کہوں لکس بہاں حسہ راں راں کیا حق میں ہو تعلق با حق اہ ہم افسراں کہناں وہ تمام بھے اپنے پد اعمار اہ کر کہناں مائیں دل کہی بد راں کا</p>
	<p>آں شہ جہاں رلو دامن گوئی کہ دلم نہ راں</p>	
	<p>آئی دیتا ہوا دل - کر آئی ہوں مدد سے مجھ سے آئی لے رہم سچے علم نہ آئی کہوں اہ ماہ رن آئی کہوں سوہ - ہم سفر آئی خواست کا دہراں آئی مال ہار دہراں آئی رطیہ ہار دہراں آئی</p>	<p>مدد ہوں سے ماہ راں آئی کما کما - ماہ راں راں راں یوں داغ عدد کا شکر ابدل دھند ہے جو سوں کا کما کما حالی ہی حال ہے کما رنج ہے وہ الماں راں راں اس کو ہر جوا کہ میں ہاں راں کما ٹوٹا کیہ مار - ہاں راں</p>

<p>ہر دم شکایت لہن نارسا ہے آج گر دوں طلسم گند اقم سرا ہے آج اپنی خبر نہیوں نیچے کیا جائے کیا ہے آج لب ہر چار سے نالہ واسر ہے آج کیا رو پیہ اوسدیکاہیں پٹینا ہے آج دل آہ رنگانی سے کتسفا ہے آج</p>	<p>مچکوہ اپنے ساتھ عدم میں بیٹے گیا آواز نائے ٹائے کی آتی ہے متصل اتنے کہاں حواس کہ تدر ہرگز ہو ایہل جہلے شادی کو کہا ہوا بیٹھے مجھے جو روئے وہ کہتے تھے مار مار اور ترے گلے سے گھوٹ رہا چات کے</p>	<p>دل میں جاگ رہے کاسی سنگاروں وہ قدر دانی سنگوہ یہ جاہیں رہا کس کو گلے لگائے ایشوق بکند وہ حوسن گلوں سے مصفا ہیں رہا کس سے اپنے کسوٹے و فانت کے دیشا پڑا لائے نام دھاکا ہیں رہا ایک کس کو بیچنے کو کیسکو یہ دیکھتے وہ بہرہ سور چشم تماش ہیں رہا اس کو جیم جس کو کون کر پوچھتے</p> <p>وہ کوہ بولیں دیوانہ کی رہا وہ چم چمیں نیلہ کوہ دم سے رہا وہ آب نارسا کی کھم ہیں رہا وہ آب اکھوں میں تاب فم ہیں رہا وہ کیا یاد اکھوں میں تاب فم ہیں رہا وہ کیا یاد اکھوں میں تاب فم ہیں رہا وہ کیا یاد اکھوں میں تاب فم ہیں رہا وہ کیا یاد اکھوں میں تاب فم ہیں رہا</p>
<p>دم میں بہیں یہ دم مر سخا مان کو کیا ہوا کہا جائے اوسکی راہ نہ پشیمان کو کیا ہوا اوس دست رشک یہ پڑ مرخان کو کیا ہوا ترسدہ سار ہر دختاں کو کیا ہوا سہم نہ حال کا کل بیجان کو کیا ہوا کیہ رقم سے مرا زیں کا دار کو کیا ہوا اوسکی تسم غطہ گر سار کو کیا ہوا اوس حسیم رشک فندہ دوران کو کیا ہوا اوس حوسن دلر کی تاش فرگاں کو کیا ہوا اوس روئے غرقہ متا بان کو کیا ہوا</p>	<p>مر با کس کاہاں سے نیرا کر گیا ات میں مر رہا ہوں میں یہ کون مر گیا</p> <p>دل کی طرح سے یہ ہی چلی جان کو کیا ہوا سر نیلہ ہے شانہ پڑا دولوں باقہ ہے یہی ہے ابا حوسن دل فوس سے خا سسم کو ہر ہے حاس و بنید التفات دل میں شکس یہ رہا مسلسل کدہ گئی لدن فرانہیں الماس لب یہ کسا ہی لوئے قبا یو سہ نگل ہے سیم م گر دیش بہ اپنی ارہ ہے پھر دور کار کو وہ سہ ہے سونو کھانہ الان تہہ کو کتا ہے یہ چاک ریح ماہ دیکھ کر</p>	
<p>وہ لوہہ مار گشت و بہا ہیں رہا وہ جس جس عسرت ہو سوا ہیں رہا بس کہ رہا گی کا ہڑا تھا انہیں رہا کیا جاہیں زور کار نہا نہیں رہا وہ شمع روئے اکھس آرا ہیں رہا</p>	<p>حسبہ حواف مع مڑ سال جہان گیا وہ مہر آسمان کوئی کہہ ان گیا</p> <p>یہ گلستان سرسبہ ماسا ہیں رہا اموس کوئی رود لیں بردہ ڈاہا سعد اسی لکھامی دستورہ دھالو اکچر چا پتہ ہے رہے دور کار کو اپنی حرا یوں کو کہاں جا کے رہے</p>	

<p>سریشتی ہیں حلقہ ماتم میں قمریاں کے ہو چکے باغ حلد میں ہے گناہگار رہ رہی دس کردہ مجھے دوسو کہ اب ہے کھڑت کہ اب اسے سس سال ہے گستاخ نالے قندہ بختر جگائس کے نرگس جیل حلاوت سے تو کیا محبت دادان دل کو مرگنا انکس لپٹیں نہیں</p>	<p>کھل غرا ہے آہ کہ کس سر بار کا ہے تنگ قافیہ ہوس ہرہ تاز کا محتاج کون ہوا اہل۔ پسے نیار کا اسے محرم آہ فائدہ اسے اسے ار کا حواس عدم میں ہیں ہے کر حواہ بار کا شفا ہمارے سے رہے سے رہے کہ ار کا الہ کسب گماں بخت عمر دراز کا</p>	<p>وہیں ہر تارہ بہت ہو سکا ادھر سے کھنکھناتے ہیں وہیں نشانے چاک میں ہو گیا تھا اسے دیسنے سے کھنکھاتے ہیں وہیں اسے علم کھنکھاتے ہیں وہیں ہو سکا علم کھنکھاتے ہیں وہیں وہیں کھنکھاتے ہیں وہیں ہو سکا علم کھنکھاتے ہیں وہیں ہو سکا علم کھنکھاتے ہیں وہیں</p>
<p>خود کام ہے محبت مجھے مر جائیگا ترے کام آئے تیری کون لب حالہ ترے</p>	<p>سز مردہ ہو کئے گل رس مارا نہیں اس کی حالت ہے ہزار ہا کیا ہو گئی وہ شوخ برفنا ٹوٹے کیا ہو گئی وہ شوخ برفنا ٹوٹے درات ہے ہر طرح سب ارٹا ٹوٹے درات ہے ہر طرح سب ارٹا ٹوٹے اس کے ہیں ہے طاقہ بکھارنا ٹوٹے کہ میرے ساتھ تو ہی تو غنوار ٹوٹے میں اور سچ محبت و ارادے ٹوٹے سہ ہر طرح سب ارٹا ٹوٹے</p>	<p>کہہ دی مراد و رونق کار ٹوٹے نہیں وہی جو رہے ہر گھر میں ہر تارہ قاصد محبت اہم ہے ہر تارہ قاصد محبت اہم ہے ہر تارہ قاصد محبت اہم ہے ہر تارہ قاصد محبت اہم ہے ہر تارہ قاصد محبت اہم ہے ہر تارہ قاصد محبت اہم ہے</p>
<p>اردو ہے محبت ماتم ہر ارادہ اردو ہوا طلال شمع۔ رم ہر ارادہ</p>	<p>معدوم ہر وہ جو دس دس دھبتا اس کا ملاوت کھنکھاتا وہ ہر جس سے کہ ہے اس دہرے وہ اور باگداری کہ ہے اس دہرے</p>	<p>اردو ہے محبت ماتم ہر ارادہ اردو ہوا طلال شمع۔ رم ہر ارادہ معدوم ہر وہ جو دس دس دھبتا اس کا ملاوت کھنکھاتا وہ ہر جس سے کہ ہے اس دہرے وہ اور باگداری کہ ہے اس دہرے</p>

<p>یہ سچا ہے کہ ہر شخص کو اپنے لیے کچھ نہ ملے گا جس کے لیے اس نے کچھ نہیں کیا ہے۔</p>	<p>دیکھا کیے ڈمیری طرف مار مار چپ کمرہ سے سر اوٹھا ٹھیک تم سر مار چپ کیا خاک ہو گیا گہرا بار حیف چڑھتے ہیں او کی قریہ اس گل ہر چپ وہ شوح خاک میں ہی رہتا مقیاد حیف مایوس ہو گیا دل اسد وار حیف کیا اعتبار سستی بے اعتبار حیف</p>	<p>اے مرگ خیم لطف کہ حسرت کرتے دم کہتے تھے اُس کو جان قیامت میں حال کہ ہم دم کی لگی نہ آتش یا قورت کو ہوا ہر گز جوں کی قریہ جاتا نہ حیف کہہی اردہ ہیں کہ رزلہ میری پیش تہہ ہم اسد مرگ کی سرائی نہ آرد وہ رہوں میں اور وہ مر جاں ہم</p>
	<p>یہ نیم جاں ہی کا حق اہل کی لیسہ ہو تینوں کا غفلت مر سے گھر سے بلند ہو</p>	
<p>اس رنگی سے میرا دم دیا ہے کہیں ہر تخیل فنی دہشتہ کہاں تک اس کیسے کہ یہ تخیل تخیل کی پیش گوئی کی ہے کوئی نہ کہیں تک اسد مرگ کی عادت ہے اگر چہاں تک مومن ہوں تو خدا را دعا ہے</p>	<p>گردوں نہیں ہو جاں تیں آفاک دریغ دوزاں کا اعتبار نہیں ابلاک دریغ اتنا سوطرہ رہیں ابلاک دریغ ناماں ہو وہ دوزخیں ابلاک دریغ لسیاں خود دمدم ہے ہیں ابلاک دریغ اگر مت جاکاں یہ کہیں ابلاک دریغ کمرے میں ہاک مال کہیں ابلاک دریغ کھر نکس گئے تیا عرض ہیں ابلاک دریغ غصے لہن ہو مرگ گریں ابلاک دریغ یہ اکہاں ہیں ایسے حسین ابلاک دریغ</p>	<p>وہ مہر جلد ہریریں ابلاک دریغ ایسے نہ دو ہتھ کو رخ صوف ہو ہر گر سوائے رور قیامت ہو جو عود عالم نہی کہ درست بجا کر کہاں ہوں سوچا نہ کچھ اعادہ معدوم ہے حال سور عصب سے سے کرہ از سیہ میں اوں کو کہ جس کا افس قدوم رشک ہو یہ ناہائے سعلہ و تال در مان زن لہ سف تھا و گرک اجل اسے رہا نہ آہ کہوں یہ گیا بہت میں اس تیا جہر کو</p>
	<p>ہم با نال مرگ ہی اس سر اوٹھا جس کے جیہ رہے تو حسرت کو مہاں مانا نہیں گے</p>	
<p>تمام مشرق</p>	<p>یوں موت سے کا یہ ہم کہاں تک اسے اسک ضروری ہم کہاں تک لے اڑ چیاں آج خوش دم کہاں تک اسے آہ سہ سو رہی ہر دم کہاں تک</p>	<p>اسے حوت نال کاوش ہر دم کہاں تک اس مہر دس کو رکھے رویشہ کہاں تک گردن جھکی ہوئی ہی ہی مار دوش ہے حل چلک مرے دل اس خاک ہو کیا</p>

نامہ مؤمن عمان باز بجانب محبوبہ و لنوار

اس کے نور فرا سے پیشم سے خواب
درد عاشق و ہم دو اے عاشق
ناسو زدا کے دیدہ تر
حان کس وفا نے جاودانی
درماں دل نگار مومن
کچھ حال کی میر سے ہی جبرست
ہر دم ہے مذاہب حان سیردن
ہاں سور حرارت عریبی
سینے سے فطرکتے ہیں بدن میں
اس آگ نے خاک میں ملا با
تو فرمن رہیں ہے اور آرام
انگشتہ سے تہمتیں ہوں میں
ہم سا بول کے گھر نور سے ہیں
کو چہ ہے نہ اسم و جسم نہ ہم
کدو راہی کیے پاؤں لگائے ہیں
پیرپاس کو نا صبور سے ہیں
ہو جائیں کہے جو ہیں مسلمان
سر جلیے ہیں بان طہیب کے پر
ہلچلے کی تاب کا ہے کہ ہے
ہر غصہ میں کسپار ماسک اسم
دریا نے فراست موج زن سے
موج عسکان جہیں مانی
طوفان زدہ کتے بدن کی مانند
ہر شعلہ سے سحر ہر تڑال

اسے چارہ گر مریض بیتاب
مرہم بہ رنہا سئے عسا شق
اسے بھس ششاس حان مصطر
اسے اڑ لطف زند گانی
اسے حاں وفا شعار مومن
دہیاں آپ کا اندلوں کہ ہر پہ
یار ہوں اور مرہب مردن
ہے گرم ادا سے دل فریبی
اک آگ سے لگ بھی ہے تن میں
ستر کئی مار سب حلا با
گر نوک ہی حلا کہا میں اکام
کیا عصوگ از بان کہو، میں
بیتاب طیب دور سے ہیں
سر کنس ہر را۔ ہائے بہم
کتنے ہی محو حل گئے ہیں
گہرائے ترو دور سے ہیں
گر می ہی گہرائے کوئی دہاں
یہ وہ ہے گر جبہ دل سے ٹھہر
باس آئے کی ناس کا۔ ہے کو تہ
سوس موت عرو سے کھل گیا سم
بحر ظلمات موج رس ہے
ہے شرم سے ل بالی بالی
سچ یاں۔ کی گھر گہرست۔ بیوند
حوق حقائق سے دل کا ہر سال

[illegible]

محبست شاق بل چکا تنکو
ورہ کاچہ کو یوں اہو غم دم
ترے حسرت فرا حفا کی قسم
ایک تجھے بہروں کو کافر ہوں
ہے محبت تری مرا اہسان

نایہ بھر ہوسے کیا تنکو
میری باتیں نہیں تھیں معلوم
میں وفادار ہوں وفا کی قسم
بے وفابندہ اگر ہوں
تو جو ہے ہاشمی سب ایجان

خاتم لطیف

حد اکي حمد اور اوسکے پیغمبر حرار مان صلی اللہ علیہ وسلم کی مدت کے بعد
واقع ہو کہ دیوان ملاحت اگیں سر بیان اسی دیر ان حضرت حکیم
مومن خان مرحوم نور اللہ مرقدہ کہ جسکے مضامین آمدار و اشہار رہا کرتا
زمانہ اردو کا پوٹا پوٹا زمانہ ولدت و در اف کا ٹھیک ٹھیک زمانہ حال
ہے۔ اردو باد اکثر زربسات و قطعات و رباعیات و قصاید و غیرہ کے
نچوٹا جہ آرز کے مبلغ جو ہر سہ دہلی محلہ پیل مہسا دہو جیتا دہلی حی
میں سے راین کے اہتمام سے بیسا

قطعة تاریخ طبع از تالیف اذکار جناب مولوی محمد
سیف الحق صاحب مخلص بہ ادیب

حکلی تعلق نظم سے ہے نظم مسر
باتوں سے دی صدا کو طعن پر بطور

دل ان جب کہ حضرت مومن کا چھپکا
تاریخ طبع کا مجھ آیا جہاں ادیب

کشت تمام شد

اطلاع غم و دل
کتاب پر بارود چھرا دوسرے نام
صفہ پیدائش کوشش ہر مترجمی
نگاروں داس صاحب رئیس دہلی
زبان اردو با تصویر واسطہ
ناظر شیخان بالیکس وٹا ناظران پرتو
مضامین کے اس عاجز نے بھیج

خاتم وسی مال کلام طبع تازہ
ورد و قیاسے انداز و کی شیعہ
عدست باکیت ہے کہ سب
صاحب اس وقت تکاپی کتاب
کی دعا ہو بل بلانگفت ندہ سے
طلب مرا کیا اور شیخ ثابت
سکے کیا وہ باب کی جیتے
ایسا کلام نامہ ہر مترجم
مخلص

